عمران سیریز

سپریم نمبر

ہاف فیس

ظہیر احمد

عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اچانک ہی اس پر کمرے کی چھت آ گری ہو لیکن اسے اپنے جسم پر کسی قسم کا بوجھ محسوس نہ ہوا تو اس نے سر اٹھایا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کہ ٹرانسمیٹر بم سے دھماکہ ضرور ہوا تھا لیکن شاید فولس نے کمرے میں کوئی حفاظتی سسٹم آن کر رکھا تھا جس کی وجہ سے کمرہ بم سے تباہ نہیں ہو سکا تھا۔ عمران نے چونکہ بم فولس کی میز کی دوسری طرف اچھال دیا تھا اس لئے میز اور وہاں پڑی ہوئی دوسری تمام چیزیں بم سے تباہ ہو گئی تھیں اور یہ تباہ ہونے والی میز کے ہی کچھ حصے تھے جو عمران پر گرے تھے جنہیں خود پر گرتے محسوس کر کے عمران نے چھت گرنے کا تصور کر لیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو"...... عمران نے اپنے سامنے زمین پر پڑے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو عمران کی بات سنتے ہی فوراً زمین پر اوندھا لیٹ گیا تھا۔

"جی ہاں۔ میں ٹھیک ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر اٹھو اور نکلو یہاں سے۔ ہم یہاں جس کام سے آئے تھے وہ تو پورا ہوا نہیں۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر اپنا لباس جھاڑنے لگا۔ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اپنا لباس جھاڑنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

"اسے دیکھو۔ کیا یہ زندہ ہے یا مر چکا ہے"...... عمران نے فولس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر فوراً فولس پر جھک گیا۔

"نہیں۔ یہ ہلاک ہو چکا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سیدھے راستے سے باہر جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ ساؤنڈ پروف کمرے کی وجہ سے بم کے دھماکے کی آواز باہر تو نہیں گئی ہو گی لیکن جیکولین کا کوئی بھروسہ نہیں کہ وہ کلب میں کسی کو فون کر کے ہمارے بارے میں بتا دے۔ فولس نے یہاں اپنی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کر رکھا ہے تو پھر اس نے یہاں سے نکلنے کے لئے کوئی ایمرجنسی وے بھی بنا رکھا ہو گا۔ ایمرجنسی وے تلاش کرو۔ ہم وہیں سے نکلیں گے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے میں موجود سامان کا ملبہ ادھر ادھر کرتے ہوئے ایمرجنسی وے تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا۔

دھماکے سے کمرے کی دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی کئی الماریاں اور ریکس بھی تباہ ہو گئے تھے۔ ٹائیگر نے ایک الماری کا ٹوٹا ہوا

حصہ ہٹایا تو اسے دیوار میں ایک دروازے کا نشان دکھائی دیا۔ جیسے کسی بچے نے سیاہ رنگ سے دیوار پر دروازے جیسا نشان بنا دیا ہو۔

"یہاں ہے ایمرجنسی ڈور"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے غور سے دیوار پر بنی ہوئی سیاہ لکیروں کو دیکھا پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ غور سے دیکھنے پر وہ لکیریں جھریاں دکھائی دے رہی تھیں جنہیں انتہائی مہارت اور باریکی سے بنایا گیا تھا جسے پہلی نظر میں دیکھنے سے واقعی ایسا لگتا تھا جیسے یہاں دروازہ بنانے کا نشان بنایا گیا ہو لیکن پھر اس نشان کو اسی طرح سے چھوڑ دیا گیا ہو۔

ٹائیگر نے دیوار پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا تو اچانک اس کا ہاتھ دیوار کے ایک ابھار پر پڑا۔ ٹائیگر نے ابھار پریس کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ لکیروں والے نشان میں واقعی ایک دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے سے نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"گڈ شو۔ نیچے چلو۔ نیچے تہہ خانہ ہے۔ یہاں سے ضرور باہر نکلنے کا کوئی راستہ ہو گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلا کر سیڑھیاں اترنا شروع ہو گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگا۔

نیچے واقعی ایک بڑا تہہ خانہ تھا۔ تہہ خانے میں بہت سی لکڑی کی

پیٹیاں اور گتے کے بڑے بڑے باکس رکھے ہوئے تھے۔ عمران اور ٹائیگر کو بھلا ان پیٹیوں اور باکس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ وہ تہہ خانے کی دیواروں کو ٹٹولنے لگے۔ جلد ہی انہیں وہاں ایک اور دروازہ دکھائی دیا۔ دراز ے کا ہینڈل گھما کر انہوں نے دروازہ کھولا تو انہیں دوسری طرف ایک طویل راہداری دکھائی دی۔

راہداری خالی تھی۔ عمران اور ٹائیگر نے جیبوں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لئے اور راہداری میں آ گئے اور پھر وہ احتیاط سے راہداری میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے لیکن انہیں وہاں کوئی فرد دکھائی نہ دیا۔ راہداری کے سرے پر ایک اور دروازہ تھا۔ ٹائیگر نے احتیاط سے دروازہ کھولا تو باہر سے تیز روشنی اندر آ گئی جو دن کی روشنی تھی۔ ٹائیگر نے سر نکال کر باہر دیکھا تو اسے باہر ایک خالی سڑک دکھائی دی۔ یہ کلب کا عقبی حصہ تھا جہاں دوسری عمارتوں کے بھی عقبی حصے بنے ہوئے تھے اور اس سڑک پر جگہ جگہ کوڑے دان پڑے ہوئے تھے۔ ایسی سڑکیں عموماً ایمرجنسی وے کے لئے بنائی جاتی تھیں جہاں لوگ کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے اور ایسی سڑکوں پر شاذ و نادر ہی کوئی آتا تھا۔

راستہ صاف تھا اس لئے عمران اور ٹائیگر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ مختلف سڑکوں سے ہوتے ہوئے وہ مین سڑک پر آئے جہاں انہیں آسانی سے ایک ٹیکسی مل گئی۔ عمران اور ٹائیگر ٹیکسی میں سوار ہوئے اور اس ہوٹل کی جانب روانہ ہو گئے جہاں عمران نے اپنے

ساتھیوں کو بھیجا تھا۔

اگلے آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی انہیں لے کر ہوٹل گرانڈ کے سامنے پہنچ گئی۔

''اسے پے منٹ کر دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے مقامی کرنسی نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کو دی اور پھر عمران کے ساتھ ہوٹل کے مین دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہوٹل میں آ کر عمران اور ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف جانے کی بجائے سیدھے لفٹوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ کمرہ نمبر ایک سو دس کے سامنے کھڑے تھے۔ عمران نے دروازے پر دستک دی تو کچھ ہی دیر میں صفدر نے دروازہ کھول دیا۔ عمران پر نظر پڑتے ہی وہ فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کہ جولیا سمیت سب اسی کمرے میں موجود تھے۔

''السلام علیکم میرے انتظار میں سوکھ کر دبلے ہونے والو۔ میں تم سب کی خیریت کا نیک مطلوب ہوں''...... اندر داخل ہوتے ہی عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے اور پھر عمران کے ساتھ اسی سیاہ فام کو دیکھ کر وہ سب چونک پڑے جو عمران کے ساتھ طیارے میں بیٹھا ہوا تھا اور عمران اسی کے ساتھ کہیں روانہ ہو گیا تھا۔

''کون ہے یہ اور اسے یہاں کیوں لائے ہو''...... جولیا نے

عمران کی طرف دیکھتے ہوئے قدیم سنسکرت زبان میں پوچھا۔

"گھبراؤ نہیں۔ یہ اپنا ہی آدمی ہے۔ اس نے ہماری طرح اپنا رنگ ضرور کالا کر رکھا ہے لیکن یہ اتنا بھی ڈراؤنا نہیں ہے"۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اپنا آدمی۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔ عمران کی بات سن کر تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر بھی چونک پڑے تھے۔

"اپنے سے مراد اپنا ہوتا ہے جیسے تم اپنی ہو یہ الگ بات ہے کہ میری اپنی نہیں ہو لیکن اگر تمہارا بھائی جان ساتھ دے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میری اپنی بھی بن جاؤ اور......" عمران کی زبان چل پڑی تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ بھائی جان کا سن کر تنویر کا بھی منہ بن گیا تھا۔

"ایسی کون سی جگہ گئے تھے جہاں جاتے ہی تمہاری سنجیدگی ختم ہو گئی ہے اور تم پھر سے احمقانہ سوچ کے ساتھ یہاں آئے ہو"۔ جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"لو پہلے میرے ساتھ آنے والے اس کالے کے بارے میں پوچھ رہی تھی اب میرے بارے میں پوچھنا شروع ہو گئی ہو۔ مجھے پہلے یہ تو بتا لینے دو کہ یہ کالا کون ہے اور میں اسے اپنا کیوں کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ ٹائیگر ہے۔ آپ کا شاگرد"...... اس سے پہلے کہ عمران کچھ بتاتا۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے

اور غور سے ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگے۔

"ٹائیگر۔ اوہ۔ واقعی یہ تو ٹائیگر ہے۔ اس نے بڑا کامیاب میک اپ کر رکھا ہے۔ دیکھ کر پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ واقعی ٹائیگر ہے۔ اب کیپٹن شکیل کے کہنے پر میں نے غور کیا ہے۔ اس کا قد کاٹھ اور اس کے مسکرانے کا انداز ٹائیگر جیسا ہی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاگرد کس استاد کا ہے جو اپنے پروں پر پانی نہیں پڑنے دیتا تو بھلا شاگرد اپنے پروں کو گیلا کیسے ہونے دے سکتا ہے"...... تنویر نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

"یہ تم ہماری تعریف کر رہے ہو یا مذاق اُڑا رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جو تم سمجھ سکتے ہو سمجھ لو"...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

"سمجھنے کا کیا ہے میں تو یہ بھی سمجھ سکتا ہوں کہ تم نے میرے لئے حقِ الفت سے بھی دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب میں جب چاہوں تمہارے گھر بارات لے کر آ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر کا منہ بن گیا۔

"تنویر کے گھر بارات لے جانے سے آپ کی کیا مراد ہے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"گھر نہ سہی اگر یہ اپنی سسٹر کی بارات ریسیو کرنے کے لئے کسی شادی ہال میں بھی پہنچنے کا کہے گا تو میں انکار نہیں کروں گا۔ کیوں

جولیا''...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''فضول باتیں مت کرو اور یہ بتاؤ کہ تم اب تک کیا کرتے پھر رہے تھے اور ٹائیگر ہمارے ساتھ تھا اس کے بارے میں تم نے بتایا کیوں نہیں''...... جولیا نے اس کی طرف مصنوعی غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے بارے میں بتانے یا نہ بتانے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آج نہیں تو کل تم میں سے کسی نے تو اسے پہچان ہی لینا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ہر بات کا تمہارے پاس الٹ ہی جواب ہوتا ہے۔ بتاؤ کہاں گئے تھے ایئر پورٹ سے اس کے ساتھ''...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ایک چانس لینے گیا تھا لیکن کہتے ہیں نا کہ عورت ذات ہمیشہ ٹیڑھی کھیر ہی ثابت ہوتی ہے اور کھیر کیسے ٹیڑھی ہو جاتی ہے اس کے بارے میں مجھے آج تک پتہ نہیں چل سکا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''عورت۔ کیا تم کسی عورت سے ملنے گئے تھے۔ کون تھی وہ حرافہ اور کیوں ملنے گئے تھے تم اس سے''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''عورت سے نہیں اس کے بھائی سے ملنے گیا تھا۔ تنویر تو مانتا

نہیں۔ میں نے سوچا کہ چلو یہاں کوشش کر لی جائے ایک بہن کے بھائی کا اتہ پتہ معلوم ہوا تھا۔ اس سے رشتہ مانگنے گیا، بھائی تو مان گیا تھا لیکن عورت منہ زور تھی اس نے مجھے ناپسند کر دیا تھا اور وہ مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگی تھی کہ اس نے مجھے اپنے بھائی کے ساتھ ہلاک کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ میری قسمت میں شاید تم ہی لکھی ہوئی ہو اس لئے کسی اور کے پاس جاؤں تو میری دال ہی نہیں گلتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم جیکولین کے بھائی کے پاس گئے تھے تا کہ اس کے ذریعے جیکولین تک پہنچنے کا راستہ بنا سکو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں جیکولین کے بھائی سے ملنے گیا تھا''...... عمران نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم یہاں جیکولین کا ہی مقابلہ کرنے کے لئے آئے ہیں جس نے ہمارے لئے جزیرہ ہوان میں موت کے جال پھیلا رکھے ہیں۔ ظاہر ہے تم اسی سلسلے میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہو اور تم نے عورت اور اس کے بھائی کی بات کی تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ جیکولین کا بھائی ہی ہو گا۔ جس کے ذریعے تم جیکولین تک پہنچنا چاہتے ہو اور اس بات کا جیکولین کو پتہ چل گیا ہو گا اور اس نے تم پر اٹیک کیا ہو یا کرایا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

”خدا کی پناہ۔ ایک تو سارے عقلمند میرے ہی گروپ میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ یہی حال رہا تو یہاں عقلمندوں کا میلا لگ جائے گا اور اتنے سارے عقلمندوں میں بیٹھ کر میں تو خود کو چغد محسوس کرنا شروع کر دوں گا“...... عمران نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بیوی چاہے ہونے والی ہی کیوں نہ ہو اپنے بھائی بندوں کے درمیان بیٹھ کر اگر اشاروں سے بھی بات کرے تو اس کی بات ماننی ہی پڑتی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس کی کہی ہوئی ہر بات درست ہی ہوتی ہے“...... عمران نے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا جبکہ باقی سب پھر ہنسنا شروع ہو گئے تھے۔

”کون تھا اس کا بھائی اور وہاں کیا ہوا تھا“...... جولیا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”ہونا کیا تھا۔ بڑی مشکلوں سے خبر ملی تھی کہ لیلیٰ کا ایک بھائی ہے جو اس کے سر پر قانونی اور غیر قانونی دھندے کرتا ہے اور ایک کلب کا بھی مالک ہے۔ اس کے بارے میں یہ انفارمیشن بھی ملی تھی کہ جیکولین اپنے اس بھائی جو اس کا سوتیلا بھائی ہے سے ہر وقت رابطے میں رہتی ہے اور کوئی بھی کام اس کے مشورے کے بغیر نہیں کرتی۔ میں نے سوچا کہ اگر لیلیٰ کے پاس جانے سے پہلے اس کے

بھائی سے مل لیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ لیلیٰ تک پہنچنے کا کوئی آسان راستہ مل جائے یا کسی طرح سے لیلیٰ مجھ مجنوں کو اپنے پاس جزیرہ ہوان بلا لے اور ہم سب جزیرے پر بچھے ہوئے موت کے جالوں سے بچتے ہوئے اس تک پہنچ جائیں۔ مگر کہاں صاحب۔ لیلیٰ تو ہزاروں آنکھیں رکھتی ہے۔ میں نے اس سے اس کے بھائی کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اسے فوراً پتہ چل گیا کہ اس سے بات کرنے والا اس کا بھائی نہیں بلکہ اس کا کوئی نہ چاہنے والا ہے۔ بس پھر کیا تھا اس نے فوراً دھاکہ کر دیا اور دھاکہ بھی ایسا کہ بمشکل تمام میں اپنی اور بے چارے بلیک ٹائیگر کی جان بچا سکا ہوں ورنہ کل نہیں پرسوں تم ہماری اسی ملک میں قل خوانی کرا رہے ہوتے“...... عمران کہتا چلا گیا اور پھر اس نے انہیں فولس سے ملنے اور جیکولین سے بات کرنے اور اس کے ٹرانسمیٹر کو بلاسٹ کرنے کا تمام احوال کہہ سنایا۔

”مطلب کہ ہم ابھی تک وہیں ہیں جہاں سے چلے تھے“۔ ساری بات سن کر جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ پاکیشیا سے نکل کر ہم خوار ہوتے ہوئے نجانے کہاں کہاں کی خاک چھانتے ہوئے اتنی دور آ گئے ہیں اور تم کہہ رہی ہو کہ ہم ابھی وہیں ہیں جہاں سے ہم چلے تھے“...... عمران نے کہا۔

”میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ابھی تک ہمارے پاس ایسا کوئی

ذریعہ نہیں ہے کہ ہم جزیرہ ہوان پہنچ سکیں اور جیکولین پر قابو پا سکیں''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''ایک راستہ ہے''......عمران نے کہا۔

''کون سا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور جزیرے کے پاس جا کر جیکولین کے سامنے خود کو سرنڈر کرنے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ ہمارے سرنڈر کرنے کا سن کر شاید اس کے دل میں ہمارے لئے رحم کا جذبہ پیدا ہو جائے اور وہ بارات کو جزیرے پر بلا لے''۔عمران نے کہا۔

''ضروری نہیں کہ وہ ہمیں جزیرے پر بلا لے۔ جزیرے پر اس نے ایئر کرافٹ گنیں اور میزائل لانچر بھی لگوا رکھے ہیں۔ اس نے ہماری بوٹ میزائل مار کر تباہ کر دینی ہے''......صفدر نے کہا۔

''اگر اس نے ایسا کیا تو ہم فوراً بوٹ سے سمندر میں کود جائیں گے۔ خالی بوٹ کو تباہ کر کے اسے کیا ملے گا''......عمران نے کہا۔

''تو کیا ہم تیرتے ہوئے جزیرے پر جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ پانی میں ڈوب مرنے سے بہتر ہے کہ خشکی پر جا کر ہلاک ہوں تاکہ ہمارا کفن دفن تو کیا جا سکے ورنہ آبی جانور کے پیٹ ہی ہمارے ٹکڑوں کی قبریں بنیں گی''......عمران نے کہا۔

''تمہاری باتوں سے لگ رہا ہے کہ تمہارے پاس جزیرہ ہوان

تک جانے کے لئے کوئی سیف راستہ نہیں ہے اور تم اب ایکشن کے موڈ میں ہو اور ایکشن کرتے ہوئے اس جزیرے پر جانا چاہتے ہو۔ کیوں میں غلط تو نہیں کہہ رہی ہوں''...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ابھی تو میرا آرام کرنے کا موڈ ہو رہا ہے۔ تم نے تو یہاں آ کر خاصا ریسٹ کر لیا ہو گا۔ مسلسل سفر اور بھاگ دوڑ کر کے میں بری طرح سے تھکا ہوا ہوں ریسٹ کرنے کے بعد ہی میں سوچوں گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جا کر ریسٹ کرو تب تک ہم جزیرہ ہوان پر ایکشن کرنے کے بارے میں کوئی لائحہ عمل بنا لیتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ایسا لائحہ عمل بنانا کہ بغیر کسی نقصان کے بارات تقریبی پوائنٹ پر پہنچ جائے''......عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اس سے پہلے کہ عمران دوسرے کمرے میں ریسٹ کے لئے جاتا اسی لمحے باہر سے زور زور سے دروازہ دھڑ دھڑایا جانے لگا۔ دروازے پر ہونے والی دھڑ دھڑاہٹ سن کر وہ سب چونک پڑے۔

''کون آ گیا ہے جو پاگلوں کی طرح دروازہ پیٹ رہا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں دیکھتا ہوں''......صفدر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی

طرف بڑھا۔

''کون ہے''...... صفدر نے دروازے کے قریب جا کر اونچی آواز میں پوچھا۔

''دروازہ کھولو جلدی۔ میں گراہم ہوں''...... باہر سے تیز اور گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''گراہم۔ کون گراہم''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ گراہم کا نام سن کر عمران بری طرح سے چونک پڑا تھا۔

''کھولو دروازہ۔ گراہم بھی اپنا ہی آدمی ہے۔ اسی نے ہمارے لئے اس ہوٹل میں رہنے کا انتظام کیا تھا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے فوراً لاک ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ایک نوجوان جو ہوٹل کے ویٹر کے روپ میں تھا تیزی سے اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب کہاں ہیں''...... اس نے باری باری ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کیوں۔ تم نے عمران سے قرض لینا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو ہم میں کوئی عمران نہیں ہے اور اگر قرض دینے آئے ہو تو پھر سمجھو میں ہی عمران ہوں''...... عمران نے اصلی آواز میں کہا تو نوجوان چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ عمران صاحب۔ آپ جتنی جلدی ممکن ہو سکے یہاں سے

اپنے ساتھیوں کو لے کر نکل جائیں۔ یہاں آپ سب کے لئے خطرہ ہے''...... گراہم نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''کیسا خطرہ''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ باقی سب بھی غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اطلاع ملی ہے کہ ساؤلیوس کے ایک کرائم گروپ کو ریڈ کوبرا کی نمبر تھری ایجنٹ جیکولین نے ہائر کیا ہے اور اس نے کرائم گروپ جسے فاسٹ گروپ کہا جاتا ہے کے سربراہ ماسٹر ڈینگ کو حکم دیا ہے کہ وہ اس ہوٹل کو فوری طور پر جا کر بلاسٹ کر دے جس میں آپ اور آپ کے ساتھی موجود ہیں''...... گراہم نے کہا۔

''تمہیں یہ خبر کہاں سے ملی ہے اور جیکولین کو اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ ہم اس ہوٹل میں موجود ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ سب کے لئے اس ہوٹل میں بکنگ کرانے کے لئے میں خود بھی یہاں آ گیا تھا اور میں نے یہاں ایک ویٹر کی جگہ حاصل کر لی تھی تا کہ آپ سب کی حفاظت کے لئے کچھ کر سکوں اور ارد گرد کے ماحول پر بھی نظر رکھ سکوں۔ میں نے آپ کے ساتھیوں کو آتے دیکھ لیا تھا ان میں چونکہ آپ نہیں تھے اس لئے میں نے انہیں اپنے بارے میں بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ جب آپ آئیں گے تو میں آپ کو اپنے بارے میں بتا دوں گا کہ میں بھی یہیں موجود ہوں۔ میں نے اپنی ڈیوٹی ہوٹل کے ہال میں لگوا

لی تھی تاکہ ہر آنے جانے والے پر نظر رکھ سکوں۔ میں ایک ضروری کام سے باہر نکل رہا تھا تو میری نظر سائیڈ میں کھڑی ایک جیپ پر پڑی۔ جیپ کے پاس ایک بدمعاش ٹائپ آدمی کھڑا تھا وہ سیل فون پر بات کر رہا تھا۔ میں بے خیالی میں اس کے قریب سے گزرنے لگا تو میرے کان میں اس شخص کی آواز پڑی۔ وہ کسی سے کہہ رہا تھا کہ جو دو افراد فولس کے کلب گئے تھے وہ ایک ٹیکسی میں اس ہوٹل میں آئے ہیں۔ ان کے حلیئے ایسے تھے جیسے وہ کسی صحرا یا پھر ملبے تلے سے نکل کر آئے ہوں۔ اس کے منہ سے فولس کا نام سن کر میں چونکا تھا کیونکہ میں نے ہی آپ کو فولس کی ٹپ دی تھی۔ اس کا چہرہ چونکہ دوسری طرف تھا اس لئے میں جیپ کی سائیڈ میں رک کر اس کی باتیں سننے لگا۔ وہ اپنے باس ماسٹر ڈینگ سے بات کر رہا تھا اور اس کے سیل فون کا سپیکر کافی لاؤڈ تھا اس لئے مجھے ماسٹر ڈینگ کی بھی آواز سنائی دے رہی تھی جو اس شخص کو ہدایات دے رہا تھا کہ وہ اس ہوٹل کی نگرانی جاری رکھے اور خاص طور پر ان افراد جو فولس کے کلب سے آئے ہیں۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں مسلح ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچ جائے گا اور اسے چونکہ ریڈ کوبرا کی لیڈی ایجنٹ نے ہائر کیا ہے اور اس نے حکم دیا ہے کہ ان دو افراد کے ساتھ ان کے جتنے بھی ساتھی اس ہوٹل میں موجود ہیں انہیں ہلاک کرنے کے لئے پورا ہوٹل ہی تباہ کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ اس آدمی جس کا نام جیکب تھا، نے ماسٹر ڈینگ کو بتایا تھا

کہ اس نے فولس کے کلب سے آنے والے افراد کا تعاقب کیا تھا اور اس نے انہیں تھرڈ فلور کے ایک کمرے میں جاتے دیکھ لیا تھا جہاں ان کے اور ساتھی بھی موجود ہیں۔ جیکب شاید ماسٹر ڈینگ کا خاص آدمی تھا اس لئے وہ اسے ساری باتیں تفصیل سے بتا رہا تھا کہ اسے کس طرح سے جیکولین نے ہائر کیا ہے۔ جیکولین نے کلب میں فون کر کے فولس سے ملنے کے لئے آنے والے دونوں افراد کے حلیئے معلوم کر لئے تھے اور اس نے یہی حلیئے ماسٹر ڈینگ کو بتا دیئے تھے اور ماسٹر ڈینگ نے فوری طور پر ساؤلیوس کے ہوٹلوں اور کلبوں کی چیکنگ کے لئے اپنے آدمی بھجوا دیئے تھے تاکہ وہ ان مخصوص حلیئے والے افراد کے بارے میں معلوم کر سکے کہ وہ کہاں جاتے ہیں اور اتفاق سے جیکب اس ہوٹل کے باہر موجود تھا جس نے آپ کے حلیئے دیکھ کر آپ کو پہچان لیا تھا۔ یہ سب سننا تھا کہ میں فوری طور پر وہاں سے ہٹ گیا اور آپ کے پاس آ گیا تاکہ آپ کو آنے والے خطرے سے بروقت مطلع کر سکوں''...... گراہم نے کہا۔

''کیا یہاں تمہارے ساتھ کوئی اور بھی موجود ہے یا تم اکیلے ہی ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ میں اکیلا ہی ہوں''۔ گراہم نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم باہر جا کر جیکب پر نظر رکھو اور اگر اس کے

ساتھی اس طرف آتے دکھائی دیں تو میرے سیل فون پر مجھے کال کر کے بتا دینا۔ اس دوران ہم اپنا سامان سمیٹ کر ہوٹل کے پچھلے حصے سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں''...... عمران نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''چلو چلو۔ جلدی اپنا سامان سمیٹو اور نکلو یہاں سے''...... گراہم کے جاتے ہی عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اس ہوٹل کو بچانے کی کوشش کرو عمران۔ ہم تو یہاں سے نکل جائیں گے لیکن ماسٹر ڈینگ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے اس پورے ہوٹل کو اُڑانے آ رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو یہاں بہت سے بے گناہ اور معصوم لوگ بھی ہلاک ہو جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہاں سے لوگوں کو نکلنے کے لئے مجبور تو نہیں کر سکتے۔ کیا کہیں گے انہیں ہوٹل سے نکالنے کے لئے''...... عمران نے کہا۔

''کچھ بھی لیکن ہماری وجہ سے کسی بے گناہ کو نہیں مرنا چاہیئے''۔ جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''تم سب سامان تو سمیٹو پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے''۔ عمران نے سر جھٹک کر کہا تو وہ سب تیزی سے اپنا سامان سمیٹنا شروع ہو گئے۔ عمران ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اس کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے جیب سے فوراً سیل فون نکالا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔

''کس کی کال ہے''...... جولیا پوچھا۔

''گراہم کی ہی ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے کال رسیونگ بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''وہ لوگ پہنچ گئے ہیں جناب اور انہوں نے ہوٹل کو چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لینا شروع کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے گراہم کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ ہم بعد میں تم سے ملتے ہیں''...... عمران نے کہا اور گراہم کا جواب سنے بغیر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''اب کیا ہوا''...... جولیا نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا۔

''وہ پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے ہوٹل کا گھیراؤ شروع کر دیا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے ہاتھ جہاں تھے وہیں رک گئے۔

''پھر اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے مضطرب لہجے میں کہا۔

''اب تو ایک ہی کام ہو سکتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کیا ہو سکتا ہے۔ ہمیں تو بتاتے جاؤ''...... عمران کو دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر جولیا نے تیز لہجے میں کہا لیکن عمران نے

اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''ہونہہ۔ یہ سنجیدہ ہوتا ہے تو حد سے زیادہ ہی ہو جاتا ہے پھر کسی بات کا جواب دینا بھی گوارا نہیں کرتا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے۔ ہمیں ان پر پورا بھروسہ ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''چلو جلدی کرو اور اپنے اپنے کمروں سے اپنے بیگ اٹھا لاؤ۔ نکلو باہر''...... جولیا نے ان سب کو اپنے سفری بیگ لانے کے لئے کہا تو وہ سب بھی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچے تھے کہ اسی لمحے سارا ہوٹل خطرے کے تیز سائرن کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔

جیکولین انتہائی غصیلے انداز میں کنٹینر میں بنے ہوئے اپنے آفس میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔ غصے کے ساتھ اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کا عنصر بھی دکھائی دے رہا تھا۔

اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جو آن تھا اور وہ بار بار بے چینی کے عالم میں ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی کی کال کی منتظر ہو۔

''ہونہہ۔ آخر یہ ماسٹر ڈینگ کہاں رہ گیا ہے۔ وہ مجھے کال کیوں نہیں کر رہا ہے۔ اس نے تو کہا تھا کہ اس نے وہ ہوٹل تلاش کر لیا ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ میں نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ اس ہوٹل کو ہی اُڑا دے۔ اب تک تو اسے میرے احکامات پر عمل پیرا ہو جانا چاہئے تھا اور پورے ہوٹل کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا دینا چاہئے تھا اور اس کی مجھے فوری رپورٹ دینی چاہئے تھی لیکن وہ تو جیسے خاموش ہو کر ہی بیٹھ گیا

ہے“...... جیکولین نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلی تو جیکولین یوں اچھل پڑی جیسے اس کے پیروں کے قریب بم زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا ہو۔ پھر ٹرانسمیٹر کی سیٹی بجتے دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ماسٹر ڈینگ کالنگ فرام ساؤلیوس۔ ہیلو ہیلو۔ اوور“...... جیکولین نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے ماسٹر ڈینگ کی تیز آواز سنائی دی۔

”یس جیکولین اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... جیکولین نے سخت لہجے میں کہا۔

”مادام۔ ماسٹر ڈینگ بول رہا ہوں۔ اوور“...... ماسٹر ڈینگ نے کہا۔

”میں کب سے تمہاری کال کا انتظار کر رہی ہوں نانسنس۔ کہاں تھے تم۔ اوور“...... جیکولین نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

”میں ہوٹل گرانڈ پہنچنے کے لئے انتظامات کر رہا تھا۔ آپ نے چونکہ ہوٹل مکمل طور پر تباہ کرنے کے احکامات دیئے تھے اس لئے مجھے انتظامات کرنے میں تھوڑا سا وقت لگ گیا تھا۔ اوور“...... ماسٹر ڈینگ نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو ابھی تک تم انتظامات ہی کرتے پھر رہے ہو۔ اوور“...... جیکولین نے غرا کر کہا۔

”نو مادام۔ میں انتظامات کر چکا ہوں اور میں اس وقت اپنے

گروپ کے ہمراہ گرانڈ ہوٹل کے پاس ہوں۔ میں نے ہر طرف سے ہوٹل کا گھیراؤ بھی کر لیا ہے۔ اوور“...... ماسٹر ڈینگ نے کہا۔

”گھیراؤ۔ گھیراؤ کرنے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم ہوٹل کو میزائلوں سے اُڑا دو۔ اوور“...... جیکولین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”میں ہوٹل پر چاروں اطراف سے میزائل فائر کرنا چاہتا تھا مادام لیکن......“ دوسری طرف سے ماسٹر ڈینگ کہتے کہتے رک گیا۔

وہ خاصا پریشان اور الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”لیکن۔ لیکن کیا۔ بولو۔ اوور“...... جیکولین نے اسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”ہوٹل میں ایمرجنسی سائرن بج رہا ہے مادام۔ شاید ہوٹل کے کسی حصے میں آگ لگ گئی ہے جس سے لوگ خوفزدہ ہو کر ہوٹل سے باہر آ رہے ہیں۔ سارا ہوٹل خالی ہوتا جا رہا ہے۔ اوور“۔ ماسٹر ڈینگ نے کہا۔

”کیا کہا۔ ہوٹل میں ایمرجنسی سائرن بج رہا ہے۔ اوہ۔ نانسنس لگتا ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تمہاری آمد کا علم ہو گیا ہے۔ ہوٹل کا گھیراؤ ہوتے دیکھ کر اس کے پاس اس سے اچھی ترکیب اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ ایمرجنسی سائرن بجا کر لوگوں کو ہوٹل چھوڑنے پر مجبور کر دے اور ان لوگوں کی بھیڑ میں وہ اور اس کے ساتھی بھی نکل جائیں۔ اوور“...... جیکولین نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس۔ مادام۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اوور"...... ماسٹر ڈینگ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہو سکتا ہے نہیں نانسنس۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ ساری کارستان عمران کی ہے۔ ہوٹل میں کوئی آگ واگ نہیں لگی ہے۔ عمران نے جان بوجھ کر ایمرجنسی سائرن بجایا ہے تاکہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو وہاں سے نکلنے کے لئے سیف وے مل جائے۔ اوور"...... جیکولین نے گرجتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کروں مادام۔ سب لوگ ہوٹل سے باہر آ گئے ہیں۔ اوور"...... ماسٹر ڈینگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہلاک کر دو انہیں۔ انہی میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ انہوں نے میرے بھائی فولس کو اس کے کلب میں جا کر ہلاک کیا ہے۔ مجھے اس وقت تک چین نہیں آئے گا جب تک میں ان سے اپنے بھائی کی ہلاکت کا انتقام نہیں لے لوں گی۔ ہوٹل سے جو بھی باہر آ رہا ہے اسے شوٹ کر دو۔ ہر طرف سے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دو۔ کسی ایک کو بھی وہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ سمجھے تم۔ اوور"...... جیکولین نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ میں سمجھ گیا مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ سب ہوٹل سے تو باہر آ گئے ہیں لیکن ابھی وہ ہمارے گھیرے میں ہی ہیں۔ میں ان سب کو یہیں مار گراؤں گا۔ ان میں سے کوئی ایک

بھی زندہ نہیں بچے گا۔ اوور"...... ماسٹر ڈینگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"ان سب کو ہلاک کر کے ہوٹل بھی تباہ کر دینا۔ میں نہیں چاہتی کہ عام لوگ مارے جائیں اور عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل میں چھپ کر اپنی جانیں بچا لیں۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ مجھے پندرہ منٹ کا وقت دے دیں۔ پندرہ منٹ کے بعد میں آپ کو کال کر کے ان سب کی ہلاکت کی خبر دے دوں گا۔ اوور"...... ماسٹر ڈینگ نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... جیکولین نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

"تم کچھ بھی کر لو عمران مگر تم میری ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی خوش قسمتی ہو گی کہ تم سب ماسٹر ڈینگ کے ہاتھوں آسان موت مر جاؤ۔ اگر تم اس جزیرے کی طرف آئے تو میں تمہیں ایسی بھیانک موت ماروں گی کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی"...... جیکولین نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ اپنی میز کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور کرسی پر یوں دھپ سے بیٹھ گئی جیسے وہ مسلسل بھاگتی ہوئی آئی ہو اور بری طرح سے تھک گئی ہو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔

"اتنی جلدی ماسٹر ڈینگ کال نہیں کر سکتا۔ پھر کس کی کال ہو سکتی ہے۔ آر سی فور کی یا۔پھر کرنل براؤن کی"...... جیکولین نے چونکتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ آر سی فور کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے آر سی فور جیرالڈ کی آواز سنائی دی تو جیکولین ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"یس۔ آر سی تھری اٹنڈنگ۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"جیرالڈ بول رہا ہوں۔ میرے پاس ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے جیرالڈ کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ کیا خوشخبری ہے۔ اوور"...... جیکولین نے چونک کر کہا۔

"میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ایک موٹر بوٹ کو میزائل سے تباہ کیا ہے۔ اس موٹر بوٹ میں عام افراد کے ساتھ چھ خاص افراد بھی سوار تھے۔ اوور"...... جیرالڈ نے کہا۔

"چھ خاص افراد۔ کون تھے وہ چھ خاص افراد۔ اوور"۔ جیکولین نے پوچھا۔

"کون ہو سکتے ہیں وہ۔ اوور"...... جیرالڈ نے اپنی خوشی چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی اور اس کے ساتھی۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"یس۔ تم ٹھیک سمجھی ہو۔ وہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہی

تھے۔ میں نے بوٹ سمیت ان سب کے پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔ اب سمندر میں ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تیر رہے ہوں گے جن پر سمندری مچھلیاں پل پڑی ہوں گی اور ہارڈ سٹون اور اس کے ساتھیوں کا نام و نشان بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اوور"...... جیرالڈ نے کہا۔

"گڈ شو۔ لیکن تم یہ وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس بوٹ میں موجود افراد کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہی تھے۔ اوور"۔ جیکولین نے پوچھا۔

"جب مجھے پتہ چلا کہ جزائر کیمارا کے راستوں سے گزر کر ایک موٹر بوٹ جزیرہ گرانڈ کی طرف آ رہی ہے تو میں نے کنٹرول روم میں جا کر سمندر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ موٹر بوٹ کے بارے میں تو راڈارز سے کاشن مل رہا تھا لیکن اس بات کا پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ موٹر بوٹ میں کتنے افراد موجود ہیں اور کون ہیں۔ پھر میں نے جب جزیرہ گرانڈ کے سیکورٹی جیمز سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ موٹر بوٹ میں موجود افراد کا پتہ لگانے کا اس کے پاس انتظام ہے۔ اس کے پاس ایک ان مینڈ ایریل وہیکل موجود تھا جو بغیر پائلٹ کے ایک جاسوس طیارہ ہے۔

جیمز نے فوری طور پر طیارہ سمندر کی طرف بھیج دیا۔ جاسوس طیارہ جب سمندر کے اس حصے پر پہنچا تو اس سے موٹر بوٹ پر موجود افراد کی انفراریڈ کے ذریعے تصاویر حاصل کی گئیں۔ اور جب

ان تصاویر کو کلوز کیا گیا تو اس بات کا پتہ چل گیا کہ ان میں چھ افراد میک اپ میں تھے۔ انفراریڈ ریز کی وجہ سے ان کے میک کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے بھی واضح ہو گئے تھے جو کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے ہی تھے۔ اوور''۔ جیرالڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا اس بات کی تم نے تصدیق کر لی ہے کہ موٹر بوٹ پر جب میزائل فائر کیا گیا تھا اس وقت وہ سب اسی موٹر بوٹ میں ہی موجود تھے۔ اوور''...... جیکولین نے پوچھا۔

''نہیں لیکن بوٹ کی تباہی کے بعد دوبارہ جاسوس طیارے کو وہاں بھیجا گیا تو اس سے ایسی تصاویر حاصل ہوئی تھیں جن سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ بوٹ پر موجود تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں کیونکہ پانی پر خون ہی خون تھا اور چند انسانی اعضاء بھی تیرتے دکھائی دے رہے تھے۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے حصے کا کام کر چکے ہو اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو تم نے جزیرے پر قدم رکھنے کا بھی موقع نہیں دیا تھا اور انہیں سمندر میں ہی ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ اوور''...... جیکولین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس۔ میں نے تم سے کہا تھا نا کہ میں انہیں جزیرے کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دوں گا اور ایسا ہی ہوا ہے۔ وہ جزیرے سے

دو بحری میل دور ہی ہٹ ہو گئے ہیں۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔ اس کے لہجے میں خوشی کا بے پناہ عنصر تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو اور وہ اپنی کامیابی پر جیکولین کے سامنے آ کر بے اختیار ناچنا ہی شروع کر دے۔

''میں بھی تھوڑی دیر تک تمہیں ایسی ہی خوشخبری سنانے والی ہوں۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''مطلب کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خوشخبری۔ اوور''...... جیرالڈ نے دلچسپی سے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے انہیں ساؤلیوس میں ٹریس کر لیا ہے اور سمجھ لو کہ اس وقت وہ میرے گھیرے میں ہیں۔ میرے آدمی انہیں چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''گڈ شو۔ لگتا ہے میرا اور تمہارا کام آج ہی ختم ہو جائے گا۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''ہاں یقیناً۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اپنا ٹاسک پورا کرو۔ میرا ٹاسک چونکہ پورا ہو گیا ہے اس لئے میں چیف کو کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خوشخبری سنا دیتا ہوں۔ ان کی ہلاکت کے بعد اب شاید ہمیں اس جزیرے پر رکنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ تمہارا بھی کام ختم ہو جائے گا تو

جزیرہ ہوان سے بھی سارا سیٹ اپ ختم کر دیا جائے گا پھر ہم دونوں ایک ہو جائیں گے اور ان ٹاسکس پر کامیابی کا مل کر بہت بڑا جشن منائیں گے۔ ایسا جشن جو زندگی بھر کے لئے یادگار ہو گا۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''ضرور۔ کیوں نہیں۔ اب تم ٹرانسمیٹر آف کرو کیونکہ میرے ساتھی نے کال کر کے مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں بتانا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم باتیں کرتے رہو اور میرے آدمی کو ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کا موقع نہ ملے۔ اوور''۔ جیکولین نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ جب تمہارا ساتھی تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر دے دے تو اپنی اس کامیابی کی خبر مجھے بھی ضرور دینا۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''ہاں۔ بتا دوں گی۔ اوور''...... جیکولین نے کہا تو جیرالڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ ابھی جیرالڈ سے رابطہ ختم ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا اور اس سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز ابھرنے لگی۔ جیکولین نے بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے ماسٹر ڈینگ کی آواز سنائی دی۔

''یس ماسٹر ڈینگ۔ بولو۔ تم نے ٹاسک پورا کیا ہے یا نہیں۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''یس مادام۔ میں نے نہ صرف ہوٹل سے نکلنے والے تمام افراد

کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا بلکہ میزائل مار کر ہوٹل کی بھی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی اگر لوگوں میں شامل تھے تو سمجھ لیں کہ وہ بھی ہماری گولیوں کا شکار بن چکے ہیں اور اگر وہ ہوٹل میں ہی رکے ہوئے تھے تو پھر اب وہاں ہوٹل کے ساتھ ان کا بھی نام و نشان ختم ہو چکا ہے۔ اوور''...... ماسٹر ڈینگ نے کہا۔

''گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ یہ میرے لئے واقعی ایک بڑی اور انتہائی خوشی کی خبر ہے۔ گڈ شو۔ اوور''...... جیکولین نے ماسٹر ڈینگ کی بات سن کر مسرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا سن کر اس کی آنکھوں میں موجود چمک کئی گنا بڑھ گئی تھی اور اس کا چہرہ مسرت سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے مادام۔ اوور''...... ماسٹر ڈینگ کی آواز سنائی دی۔

''تم سب واپس چلے جاؤ۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن۔ یہاں جو کچھ ہوا ہے اس کی ساری ذمہ داری آپ کی ہے۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اس معاملے میں ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہو گی اور نہ ہی برازیلین فورس ہمارے پیچھے آئے گی۔ اوور''...... ماسٹر ڈینگ نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ یہاں جو کچھ ہوا ہے اس کے بارے میں بھول جاؤ۔ کوئی تم سے سوال نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی تمہارے

پاس اس سلسلے میں بات کرنے آئے گا۔ اور تم سے جو معاوضہ طے ہوا تھا وہ بھی جلد ہی میں تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل کرا دوں گی۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''یس مادام۔ تھینک یو مادام۔ اوور''...... ماسٹر ڈینگ کی اطمینان بھری آواز سنائی دی اور جیکولین نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''ہونہہ۔ مجھ سے ٹکرانے چلے تھے یہ پاکیشیائی ایجنٹ۔ میرے سامنے ان کی اوقات ہی کیا تھی۔ ابھی تو ان کی قسمت اچھی تھی کہ یہ ماسٹر ڈینگ جیسے ایک معمولی غنڈے کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں ورنہ میری دی ہوئی موت ان کے لئے سخت بھی ہوتی اور پُر عذاب بھی''...... جیکولین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر میز پر رکھ کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اب اس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر سن کر جیسے اس کے سر سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا تھا اور وہ مکمل طور پر ریلیکس ہو گئی تھی۔

کرنل فریدی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سمندری گھاٹ پر موجود تھا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے کاندھوں پر بھاری سفری بیگ باندھ رکھے تھے۔

کرنل فریدی ان سب کو سی شارک کے بتائے ہوئے اس حصے میں لے آیا تھا جہاں چٹیل چٹانیں اور ایک چھوٹا سا جنگل تھا۔ وہ سب جنگل سے گزرتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ رات ہو چکی تھی اور ہر طرف اندھیرے کا راج تھا اس لئے راستہ دیکھنے کے لئے وہ اپنے ساتھ ٹارچیں بھی لے آئے تھے اور ٹارچوں کی ہی روشنی میں وہ ساحل کی طرف قدم بڑھاتے چلے جا رہے تھے۔ ابھی وہ ساحل کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں الو کی تیز آواز سنائی دی۔

الو کی تیز آواز سن کر کرنل فریدی وہیں رک گیا۔ اس کے رکتے ہی باقی سب بھی رک گئے۔

"کیا ہوا"...... لیڈی انسپکٹر ریکھا نے پوچھا جو کرنل فریدی کے دائیں طرف چل رہی تھی۔

"یہ الو کی نہیں کسی انسان کے منہ سے نکلی ہوئی آواز ہے"۔ کرنل فریدی کی بجائے طارق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انسانی آواز۔ کیا مطلب"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

کرنل فریدی نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے بھی منہ سے ایسی ہی الو کی آواز نکالنی شروع کر دی جیسی جنگل میں ابھری تھی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ انہیں بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"درختوں کی آڑ لے لو۔ جلدی"...... کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا اور خود بھی تیزی سے ایک درخت کے پیچھے آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اردگرد موجود درختوں کے پیچھے چلے گئے اور انہوں نے جیبوں سے ہلکی مشین گنیں نکال کر ہاتھوں میں لے لیں۔ ان سب نے اپنی ٹارچیں بجھا دی تھیں۔ اسی لمحے انہیں دائیں طرف سے ایک آدمی کا سایہ دکھائی دیا جو بھاگتا ہوا اس طرف آ رہا تھا۔

"ارے۔ یہاں تو کوئی نہیں ہے لیکن الو کی جوابی آواز تو مجھے اسی طرف سے سنائی دی تھی"...... اس شخص نے ایک جگہ رک کر حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر کرنل فریدی کے چہرے پر اطمینان ابھر آیا۔

"یہ سی شارک ہے۔ کوئی خطرے والی بات نہیں ہے"...... کرنل

فریدی نے سرگوشیانہ انداز میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ جنگل میں چونکہ خاموشی چھائی ہوئی تھی اس لئے اس کی سرگوشی میں بولنے کی آواز بھی اس کے ساتھیوں کے کانوں تک پہنچ گئی تھی۔

"ہم یہاں ہیں سی شارک"...... کرنل فریدی نے درخت کی آڑ سے نکل کر سی شارک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو سی شارک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ آن کی اور اس کی روشنی کرنل فریدی پر ڈال کر اسے دیکھنے لگا۔ تیز روشنی کی وجہ سے کرنل فریدی کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس نے فوراً اپنی آنکھوں کے سامنے ہاتھ رکھ لئے۔

"اوہ۔ تم یہاں ہو۔ میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہا تھا"...... سی شارک نے کرنل فریدی کو پہچانتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ کرنل فریدی اسی حلیئے میں تھا جس حلیئے میں وہ اس سے اس کے گھر میں جا کر ملا تھا۔

"تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں"...... سی شارک نے کہا تو اسی لمحے کرنل فریدی کے ساتھی درختوں کے پیچھے سے نکل کر اس کے سامنے آ گئے۔ ان سب نے بھی اپنی ٹارچیں آن کر لی تھیں۔

"ارے۔ ان میں تو ایک عورت بھی ہے۔ کیا تم اسے بھی ساتھ لے جاؤ گے"...... سی شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... کرنل فریدی نے مبہم سے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔ میرے ساتھ آؤ"...... سی شارک نے کہا اور

ایک طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ کرنل فریدی نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور اس کے پیچھے ہولیا۔

''تم نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا اب تک''...... سی شارک نے سر گھما کر کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہارڈ سٹون''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ہارڈ سٹون۔ یہ کیسا نام ہے''...... سی شارک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جیسا سی شارک نام ہے ایسا ہی ہے میرا نام''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ تمہارا کوڈ نام ہے''...... سی شارک نے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... سی شارک نے کہا۔

''سامان کا کیا ہوا ہے''...... ہریش نے پوچھا۔

''کون سا سامان''...... سی شارک نے پوچھا۔

''وہی جس کے لئے تم نے رقم لی تھی''...... ہریش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ میں نے سب انتظام کر لیا ہے''...... سی شارک نے جواب دیا۔

''اب یہ تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو''...... کیپٹن حمید نے پوچھا۔

''گھاٹ کی طرف۔ وہاں میری موٹر بوٹ ہے۔ ہم موٹر بوٹ کے ذریعے ہی اپنا سفر شروع کریں گے اور پھر ہمیں آگے سمندر میں دور تک تیر کر جانا ہو گا''...... سی شارک نے کہا۔

''تیر کر''...... انسپکٹر ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جزیرہ گرانڈ میں جانے کا ایک خفیہ راستہ سمندر کے نیچے ہے جس کے لئے ہمیں سمندر میں تیرنا بھی پڑے گا''...... سی شارک نے کہا۔

''کتنا سفر کرنا پڑے گا ہمیں سمندر کے نیچے''...... طارق نے پوچھا۔

''یہی کوئی چار سے پانچ بحری میل''...... سی شارک نے کہا۔

''چار سے پانچ بحری میل سفر کرنے کا انتظام ہے تمہارے پاس کہ ہم اتنی دیر سمندر کے نیچے سانس لے سکیں''...... طارق نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے بتایا ہے نا کہ میرا سب انتظام مکمل ہے''۔ سی شارک نے کہا۔

''ہم نے تمہیں بتایا تھا کہ جزیرے کے گرد برقی رو پھیلی ہوئی ہے جس کی زد میں آنے والا ہر جاندار لمحوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے کیا کیا ہے تم نے۔ کیا ہم برقی رو کی موجودگی میں سمندر میں تیر کر آگے جا سکیں گے''...... ہریش نے پوچھا۔

”ہاں کیوں۔ نہیں۔ ہم برقی رو کے درمیان سے ہی گزر کر آگے جائیں گے۔ برقی رو کی طاقت اگر گیارہ ہزار کلو واٹ بھی ہوئی تو وہ بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی“...... سی شارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ شراب پینے کے بعد لگتا ہے تمہارے دماغ کی تمام بیٹریاں ری چارج ہو جاتی ہیں اور جب سے تمہیں شراب ملنا شروع ہوئی ہے تم پہلے سے کہیں تیز طرار اور چاک و چوبند دکھائی دے رہے ہو“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”تم نے ٹھیک کہا ہے ہارڈ سٹون۔ میری بیٹریاں واقعی شراب پینے کے بعد ہی ری چارج ہوتی ہیں۔ اگر شراب نہ ہو تو میں سوچنے سمجھنے سے بھی قاصر ہو جاتا ہوں اور میری آنکھوں کے سامنے بھی ہر وقت دھند سی چھائی رہتی ہے“...... سی شارک نے جواباً مسکرا کر کہا۔ وہ سب جنگل سے نکل کر سمندر کے کنارے پر آ گئے۔ سمندر کے کنارے پر بھی جگہ جگہ درخت اگے ہوئے تھے اور سمندر کا پانی چٹانوں کو کاٹتا ہوا کافی اندر تک آ گیا تھا۔ ایک جگہ انہیں ایک موٹر بوٹ دکھائی دی۔ موٹر بوٹ کافی بڑی تھی جس کے باہر چند افراد کے سائے دکھائی دے رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر سی شارک نے حلق سے الو کی آواز نکالنی شروع کر دی۔ جواب میں دوسری طرف سے بھی الو کی آواز سنائی دی۔

”یہ سب کون ہیں“...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

”یہ میرے ساتھی ہیں“...... سی شارک نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ کیا یہ سب ہمارے ساتھ جائیں گے“...... کرنل فریدی نے سی شارک کی جانب ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ انہیں ساتھ لے جانا ضروری ہے۔ ہمیں سمندر میں جہاں تک سفر کرنا ہے وہاں تک یہ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے۔ جب ہم سمندر میں اتر جائیں گے تو یہ بوٹ لے کر واپس آ جائیں گے اور واپسی پر یہ پھر ہمیں لینے آ جائیں گے“...... سی شارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو اس کے لئے چھ افراد کی کیا ضرورت تھی۔ موٹر بوٹ لانے اور لے جانے کے لئے ایک دو افراد بھی کافی تھے“...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

”بوٹ بڑی ہے اس میں کم تعداد میں افراد دیکھ کر کوسٹ گارڈز شک میں مبتلا ہو سکتے ہیں اور ایسی بوٹ عام طور پر یہاں سورڈ فش پکڑنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس بوٹ میں ایسا سارا سامان موجود ہے جو سورڈ فش پکڑنے کے کام آتا ہے۔ ان افراد کا تعلق بھی سورڈ فش پکڑنے والوں سے ہے۔ اگر جاتے ہوئے یا واپسی پر انہیں کوسٹ گارڈز نے روکنے کی کوشش کی تو ایک دو افراد سے کام نہیں چلتا وہ مشکوک ہو سکتے ہیں اس لئے بوٹ میں مخصوص تعداد میں افراد کا ہونا لازمی ہوتا ہے“...... سی شارک نے کہا۔

”یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ سمندر کے جن حصوں میں سورڈ فش ہوتی

ہیں وہاں شارکس بھی آ جاتی ہیں اس لئے ان موٹر بوٹس اور لانچوں کو ایسے علاقوں سے دور ہی رکھا جاتا ہے جس میں شارکس کا مقابلہ کرنے کے لئے زیادہ افراد موجود نہ ہوں۔ اس لئے یہاں کے کوسٹ گارڈز خالی اور کم افراد والی بوٹس کو آگے نہیں جانے دیتے''...... طارق نے کہا۔ اسے چونکہ شکار کا وسیع تجربہ تھا اور وہ شکار کے لئے جنگلوں اور سمندروں کے طویل اور کٹھن ترین سفر کر چکا تھا اس لئے اس کی بات پر کرنل فریدی نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا تھا۔

وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے خاموشی سے بوٹ میں سوار ہو گئے اور پھر بوٹ انہیں لے کر درختوں کے درمیان ٹیڑھے میڑھے راستوں سے گزرتی ہوئی کھلے سمندر میں آ گئی۔ کھلے سمندر میں آتے ہی بوٹ کی رفتار تیز ہو گئی تھی اور وہ سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی انتہائی تیزی سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

آسمان صاف تھا اور سمندری لہریں بھی پرسکون تھیں اس لئے ان کا یہ سفر انتہائی پرسکون تھا۔ آسمان پر ستاروں اور چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی جس سے سمندر میں دور دور تک دیکھا جا سکتا تھا۔ سی شارک نے گلے میں دوربین لٹکا رکھی تھی۔ وہ مستول پر چڑھا دوربین آنکھوں سے لگائے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

کرنل فریدی اور طارق ریلنگ کے پاس کھڑے تھے۔ جبکہ ہریش ایک طرف اور کیپٹن حمید انسپکٹر ریکھا کے ساتھ ڈیک پر گھومتا

پھر رہا تھا۔ یہ سب چونکہ دن میں اپنی نیند پوری کر چکے تھے اس لئے کسی کی آنکھوں میں بھی نیند نہیں تھی۔

ان کا یہ سفر دن نکلنے تک جاری رہا۔ اس وقت تک نہ ہی انہیں سمندر میں کوئی بوٹ دکھائی دی تھی اور نہ ہی کوسٹ گارڈز اس طرف آئے تھے۔ تین گھنٹے مزید سفر کے بعد وہ سمندر کے مختلف راستوں اور جزیروں کے گرد سے گھومتے ہوئے سمندر کے ایک ایسے حصے میں آ گئے جہاں سمندری پانی میں شدید ہلچل تھی۔ سمندر کے نیچے چٹانی علاقہ پھیلا ہوا تھا جن سے لہریں ٹکرا ٹکرا کر اچھل رہی تھیں۔ سی شارک نے ایک خاص مقام پر پہنچ کر موٹر بوٹ رکوا لی تھی۔ بوٹ سمندری لہروں پر رکی بری طرح سے ہچکولے کھا رہی تھی۔

''بوٹ کیوں رکوائی ہے''...... کرنل فریدی نے سی شارک کو ایک کیبن سے نکل کر باہر آتے دیکھ کر پوچھا۔

''بس ہمیں یہیں تک آنا تھا۔ اگر ہم آگے جائیں گے تو جیسا آپ نے بتایا ہے کہ جزیرہ کرانڈ پر حفاظتی انتظامات کی بھرمار ہے تو وہ ہمیں آسانی سے دیکھ لیں گے اور وہ ہمیں آسانی سے میزائلوں سے ہٹ کر سکتے ہیں۔ ہمارا یہاں سے آگے کا سفر سمندر کے نیچے ہوگا''...... سی شارک نے کہا۔

''تو کیا ہم سب تیراکی کے لباس پہن لیں''...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

”ہاں بالکل۔ میں نے کیبن میں تیراکی کے لباس اور سارا سامان رکھوا دیا ہے۔ آپ ایک ایک کر کے جائیں اور تیراکی کے لباس پہن کر وہیں سے اپنے مطلب کا سامان لے لیں پھر ہم سمندر میں اتر جائیں گے“...... سی شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پہلے میں جا کر دیکھتا ہوں کہ سامان میں کیا کیا ہے۔ میں اپنے طور پر ان سب کو سامان مہیا کرنا چاہتا ہوں“۔ کرنل فریدی نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل فریدی تیز تیز چلتا ہوا کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے سبھی ساتھی ڈیک پر ہی موجود تھے جبکہ سی شارک کے ساتھ آنے والے چھ کے چھ افراد اندر کیبنوں میں موجود تھے۔ جن میں سے پانچ آرام کر رہے تھے اور ایک آدمی کنٹرول روم میں لانچ کو تیز لہروں پر سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کرنل فریدی جیسے ہی کیبن میں گیا اسی لمحے طارق کی نظریں آسمان پر اُڑتے ہوئے ایک چھوٹے سے طیارے پر پڑی جو کافی بلندی پر تھا لیکن وہ موٹر بوٹ کے اوپر ہی منڈلاتا دکھائی دے رہا تھا۔

”اوہ۔ یہ تو جاسوس طیارہ ہے۔ اس پر انفراریڈ کیمرہ لگا ہوا ہے جس سے یہ ہماری تصاویر لے رہا ہے“...... طارق نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ ان سب نے آسانی سے اس کی بات سن لی تھی۔

”جاسوس طیارہ“...... انسپکٹر ریکھا نے کہا۔

”ہاں۔ یہ طیارہ بلندی پر رہ کر خصوصی طور پر انفراریڈ ریز سے تصاویر حاصل کرتا ہے اور اس طیارے میں لگے ہوئے انفراریڈ میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے بھی واضح کر سکتا ہے“...... طارق نے کہا۔

”لیکن یہ طیارہ آیا کہاں سے۔ ہم نے اسے پہلے تو نہیں دیکھا تھا“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”ابھی آیا ہے اور یہ اسی طرف سے آیا ہے جہاں جزیرہ گرانڈ موجود ہے“...... طارق نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ جیرالڈ کو ہماری آمد کا علم ہو چکا ہے اور اس نے ہمیں چیک کرنے کے لئے سمندر پر جاسوس طیارے چھوڑ رکھے ہیں“...... ہریش نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ یہ روٹین کی چیکنگ کر رہا ہو لیکن جو بھی ہے اس طیارے کے کیمرے سے ہماری تصاویر لی جا چکی ہوں اب جب یہ طیارہ واپس جائے گا تو اس کے کیمرے سے میموری کارڈ نکال کر تصاویر چیک کی جائیں گی تو جیرالڈ کو ہمارے اصلی چہرے نظر آ جائیں گے اور وہ الرٹ ہو جائے گا“...... طارق نے کہا۔

طیارہ کچھ دیر موٹر بوٹ پر منڈلاتا رہا پھر مڑ کر اسی طرف اُڑتا چلا گیا جس طرف سے آیا تھا۔

کچھ دیر بعد کرنل فریدی تیراکی کا لباس پہن کر اور مخصوص اسلحے

کا تھیلا اٹھا کر باہر آیا تو طارق نے اسے جاسوس طیارے کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''اوہ۔ پھر تو ہم خطرے میں ہیں۔ جیسے ہی طیارے کے کیمرے سے تصاویر نکالی جائیں گی جیرالڈ کو ہماری اصلی شکلیں دکھائی دے جائیں گی اور وہ اس بوٹ پر حملہ کرنے کے لئے یا تو میزائل فائر کر دے گا یا پھر گن شپ ہیلی کاپٹروں کو اس طرف بھیج دے گا''...... کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تک میزائل یا گن شپ ہیلی کاپٹر اس بوٹ کو آ کر ہٹ کرے گا ہم سمندر میں اتر چکے ہوں گے''...... سی شارک نے کہا۔

''ہم تو بچ جائیں گے لیکن تم جن افراد کو اپنے ساتھ لائے ہو ان کا کیا ہوگا''...... طارق نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اب ہمیں جلد سے جلد پانی میں اترنا ہوگا تاکہ یہ ہمیں چھوڑ کر جلد سے جلد یہاں سے واپس چلے جائیں۔ اس کے علاوہ انہیں بچانے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے''...... سی شارک نے کہا۔

''تو پھر جلدی کرو۔ تم سب جاؤ اور تیراکی کے لباس پہن کر اپنا سامان اٹھا کر باہر آ جاؤ تاکہ ہم سمندر میں اتر جائیں اور یہ جلد سے جلد یہاں سے نکل جائیں''...... کرنل فریدی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلایا اور کرنل فریدی کے کہنے پر انسپکٹر ریکھا

کیبن میں چلی گئی۔ وہ سر پر کنٹوپ چڑھا کر اور تیراکی کا مخصوص لباس پہن کر اور کمر پر آکسیجن کے سلنڈر باندھ کر اسلحے کا تھیلا لے کر باہر آئی تو کرنل فریدی نے طارق کو بھیج دیا۔ طارق کے بعد ہریش اور پھر کیپٹن حمید بھی تیار ہو کر آ گیا۔ اس کے بعد سی شارک بھی تیار ہو کر نکلا اور پھر وہ سب سمندر میں کودنا شروع ہو گئے۔ سی شارک نے موٹر بوٹس میں موجود افراد کو جلد سے جلد وہاں سے نکلنے کا حکم دے دیا تھا۔ ان سب کے کودتے ہی کنٹرول روم میں موجود شخص نے موٹر بوٹ سٹارٹ کی اور اسے تیزی سے موڑ کر واپس دوڑاتا چلا گیا لیکن ابھی وہ موٹر بوٹ تھوڑی ہی دور لے گیا ہوگا کہ آسمان سے ایک میزائل اُڑتا ہوا آیا اور ٹھیک اس موٹر بوٹ سے ٹکرا گیا دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور موٹر بوٹ کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

جیسے ہی جولیا اور اس کے ساتھی اپنے اپنے بیگ لے کر کمروں
سے نکل کر باہر آئے اسی لمحے انہیں راہداری میں بے شمار افراد
کمروں سے نکل کر بھاگتے دکھائی دیئے۔ ہوٹل میں مسلسل خطرے
کا سائرن بج رہا تھا جس سے ہوٹل میں افراتفری پھیل گئی تھی۔
یہ سائرن ہوٹل میں آگ لگنے یا کسی بھی قسم کے حادثے سے
بچانے کے لئے بجایا جاتا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی ادھر ادھر
دیکھ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے سائیڈ سے عمران دوڑتا ہوا اس طرف
آ گیا۔ عمران ابھی ان کے قریب آ کر رکا ہی تھا کہ دائیں طرف
سے گراہم بھی بھاگتا ہوا وہاں آ گیا جو ویٹر کے روپ میں تھا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں۔ جلدی"...... گراہم نے کہا۔ عمران
نے سر ہلایا تو وہ سب اس کے پیچھے ہو لئے۔

جولیا اور اس کے ساتھی ہوٹل میں بجنے والے سائرن کے
بارے میں عمران اور گراہم سے پوچھنا چاہتے تھے لیکن چونکہ وہاں

ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی اور لوگ کمروں سے نکل نکل کر
بھاگ رہے تھے اس لئے انہیں عمران اور جیکب سے کچھ پوچھنے کا
موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔

گراہم انہیں مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک تہہ خانے میں
لایا اور پھر وہ تہہ خانے کے ایک کمرے میں آ کر رک گیا۔ کمرہ
خالی تھا۔ وہاں کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا۔

"یہ تم ہمیں کہاں لے آئے ہو"...... عمران نے گراہم سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں آپ کو یہاں موجود ایک خفیہ راستے سے نکالنا چاہتا
ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کاٹھ کباڑ سے بھرے ہوئے اس کمرے
میں ایک خفیہ راستہ موجود ہے جو ہوٹل کے نیچے سے ہوتا ہوا یہاں
سے کچھ دور ایک پرانی عمارت میں نکلتا ہے"...... گراہم نے کہا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گراہم نے سائیڈ کی دیوار کے
پاس پڑا ہوا کاٹھ کباڑ ہٹانا شروع کیا تو عمران کے ساتھی بھی اس
کی مدد کرنے لگے۔ کاٹھ کباڑ ہٹا کر گراہم جیسے ہی دیوار کے قریب
پہنچا اس نے دیوار غور سے دیکھنی شروع کر دی۔

"کیا دیکھ رہے ہو"...... صفدر نے پوچھا جو اس کے قریب ہی
موجود تھا۔

"اس دیوار میں ایک خفیہ دروازہ ہے جسے ایک چھوٹی سی کیل
دبا کر کھولا جا سکتا ہے۔ میں وہ کیل تلاش کر رہا ہوں"...... گراہم

نے کہا تو صفدر سمیت سب کی نظریں دیوار پر کیل کو تلاش کرنے لگیں۔ دوسرے ہی لمحے صفدر نے ہاتھ بڑھایا اور دیوار کے کونے پر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے کیل کو پریس کر دیا۔ جیسے ہی کیل پریس ہوا اسی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور دیوار کا درمیانی حصہ پھٹ کر لفٹ کے دروازے کی طرح دو حصوں میں کھل کر سائیڈ کی دیواروں میں گھستا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک تنگ مگر طویل سرنگ تھی۔

”کیا ایمرجنسی سائرن تم نے بجایا تھا“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ تم نے ہی کہا تھا کہ ہوٹل میں بے گناہ افراد کو بچانا ضروری ہے تو میں نے فوراً جا کر سائرن بجا دیا تا کہ ہوٹل میں موجود تمام افراد جلد سے جلد یہاں سے نکل جائیں۔ میرا ارادہ تھا کہ ہم بھی لوگوں کی بھیڑ میں نکل جائیں گے لیکن گراہم ہمیں اس خفیہ راستے کی طرف لے آیا ہے۔ ہمیں اس ہوٹل سے نکلنا ہے۔ لوگوں کے جھرمٹ کی بجائے اس خفیہ راستے سے نکلنا زیادہ بہتر ہے“۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سب سے پہلے سرنگ میں گراہم داخل ہوا پھر عمران۔ سرنگ چونکہ تنگ تھی اور اس میں دو افراد کاندھے سے کاندھا ملا کر نہیں چل سکتے تھے اس لئے باقی سب بھی ایک دوسرے کے پیچھے سرنگ میں آ گئے۔ جیسے ہی وہ سرنگ میں داخل ہوئے اسی لمحے ان کے پیچھے راستہ بند

ہو گیا۔ راستہ بند ہوتے ہی وہاں گھپ اندھیرا پھیل گیا تھا۔

”ارے باپ رے۔ یہ شاید کوئی جادو کی سرنگ ہے۔ اس سرنگ میں آتے ہی میں اندھا ہو گیا ہوں“...... عمران کی آواز سنائی دی۔

”آپ اندھے نہیں ہوئے ہیں۔ پیچھے سرنگ کا راستہ بند ہو گیا ہے جس سے یہاں اندھیرا ہو گیا ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا جو سب سے پیچھے تھا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ میں ڈر گیا تھا کہ اگر میں اندھا ہو گیا تو کیا مجھے کوئی اپنی بہن کا رشتہ بھی دے گا یا نہیں“...... عمران نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں بکھر گئیں۔ ساتھ ہی اس نے اپنی ریسٹ واچ کا ڈائل روشن کر لیا اس کے دیکھا دیکھی اس کے ساتھیوں نے بھی اپنی واچز کے ڈائل روشن کر لئے جن کی روشنی زیادہ تیز تو نہیں تھی لیکن اس روشنی میں بہرحال وہ آگے کا راستہ دیکھ سکتے تھے۔

سرنگ کافی دور تک چلی گئی تھی۔ اس میں دو تین موڑ تھے۔ تیسرا موڑ مڑتے ہی انہیں سامنے ایک دیوار دکھائی دی۔ گراہم نے آگے بڑھ کر واچ کے روشن ڈائل سے دیوار کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی وہ دیوار پر ہاتھ بھی پھیر رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں اسے دیوار پر ویسا ہی ایک کیل مل گیا جیسا ہوٹل کے کباڑ خانے کی دیوار پر ملا تھا۔ اس نے کیل محسوس کرتے ہی اسے

انگوٹھے سے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار میں ایک دروازہ بنتا چلا گیا۔ دروازے کی دوسری طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں پر بھی اندھیرا تھا لیکن چند سیڑھیوں کے بعد ایک چھوٹا سا چبوترا تھا جہاں ایک دروازہ بھی لگا ہوا تھا۔ گراہم تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے عمران بھی اوپر آ گیا۔

''اب یہ دروازہ کہاں کھلتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ میں دیکھتا ہوں''...... گراہم نے کہا اور اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر دروازہ لاکڈ تھا۔ گراہم نے جیب سے ایک ماسٹر کی نکالی اور اس سے دروازے کا لاک کھولنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش سے ہی لاک کھل گیا۔ لاک کھلتے ہی گراہم نے ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ گراہم نے تھوڑا سا دروازہ کھولا اور سر نکال کر باہر جھانکنا شروع کر دیا پھر باہر کسی کو نہ پا کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

''یہ تو کوئی رہائش گاہ ہے''...... اس کے پیچھے عمران نے باہر آتے ہوئے کہا۔ دروازہ ایک چھوٹی سی رہائش گاہ میں کھلا تھا جہاں صرف ایک کمرہ بنا ہوا تھا اور اس کمرے کے باہر بڑا سا لان پھیلا ہوا تھا جہاں پیٹیوں اور گتے کے بڑے ڈبوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

''شاید اس خفیہ راستے سے غیر قانونی سامان ہوٹل کے تہہ خانوں میں لایا اور لے جایا جاتا ہے''...... گراہم نے کہا۔

''ہاں۔ لگتا تو کچھ ایسا ہی ہے۔ لیکن یہاں کوئی موجود نہیں ہے۔ شاید ضرورت کے وقت ہی اس جگہ کو استعمال کیا جاتا ہے اور عام طور پر سامان یہیں رکھا جاتا ہے۔ خطرے کی صورت میں اسے یہاں سے ہوٹل کے تہہ خانوں میں پہنچایا جاتا ہے''...... عمران نے وہاں پڑی پیٹیوں اور گتے کے بڑے بڑے ڈبوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے سرنگ سے باہر آ گئے تھے۔

''لیکن ان باکسز اور پیٹیوں میں ہے کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''منشیات اور شراب کی بوتلوں کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ یہاں منشیات اور غیر معیاری شراب کی بو بھی پھیلی ہوئی ہے۔ اس ملک میں غیر معیاری شراب اور منشیات کا اسی طرح خفیہ دھندہ کیا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ یہاں رکیں۔ میں باہر کا جائزہ لے کر آتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ہم یہاں سے کیسے نکل سکتے ہیں''...... گراہم نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گراہم تیز تیز چلتا ہوا عمارت کے دروازے کی طرف گیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم ان باکسز اور پیٹیوں کو کھول کر دیکھیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''کیا ضرورت ہے۔ ویسے اگر طبیعت للچا رہی ہے تو کھول لو مجھے اس پر بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”ہم منشیات اور شراب استعمال نہیں کرتے ہماری طبیعت کیوں للچائے گی۔ ہم صرف اپنے تجسس کے لئے باکسز کھولنے کی بات کر رہے ہیں“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”تو کھول لو بھائی۔ میں نے کب منع کیا ہے۔ تجسس میں مبتلا رہنے سے صحت خراب ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہاں حکیم الحکماء خواجہ جعفر بن التماس بھی موجود نہیں ہے جس سے تمہاری صحت یابی کے لئے دو تین درجن قدیم خاندانی نسخہ جات حاصل کئے جا سکیں“...... عمران نے کہا۔

”یہ حکیم الحکماء خواجہ جعفر بن التماس کون ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک ماحول تیز اور زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ دھماکوں کی شدت سے زمین بری طرح سے لرز اٹھی تھی اور وہ سب بمشکل گرتے گرتے سنبھلے تھے۔ وہاں پڑی ہوئی پیٹیاں اور باکسز بھی اچھل اچھل کر نیچے گر گئے تھے جن سے واقعی منشیات کے پیکٹ اور شراب کی بوتلیں نکل نکل کر گر گئی تھیں۔

”خدا کی پناہ۔ کس قدر خوفناک دھماکہ تھا۔ میرے تو کان سن ہو کر رہ گئے ہیں۔ ویسے یہ دھماکہ ہوا کہاں ہے“...... عمران نے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونستے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے ان کم بختوں نے ہوٹل کو واقعی میزائلوں سے اُڑا دیا ہے“...... صفدر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”لیکن اب انہیں ہوٹل تباہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں نے ایمرجنسی سائرن بجا کر سارا ہوٹل ہی خالی کرا دیا تھا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ حملہ آوروں کو شبہ ہو کہ ہم ابھی ہوٹل میں ہی موجود ہیں اس لئے انہوں کارروائی کو طول نہ دینے کے لئے ہوٹل ہی اُڑا دینا مناسب سمجھا ہو“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید بات ہوتی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور گراہم دوڑتا ہوا اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں اور وہ بے حد گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”غضب ہو گیا عمران صاحب۔ ان ظالموں نے ہوٹل سے نکلنے والے تمام افراد کو گولیاں مار دی ہیں“...... گراہم نے قریب آ کر کہا تو عمران سمیت اس کے تمام ساتھی بری طرح سے اچھل پڑے۔

”اوہ۔ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے جیکولین اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اس نے معصوم اور بے گناہ افراد کو ہلاک کر دیا ہے“۔ عمران نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

”وہ زہریلی ناگن ہے وہ اپنے مطلب کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے“...... گراہم نے کہا۔

”میں ایسی زہریلی ناگن کا زہر نکالنا اور اس کا سر کچلنا جانتا ہوں۔ ایک بار وہ میرے سامنے آ جائے تو میں اس کا ایسا بھیانک

حشر کروں گی کہ مرنے کے بعد بھی اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی''...... جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ماسٹر ڈینگ اور اس کے ساتھی ابھی یہیں ہیں یا واپس چلے گئے ہیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''ابھی یہیں ہیں۔ ہوٹل سے نکلنے والے تمام افراد کو گولیاں مار کر انہوں نے ہوٹل کو بھی میزائلوں سے اُڑا دیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب وہ جانے کی تیاری میں ہوں''...... گراہم نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں سے نکل جائیں ہمیں فوراً جا کر ان پر ٹوٹ پڑنا چاہئے اور کچھ نہیں تو ہم ان خونخوار درندوں کو مار کر ان بے گناہ افراد کی ہلاکت کا بدلہ تو چکا دیں گے اور ان کی روحوں کو تو سکون مل جائے گا کہ انہیں ہلاک کرنے والے خود بھی مٹی میں مل گئے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو پھر جیکولین کو علم ہو جائے گا کہ ان افراد میں ہم شامل نہیں تھے۔ اس کا اور اس کے بھائی فولس کا اس شہر میں خاصا ہولڈ ہے۔ فولس تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد جیکولین ہماری ہلاکت کے لئے جس طرح سے کرائم گروپ کو سامنے لائی ہے اور اس کے حکم سے جس طرح سے بے گناہ افراد کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ ہوٹل تباہ کیا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جیکولین یہاں بہت زیادہ فعال ہے اور اس کا اس شہر کے تمام کرائم گروپس پر کنٹرول ہے۔ اگر اسے علم ہو گیا کہ

ہم زندہ ہیں تو پھر وہ اس شہر کے تمام کرائم گروپس کو ہمارے مدمقابل لے آئے گی۔ ہمیں ہر حال میں جزیرہ ہوان پہنچنا ہے۔ اگر ہم یہاں کرائم گروپس میں الجھ کر رہ گئے تو پھر ہم مطلوبہ وقت پر وہاں نہیں پہنچ سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ان افراد کو بھی تو زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا ہے جنہوں نے سینکڑوں معصوم اور بے گناہ افراد کو ہلاک کیا ہے''...... جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

''گراہم کو اس کرائم گروپ کا علم ہے۔ پہلے ہم اپنا ٹاسک پورا کر لیں پھر واپسی پر ہم اس گروپ کو بھی ختم کر دیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''تمہاری یہ مصلحت پسندی مجھے پسند نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ماسٹر ڈینگ اور اس کے کرائم گروپ کو ہم ابھی ہلاک کر دیتے ہیں۔ جیکولین کو اگر ہمارے زندہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو چلنے دو اسے بھی یقین آ جائے گا کہ ہم اس کے لئے تر نوالہ نہیں ہیں''۔ تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

''نہیں تنویر۔ عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمیں ابھی جزیرے پر جانے کے لئے نجانے کن کن مصائبوں کا سامنا کرنا پڑے۔ اگر ہم اسی شہر میں کرائم گروپس کے ساتھ الجھے رہے تو ہمارے لئے قدم آگے بڑھانا مشکل ہو جائے گا۔ عمران صاحب نے جب کہا ہے کہ واپسی پر ہم اس گروپ کو ختم کر دیں گے تو اس

سے کیا فرق پڑتا ہے۔ چند دن انہیں اور سانس لے لینے دو“۔ صفدر نے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں لیکن......“ تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

”اب لیکن ویگن چھوڑو اور چلو یہاں سے۔ گراہم یہ بتاؤ کہ اب کہاں جانا ہے۔ تم نے تو ہمارا جزیرہ ہوان جانے کا انتظام کرنا تھا۔ کیا ہوا نہیں ہے ابھی انتظام“......عمران نے کہا۔

”بس رات تک کا انتظار کر لیں۔ میرے آدمی اسی کام میں مصروف ہیں۔ جیسے ہی ان کا کام مکمل ہو گا ہم سمندری گھاٹ پر پہنچ جائیں گے اور وہاں سے جزیرہ ہوان جانے کے لئے روانہ ہو جائیں گے“......گراہم نے کہا۔

”تب تک ہم یہیں رکے رہتے ہیں۔ ہوٹل کے ساتھ اس کی انتظامیہ بھی ختم ہو چکی ہو گی۔ اب یہاں کس نے آنا ہے۔ یہ جگہ اب ہمارے لئے بہترین پناہ گاہ کا کام دے گی“......کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گراہم نے سیل فون پر کسی سے بات کی اور پھر عمران سے اجازت لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

ان سب نے سارا دن وہیں گزارا تھا۔ شام کے بعد گراہم واپس آ گیا۔ وہ اپنے ساتھ ایک اسٹیشن ویگن لایا تھا۔ اس کے آنے سے پہلے عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ تبدیل

کر لیا تھا تاکہ باہر نکل کر وہ کسی کی نظروں میں نہ آ سکیں۔

گراہم نے بھی اپنا میک اپ بدل لیا تھا۔ عمران کے کہنے پر وہ اسٹیشن ویگن عمارت کے اندر لے آیا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر گراہم بیٹھ گیا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ عمران نے سنبھال لی تھی اور باقی سب ویگن کے پچھلے حصے میں بیٹھ گئے تھے۔ ان سب کے بیٹھتے ہی گراہم اسٹیشن ویگن لے کر عمارت سے نکل آیا اور پھر وہ ویگن ایک طرف دوڑاتا لے گیا۔ مختلف راستوں سے گزارتا ہوا وہ ویگن ساحل کے ایسے حصے کی طرف لے آیا جو چٹیل اور ویران تھا۔ ہر طرف چھوٹی بڑی، اونچی نیچی اور نوکیلی چٹانوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ چٹانوں پر سفید رنگ کے آبی پرندے دکھائی دے رہے تھے جو چٹانوں پر بھی بیٹھے ہوئے تھے اور سمندر کے کناروں پر بھی ان کی خاصی تعداد موجود تھی۔ ویگن اس طرف آتے دیکھ کر ان پرندوں میں جیسے ہلچل سی مچ گئی اور وہ شور مچاتے ہوئے اڑنا شروع ہو گئے۔ ان کی آوازیں اتنی تیز تھیں کہ سمندر کی لہروں کا شور اور ویگن کے انجن کی آواز بھی دب گئی تھی۔ گراہم ویگن چٹانوں کے درمیان بنے ہوئے چھوٹے راستوں سے گزارتا ہوا کنارے کے قریب لے گیا جہاں چٹانوں کے ایک کھلے حصے میں ایک چھوٹی سی لانچ موجود تھی۔

لانچ کی طرف بڑھتے ہوئے گراہم نے ویگن کا مخصوص انداز میں ہارن بجانا شروع کیا تو وہاں موجود پرندے اور زیادہ شور کرتے

ہوئے اُڑنا شروع ہو گئے۔ ہارن کی آواز سن کر لانچ کے عقب میں لگی ہوئی ریلنگ کے پاس ایک آدمی دکھائی دیا اور پھر ویگن کو دیکھ کر اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلانا شروع کر دیا۔

"یہ کون ہے"...... عمران نے لانچ پر کھڑے آدمی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام ٹالمر ہے۔ یہ اسی کی لانچ ہے۔ یہ سمندری کیڑا ہے جسے سمندر کے ایک ایک حصے کا معلوم ہے۔ اسے میں نے خاص طور پر ہائر کیا ہے تاکہ یہ ہمیں خفیہ سمندری راستوں سے گزار کر جزیرہ ہوان کے قریب لے جا سکے۔ سمندری دنیا میں اسے سی پائریٹ کہا جاتا ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"کیا اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں اسے بہت عرصے سے جانتا ہوں اور ضرورت کے وقت اس کی کئی بار مدد بھی حاصل کر چکا ہوں۔ اسے اپنے معاوضے سے مطلب ہوتا ہے۔ معقول معاوضہ حاصل کر کے یہ کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے"...... گراہم نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ اکیلا ہی ہے یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ اکیلا ہی کام کرنے کا عادی ہے۔ کسی کو اپنے ساتھ رکھنے کا یہ رسک نہیں لیتا"...... گراہم نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ جو شخص خود پر انحصار کرتا ہو اس پر واقعی بھروسہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔ گراہم نے ویگن چٹانوں کے درمیان لے جا کر روک دی اور ویگن سے باہر نکل گیا۔ عمران بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے ویگن کے عقبی حصے پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو اس کے ساتھی بھی عقبی دروازہ کھول کر ویگن سے نکل کر باہر آ گئے۔ انہیں ویگن سے نکلتے دیکھ کر لانچ پر موجود شخص نے جو ادھیڑ عمر مگر انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک تھا رسی کی سیڑھی نیچے گرا کر لانچ سے اتر آیا اور گراہم کی طرف بڑھا۔ اس نے بڑے پرتپاک انداز میں گراہم سے ہاتھ ملایا۔ گراہم اسے لے کر عمران کے قریب آ گیا۔

"یہ میرے دوست پرنس آف ڈھمپ ہیں اور یہ سب ان کے ساتھی۔ تمہیں ان سب کو ہی لے جانا ہے"...... گراہم نے اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میرے لئے بے حد اعزاز کی بات ہے کہ میری چھوٹی سی لانچ میں کسی ملک کا پرنس سفر کرے گا۔ میں پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں کا دل کی گہرائیوں سے خیر مقدم کرتا ہوں"۔ ٹالمر نے کہا اور اس نے عمران سے بھی بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ عمران کے بعد اس نے اس کے ساتھیوں سے ہاتھ ملایا۔ جولیا نے سر خم کر کے اس کے سلام کا جواب دیا تھا اس نے ٹالمر سے ہاتھ نہیں ملایا تھا۔

"آپ سب لانچ میں چلیں۔ میں آپ کا سامان لاتا ہوں"۔ ٹالمر نے عمران سے کہا۔

"یس پرنس۔ آپ چلیں۔ میں اور ٹالمر مل کر سامان اوپر لے آئیں گے"...... گراہم نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور لانچ کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ رسی کی بنی ہوئی سیڑھی پر چڑھتا ہوا لانچ پر آ گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی سب بھی اوپر آ گئے۔ ان کے اوپر آنے کے بعد گراہم اور ٹالمر ان کے مخصوص بیگ اوپر لانا شروع ہو گئے۔

"جس سامان کا میں نے تمہیں بتایا تھا اس کا کیا ہوا ہے"۔ عمران نے گراہم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بے فکر رہیں۔ آپ کی دی ہوئی لسٹ کے مطابق سارا سامان میں نے پہلے ہی یہاں پہنچا دیا تھا"...... گراہم نے کہا۔

"اور وہ سارا سامان نیچے کیبن میں رکھا ہوا ہے"...... ٹالمر نے جواب دیا۔

"میں ایک نظر اسے دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیں میرے ساتھ۔ میں دکھاتا ہوں آپ کو سارا سامان"...... گراہم نے کہا۔

"آپ سامان دیکھیں۔ میں یہاں سے لانچ نکالتا ہوں"۔ ٹالمر نے کہا تو گراہم اور عمران اثبات میں سر ہلا کر ایک طرف ہو گئے

اور ٹالمر کنٹرول روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہم بھی تمہارے ساتھ آئیں"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آ جاؤ"...... عمران نے کہا تو وہ سب بھی عمران کے پیچھے چل پڑے۔ سائیڈ میں موجود سیڑھیاں اتر کر وہ لانچ کے نچلے حصے میں آئے جہاں دو کیبن بنے ہوئے تھے۔ گراہم نے آگے بڑھ کر ایک کیبن کا دروازہ کھولا۔ اس کیبن میں ان کی ضروریات کی تمام چیزیں موجود تھیں۔

"سامان شاید دوسرے کیبن میں موجود ہے"...... گراہم نے کہا اور دوسرے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے کیبن کا اس نے دروازہ کھولا تو اندر فرش پر دو بڑے بڑے بیگ پڑے دکھائی دیئے۔

"یہ رہا آپ کا سامان"...... گراہم نے کہا تو عمران اثبات میں سر ہلا کر اندر آیا اور بیگوں پر جھک گیا اور پھر وہ بیگ کھول کر اس میں موجود سامان نکال نکال کر دیکھنے لگا۔ اس نے ایک چھوٹی سی مشین سامان سے الگ کی اور اس کے چند پارٹس آپس میں جوڑنا شروع ہو گیا۔ مشین کے ساتھ دو لمبے لمبے ایریل بھی لگے ہوئے تھے جو ابھی فولڈ تھے لیکن ضرورت کے وقت انہیں نکال کر پھیلایا جا سکتا تھا۔ عمران نے اس مشین کو اٹھا لیا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی اسے یہیں پڑا رہنے دو۔ ضرورت کے وقت ہم اسے یہاں سے اٹھا لیں گے"...... عمران نے اطمینان بھرے

لہجے میں کہا جیسے وہ مخصوص سامان دیکھ کر مطمئن ہو گیا ہو۔

"ہمیں ابھی طویل سفر کرنا ہے۔ تم سب ریسٹ کرنا چاہو تو اس کیبن میں کر سکتے ہو"...... عمران نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم سارا دن ریسٹ کرتے رہے ہیں۔ اب ہم میں سے شاید ہی کسی کو ریسٹ کی ضرورت ہو"...... جولیا نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ آؤ پھر اوپر چلتے ہیں اور کھلے آسمان اور کھلے سمندر کا لطف لیتے ہیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ان سب نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلائے اور لانچ کے اوپر والے حصے کی طرف جانے کے لئے وہاں سے نکلتے چلے گئے اور پھر وہ لانچ کے ڈیک پر آ گئے۔ سائیڈ پر ایک بڑا سا مستول تھا جس پر ایک چھوٹا مگر لمبا ٹاور بنا ہوا تھا۔ اس ٹاور کے اوپر سرخ رنگ کا ایک جھنڈا لہرا رہا تھا۔ عمران سر اٹھا کر اس جھنڈے کو دیکھنے لگا۔

"یہ کیسی مشین ہے۔ اس کا کیا کرو گے تم"...... جولیا نے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے عمرو عیار کی سلیمانی چادر کے بارے میں سنا ہے کبھی"۔ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"سلیمانی چادر۔ تم شاید اس سلیمانی چادر کی بات کر رہے ہو جسے عمرو عیار اپنے کاندھوں پر ڈالتا تھا اور سب کی نظروں سے

غائب ہو جاتا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"گڈ شو۔ تو سمجھ لو کہ یہ لانچ عمرو عیار ہے۔ جب یہ مشین میں جھنڈے کے ساتھ اس کے ڈنڈے سے جوڑ کر اسے آن کروں گا تو اس مشین میں سے ایسی ریز نکلنا شروع ہو جائیں گی جو پوری لانچ کے گرد چادروں کی طرح پھیل جائیں گی اور ان ریز کی وجہ سے لانچ نہ صرف سیٹلائٹس اور راڈار کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گی بلکہ لانچ کو کسی دوربین سے بھی نہیں دیکھا جا سکے گا۔ اس لانچ کو صرف انسانی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے اور وہ بھی تب جب وہ لانچ سے ایک ہزار میٹر کے فاصلے تک ہو۔ ایک ہزار میٹر سے دوری پر انسانی آنکھ بھی اس لانچ کو نہیں دیکھ سکے گی۔ اس لئے تم اس مشین کو لانچ کی سلیمانی چادر کہہ سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم سمندر میں بغیر کسی خطرے کا سامنا کئے آسانی سے آگے بڑھ سکتے ہیں اور سلیمانی چادر میں چھپی ہوئی اس لانچ کو سمندر میں کوئی دیکھ نہیں سکے گا"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسے میں نے گراہم سے خاص طور پر منگوایا تھا تاکہ ہم خاموشی سے جزیرہ ہوان کی طرف بڑھ سکیں اور ہمارے آنے کے بارے میں جیکولین کو پتہ نہ چلے"...... عمران نے کہا۔

"یہ مشین مجھے دیں۔ میں اسے جھنڈے کے ساتھ ڈنڈے پر باندھ دیتا ہوں"...... گراہم نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا

کر مشین اسے دے دی۔ مشین لے کر گراہم سائیڈ میں چلا گیا اور پھر وہ مستول سے ہوتا ہوا ٹاور کی سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ٹاور کے ٹاپ پر تھا اور پھر اس نے مشین کے ایریل کھینچ کر لمبے کئے اور مشین کے ساتھ لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے کنڈوں کی مدد سے اسے جھنڈے کے ڈنڈے کے ساتھ جوڑنا شروع کر دیا۔

"ہم کب تک جزیرہ ہوان تک پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اگر لانچ پچاس بحری میل فی گھنٹہ کے حساب سے سمندر میں دوڑتی رہی تو ہم زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹوں تک جزیرہ ہوان کے قریب پہنچ جائیں گے"...... عمران نے ریسٹ واچ دیکھ کر کہا۔

"لانچ خاصی تیز رفتار ہے اور چھوٹی ہونے کی وجہ سے اس کی رفتار اور بھی بڑھ سکتی ہے۔ اگر یہ زیادہ تیزی سے چلے گی تو ہم اور جلد وہاں پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا مخصوص رفتار میں سفر کرنا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضروری ہے۔ اب جب اس لانچ کو کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا تو پھر ہم مخصوص رفتار سے کیوں سفر کریں"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

"صبر سے کام لو اپنے باپ کے فرزند ارجمند۔ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے اور شیطان کا ساتھ دینے والا ہمیشہ نقصان اٹھاتا

ہے۔ اس مشین کی وجہ سے ہم نے سیٹلائٹ اور راڈار سسٹم بلاک کئے ہیں تو اس لانچ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ اس لانچ کا بھی راڈار سسٹم ہمیں سمندر میں موجود لانچوں، بوٹس اور بحری جہازوں کے بارے میں کوئی کاشن نہیں دے گا۔ راستے میں لانچیں، موٹر بوٹس اور بحری جہاز ہوئے اور ہم تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتے رہے تو پھر ہمارا سمندر میں ان سے ٹکراؤ ناگزیر ہو جائے گا۔ اگر تم وقت سے پہلے ہلاک ہونے کا سوچ رہے ہو تو اس سے یہی بہتر ہو گا کہ تم سمندر میں کود جاؤ تاکہ ہماری جانیں بچی رہیں۔ رہی بات جولیا کی تو اس کے تمہارے علاوہ یہاں اور بھی بھائی ہیں جو اس کے ہاتھ پیلے کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم ہر وقت ہاتھ دھو کر میرے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہو۔ جب بھی تمہیں موقع ملتا ہے مجھ پر ہٹ کرنے سے نہیں چوکتے"۔ تنویر نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ تم ہی تو ہو جو مجھے ان سب میں اچھے لگتے ہو اور کیوں لگتے ہو یہ تمہیں بخوبی معلوم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیوں عمران صاحب۔ یہ کیا بات ہوئی۔ کیا ہم آپ کو اچھے نہیں لگتے"...... صفدر نے شکوہ کرنے والے انداز میں کہا۔

"لگتے ہو۔ کیوں نہیں لگتے۔ لیکن تم سب سے زیادہ میرے

لئے پسندیدہ تنویر ہے کیونکہ اسی کے لئے تو بطور شخصے کہا گیا ہے کہ ساری خدائی ایک طرف اور......" عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے جبکہ تنویر نے اور زیادہ منہ بگاڑ لیا تھا۔ عمران کے کہنے کا مطلب صاف تھا کہ ساری خدائی ایک طرف اور جورو کا بھائی ایک طرف۔

"عمران صاحب"...... ٹاور پر چڑھے گراہم نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"جی صاحب"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں نے مشین آن کر دی ہے۔ اس کی ڈائریکشن دیکھ لیں اگر کوئی فرق ہو تو بتا دیں تاکہ میں اسے ٹھیک کر دوں"...... گراہم نے کہا تو عمران نے جھنڈے کے ساتھ لگی ہوئی مشین کی طرف غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مشین سے نکلنے والی لہریں اس ڈائریکشن میں آسانی سے لانچ کو کور کر لیں گی اور لانچ دوسروں کے لئے انویسیبل ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا میں نیچے آ جاؤں"...... گراہم نے کہا۔

"آ جاؤ۔ اگر نہیں آنا چاہتے اور وہیں لٹکے رہنا چاہتے ہو تو یہ تمہاری اپنی مرضی ہو گی"...... عمران نے کہا تو گراہم ہنستا ہوا نیچے آنا شروع ہو گیا۔

"چلو۔ یہ کام تو ہو گیا ہے کہ ہمیں اب سمندر میں آگے بڑھتے

ہوئے کوئی دیکھ نہیں سکے گا لیکن تم شاید بھول رہے ہو۔ تم نے ہمیں جزیرے کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں بتایا تھا کہ اس جزیرے کے گرد انتہائی طاقتور پاور سپلائی پھیلی ہوئی ہے۔ جس کی زد میں آ کر ہم شاید اس لانچ میں بھی نہ بچ سکیں۔ اس سے بچنے کا کیا انتظام کیا ہے تم نے"...... جولیا نے پوچھا۔

"جزیرہ تو آ لینے دو پھر دیکھیں گے کہ وہاں پانی میں موجود پاور سپلائی سے کیسے بچا جا سکتا ہے"...... عمران نے لاپرواہی سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ سوچ سمجھ کر اور ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کا انتظام کر کے ہی نکلا ہے اسی لئے وہ پریشان نظر نہیں آ رہا تھا۔ گراہم مستول کے اوپر والے حصے پر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے پاس دوربین تھی جو اوپر جاتے وقت وہ ساتھ لے گیا تھا۔ مستول پر کھڑے ہو کر اس نے سمندر کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

"عمران صاحب"...... کچھ دیر کے بعد گراہم نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب کیا ہوا۔ سمندر میں کوئی سمندری ہاتھی نظر آ گیا ہے کیا"...... عمران نے کہا۔

"سمندری گھوڑے کا تو سنا ہے سمندری ہاتھی بھی ہو سکتے ہیں یہ پہلی بار سن رہا ہوں"...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

"سمندری گھوڑے ہو سکتے ہیں تو سمندری ہاتھی کیوں نہیں ہو

سکتے۔ میں تو کہتا ہوں کہ سمندری دنیا انسانی دنیا سے زیادہ وسیع ہے
یہاں سمندری گینڈے بھی ہو سکتے ہیں۔ سمندری بھالو بھی اور اس
بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سمندر کے کسی حصے میں
سمندری گدھے بھی پائے جاتے ہوں"...... عمران نے ترکی بہ ترکی
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کسی حصے میں کیوں۔ ایک سمندری گدھا تو ہمارے سامنے ہی
موجود ہے"...... تنویر نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو واقعی ہمارے سامنے ایک
گدھا موجود ہے اور وہ چونکہ سمندر میں ہے اس لئے اسے سمندری
گدھا کہنا بے جا نہ ہوگا"...... عمران نے تنویر کی بات اس پر الٹتے
ہوئے کہا کیونکہ وہ سامنے کھڑا تھا جبکہ باقی سب عمران کے ساتھ
اور اس کے قریب تھے۔ عمران کی بات سن کر وہ سب ہنس پڑتے
جبکہ تنویر مزید جل کٹ کر رہ گیا۔

"ہماری طرف چند گن شپ لانچیں بڑھ رہی ہیں"...... گراہم
نے اوپر سے جواب دیا۔

"گن شپ لانچیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ ان کی تعداد چار ہے اور ان پر ایئر کرافٹ گنوں
کے ساتھ ساتھ میزائل لانچر بھی لگے ہوئے ہیں۔ وہ تیزی سے اسی
طرف آ رہی ہیں جیسے انہوں نے ہماری لانچ دیکھ لی ہو"...... گراہم
نے کہا۔

"وہ ہماری طرف کیسے آ سکتی ہیں۔ ہم نے تو اپنی لانچ
انویسیبل کر رکھی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ ان لانچوں نے لانچ انویسیبل ہونے سے پہلے
ہی مارک کر لی ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا وہ کوسٹ گارڈز کی لانچیں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان پر کوسٹ گارڈز کے مخصوص نشان نہیں ہیں"۔ گراہم
نے جواب دیا۔

"کس سمت سے آ رہی ہیں۔ کچھ معلوم ہو سکتا ہے اس بارے
میں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ چاروں اسی طرف سے آ رہی ہیں جس طرف
جزیرہ ہوان ہے"...... گراہم نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ لانچیں مادام جیکولین نے بھیجی ہیں"...... عمران
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے تم پریشان ہو رہے ہو۔ کیا ان لانچوں سے ہمیں
خطرہ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"خطرہ تو خطرہ ہے جو سامنے آ جائے تو پھر پریشانی ہی ہوتی
ہے۔ گراہم بتا رہا ہے کہ وہ سیدھی ہماری طرف آ رہی ہیں۔ جب
تک وہ ہماری لانچ سے ایک ہزار میٹر دور ہیں اس وقت تک تو وہ
ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے لیکن جیسے ہی ان کی لانچیں ایک ہزار میٹر
کے فاصلے سے آگے آئیں تو وہ ہمیں آسانی سے چیک کر لیں گی

اور ان لانچوں پر میزائل لانچر اور ایئر کرافٹ گنیں بھی لگی ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہے وہ ہمیں نشانہ بنا سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر کیوں نہ ہم ان لانچوں کو ایک ہزار میٹر کے دائرے میں آنے سے پہلے ہی نشانہ بنا لیں“...... صفدر نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ نہ بجے بانسری اور نہ رہے بانس“۔ عمران نے شوخ لہجے میں کہا۔

”اپنا محاورہ تو درست کر لو۔ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کی مثال ہوتی ہے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”محاورہ سیدھا کرنے کے لئے مجھے بانس اور بانسری کی ضرورت پڑے گی اب سمندر میں، میں بانس اور بانسری کہاں تلاش کرتا پھروں گا۔ اس لئے جیسا کہا ہے ویسا ہی چلنے دو“...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”لیکن آپ کے چہرے پر پریشانی ٹپک رہی ہے۔ اس پریشانی کی کوئی تو وجہ ہو گی“...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”پریشانی تو ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمیں باقاعدگی سے مانیٹر کیا جا رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا اس مشین کے حصار میں ہونے کے باوجود ہمیں مانیٹر کئے جانے کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ میں نے لانچ نائٹم ریز کے حصار میں لی ہے۔ یہ ایک

کاسٹرین سائنس دان کی ایجاد ہے اس ایجاد کے فوائد تو ہیں لیکن ایک نقصان بھی ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیسا نقصان“...... صفدر نے کہا۔

”اگر کوئی آنکھوں پر نیلے رنگ کا چشمہ لگا لے یا ہر طرف نیلے رنگ کی روشنی بکھیر دے تو پھر ہماری لانچ نائٹم ریز میں کورڈ ہونے کے باوجود بھی آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے اس کے لئے ایک ہزار میٹر کے دائرے کا فاصلہ بھی بے معنی ہو جاتا ہے۔ لانچ انہیں نیلے شیڈو میں واضح دکھائی دے سکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جیکولین نے لانچ کو کسی نیلی روشنی میں دیکھ لیا ہے“...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سمندر میں بلیو سرکل پھیلا رکھا ہو۔ بلیو سرکل کی وجہ سے ہماری لانچ کیموفلاج یا انویسیبل نہ ہو سکی ہو“...... عمران نے کہا۔

”دیکھ لیا ہے تو کیا ہوا۔ ہم آسانی سے ان کے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو ہم نہ صرف اپنا دفاع کریں گے بلکہ ان کا بھرپور انداز میں مقابلہ بھی کریں گے“...... تنویر نے کہا۔

”لانچوں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کو تو ہم سنبھال لیں گے لیکن اگر وہ ہماری اس چھوٹی سی لانچ کے مقابلے پر جنگی طیارے لے آئے تو یہ مت بھولو کہ وہ بلندی سے ہم پر کلسٹر میزائل پھینک سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا سوچا ہے"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تنویر۔ نیچے جاؤ اور سامان سے منی میزائل گنیں نکال کر لے آؤ۔ اگر آنے والی لانچوں نے راستہ بدل دیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم انہیں آگے بڑھنے کا موقع نہیں دیں گے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے جولیا کو جواب دینے کی بجائے سنجیدگی سے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے کیبنوں میں جانے والے حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اوہ میرے خدا۔ اوہ میرے خدا"...... اچانک گراہم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... عمران پوچھا۔

"لانچوں نے ہماری طرف میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ آٹھ میزائل ہماری لانچ کی طرف آ رہے ہیں"...... گراہم نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور میزائلوں کا سن کر ان سب کے رنگ زرد ہو گئے اور عمران بھی بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا جیسے وہ اس طرف آنے والے میزائلوں سے بچنے کے لئے کوئی راہ تلاش کر رہا ہو۔

جیکولین اپنے کیبن میں موجود بستر پر لیٹی آرام کر رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جیکولین نے چونک کر سائیڈ پر رکھے ہوئے اپنے سیل فون کی طرف دیکھا۔ گھنٹی سیل فون کی ہی بج رہی تھی۔ جیکولین نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھا لیا اور سکرین پر اس کا ڈسپلے دیکھنے لگی۔

سکرین پر کنٹرول روم کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ کنٹرول روم کا نام دیکھ کر جیکولین ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس نے پھرتی سے سیل فون کا کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

"یس جیکولین سپیکنگ"...... جیکولین نے تیز لہجے میں کہا۔

"کنٹرول روم سے رونلڈ بول رہا ہوں مادام"...... کنٹرول روم کے انچارج رونلڈ کی آواز سنائی دی۔

"کیوں کال کی ہے"...... جیکولین نے مخصوص انداز میں کہا۔

"مادام۔ میں سمندر میں ایک اچانک غائب ہو جانے والی لانچ

کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں“...... رونلڈ نے کہا۔

”سمندر میں غائب ہو جانے والی لانچ۔ کیا مطلب“۔ جیکولین نے چونکتے ہوئے کہا۔

”آپ کی ہدایات کے مطابق میں نے سیٹلائٹ سسٹم سے لنکڈ کر کے ریڈ سرکل کا دائرہ وسیع کر دیا تھا جس کی مدد سے چار سو بحری میل کے فاصلے پر آنے والے تمام بحری جہازوں، لانچوں اور موٹر بوٹس کو دیکھا جا سکتا تھا۔ آپ نے ہدایات دی تھیں کہ ہمیں زیادہ نظر ساؤلیوس کے ساحلوں پر رکھنی ہے تاکہ اس طرف سے آنے والی کسی بھی موٹر بوٹ یا لانچ کو مسلسل مانیٹر کیا جا سکے۔ اس لئے میں نے ریڈ سرکل سے ساؤلیوس کو ہی مارک کیا ہوا تھا۔ کچھ دیر پہلے ساؤلیوس کے شمالی ساحلی علاقے جو ایک غیر آباد اور چٹیل علاقہ ہے، سے ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی تیز رفتار لانچ نکلی تھی۔ اس لانچ کے وہاں سے روانہ ہوتے ہی مجھے کاشن ملنا شروع ہو گئے تھے۔ میں نے ریڈ سرکل میں آنے والی اس لانچ پر خصوصی نظر رکھنی شروع کر دی۔ لانچ تیزی سے جزیرہ ہوان کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ چونکہ لانچ ریڈ سرکل میں آنے کے باوجود سیٹلائٹ آئی سے دور تھی اس لئے میں لانچ کو قریب سے چیک نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وہ دس بحری میل اور آگے آ جاتی تو وہ سیٹلائٹ آئی کی رینج میں آ جاتی اور پھر میں اسے آسانی سے چیک کر سکتا تھا اور یہ بھی دیکھ سکتا تھا کہ اس لانچ میں کتنے افراد موجود ہیں اور وہ لانچ میں اپنے

ساتھ کیا لا رہے ہیں۔ ابھی میں اس لانچ کو مانیٹر کر ہی رہا تھا کہ اچانک لانچ سکرین سے یوں غائب ہو گئی جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے اچانک غائب کر دیا ہو۔ لانچ کو اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر میں حیران رہ گیا تھا۔ میں نے اس لانچ کو ہر ممکن طریقے سے تلاش کرنے کی کوشش کی، ریڈ سرکل کو بھی رڈیوز کیا لیکن لانچ مجھے اب تک کہیں نظر نہیں آئی ہے۔ اس کا حیرت انگیز طور پر غائب ہونا میرے لئے باعث تشویش تھا اس لئے میں نے آپ کو اس بارے میں آگاہ کرنا ضروری سمجھا تھا“...... دوسری طرف سے رونلڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”لانچ اچانک سکرین سے غائب ہو گئی تھی۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ لانچ تیز رفتار سمندری لہروں کی زد میں آ گئی تھی اور سمندر برد ہو گئی تھی“...... جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ نو مادام۔ لانچ سمندر کے جس حصے پر سفر کر رہی تھی وہاں سمندر پرسکون تھا اور لانچ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ سمندر پر دوڑتے ہوئے اچانک غائب ہوئی تھی۔ میں نے کہا ہے نا وہ لانچ ایسے غائب ہوئی ہے جیسے کسی نے جادو سے اسے اچانک غائب کر دیا ہو“...... رونلڈ نے فوراً کہا۔

”تم ہوش میں تو ہو۔ اس جدید دور میں تم جادو کی بات کیسے کر سکتے ہو اور وہ لانچ اچانک سمندر سے کیسے غائب ہو سکتی ہے۔ ضرور

تمہاری نظروں کو دھوکہ ہوا ہے۔ کسی وجہ سے لانچ سمندر برد ہی ہوئی ہو گی اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا''...... جیکولین نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ لیکن......'' رونلڈ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''لیکن۔ لیکن کیا نانسنس۔ میں نے تم سے کہا ہے نا ہم اکیسویں صدی میں ہیں اور اکیسویں صدی میں دنیا میں اگر کوئی جادو ہے تو وہ صرف سائنس کا جادو ہے جو سر چڑھ کر بول سکتا ہے اور ایسا کوئی جادو نہیں جو سمندر پر دوڑتی ہوئی ایک لانچ کو اچانک غائب کر دے۔ نانسنس''...... جیکولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس۔ یس مادام۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ واقعی ہو سکتا ہے کہ تیز رفتاری کے باعث لانچ آگے کی طرف جھک گئی ہو اور سمندر میں اتر گئی ہو''...... جیکولین کی دھاڑ سن کر رونلڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے مجھے ڈسٹرب نہ کیا کرو نانسنس''...... جیکولین نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ کاٹ دیا۔

''ہونہہ۔ نانسنس۔ ایک جدید لانچ جو سمندر میں تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی وہ اچانک غائب ہو گئی۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ نجانے چیف نے یہاں کیسے کیسے احمق بٹھا رکھے ہیں جو جاگتے میں بھی خواب دیکھتے رہتے ہیں''...... جیکولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ

دوبارہ بستر پر دراز ہو گئی تھی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک ایک بار پھر سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیکولین کی آنکھیں ایک بار پھر کھل گئیں۔ اس نے سیل فون اٹھا کر دیکھا تو سکرین پر پھر کنٹرول روم کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''ہونہہ۔ اب اسے کیا مصیبت پڑ گئی ہے''...... جیکولین نے غرا کر کہا اور کال رسیونگ بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس۔ اب کیا ہوا ہے''...... جیکولین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ وہ لانچ پھر سے دکھائی دینی شروع ہو گئی ہے''۔ دوسری طرف سے رونلڈ نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا اور اس کی بات سن کر جیکولین اس بار چونک کر سیدھی ہوتی چلی گئی۔

''لانچ پھر سے نظر آنا شروع ہو گئی ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ اچانک غائب ہو گئی تھی پھر اب وہ اچانک وہ تمہیں دوبارہ کیسے نظر آنا شروع ہو گئی ہے''...... جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس لانچ کے لئے کافی پریشان تھا مادام۔ لانچ دیکھتے دیکھتے میری آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوئی تھی۔ آپ سے بات کرنے کے بعد اچانک مجھے خیال آیا کہ کہیں لانچ کو نائٹم ریز سے کور نہ کر دیا گیا ہو۔ اس خیال کے تحت میں نے فوراً ریڈ سرکل آف کیا اور اس کی جگہ بلیو سرکل آن کر دیا اور بلیو سرکل کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے میں نے سمندر کے اس حصے کا جائزہ لینا شروع

کر دیا جہاں لانچ غائب ہوئی تھی اور پھر میری کوششیں رنگ لائیں۔ لانچ جہاں غائب ہوئی تھی وہاں سے بیس بحری میل کے بعد مجھے لانچ کا شیڈو دکھائی دینا شروع ہو گیا جو نیلے رنگ کا تھا۔ یہ شیڈو اسی لانچ کا ہے جسے میں نے سمندر میں غائب ہوتے دیکھا تھا۔ لانچ کو نائٹم ریز کے حصار میں لے کر اسے انویسیبل کیا گیا تھا تاکہ اسے نہ تو کسی سیٹلائٹ اور نہ ہی راڈار پر چیک کیا جا سکے اور ایسا ہی ہوا تھا۔ لانچ اسی رفتار سے جزیرہ ہوان کی جانب بڑھی آ رہی ہے''...... رونلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میں ابھی تک تمہاری بات نہیں سمجھی ہوں۔ نائٹم ریز سے تمہاری کیا مراد ہے اور اس سے لانچ کو انویسیبل کیسے کیا جا سکتا ہے''...... جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک سال پہلے کاسٹریا کے ایک سائنس دان نے ایک ایسی ریز ایجاد کی تھی جسے نائٹم ریز کا نام دیا گیا تھا۔ اس ریز کے ماخذ کو اگر کسی اونچی جگہ پر لگا دیا جائے تو اس سے نکلنے والے ریز ایک ہالہ سا بنا لیتی ہیں اور اس ہالے میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ کیموفلاج یا پھر انویسیبل ہو جاتا ہے۔ اس حصار میں آنے والی چیز کو نہ تو کسی راڈار سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے سیٹلائٹ یا کیمرے کی کوئی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ یہاں تک کہ نائٹم ریز کے حصار میں موجود چیزوں کو دوربینوں سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان چیزوں کو صرف انسانی آنکھ سے ہی دیکھا جا سکتا ہے اور وہ بھی اس

وقت جب انسان ان چیزوں سے ایک ہزار میٹر تک کے فاصلے پر ہو۔ اگر کوئی انسان ایک ہزار میٹر سے ایک انچ بھی دور ہوا تو وہ چیزیں اس کی آنکھوں کے سامنے سے بھی غائب ہو جائیں گی۔ اس لانچ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔ اس لانچ میں سفر کرنے والے افراد نے شاید کاسٹریائی سائنس دان کی ایجاد کردہ مشین استعمال کی ہے، جس کی وجہ سے ان کی لانچ نائٹم ریز میں پیک ہو گئی تھی اور وہ اچانک راڈار اور سیٹلائٹ سکرینوں سے غائب ہو گئی''...... رونلڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر اس لانچ کو نائٹم ریز سے غائب کیا گیا تھا پھر وہ تمہیں اچانک نظر کیسے آ گئی اور تم یہ بھی کہہ رہے ہو کہ لانچ تمہیں نیلے رنگ کے شیڈو میں دکھائی دے رہی ہے''...... جیکولین نے اسی طرح سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ کاسٹرائی سائنس دان کی اس ایجاد میں ایک خامی تھی جس کی وجہ سے اس ایجاد کو ابھی عام نہیں کیا گیا تھا۔ یہ درست ہے کہ اس کی ایجاد انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ نائٹم ریز کے استعمال سے جنگی طیاروں، میزائلوں اور سمندری جنگی جہازوں کو بھی انویسیبل کیا جا سکتا ہے جس سے بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اس ایجاد میں جو کمزوری تھی اس کمزوری کی وجہ سے اس ایجاد سے استفادہ حاصل نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے کاسٹریائی حکومت نے اس ایجاد پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ اس ایجاد کی

یہی کمزوری تھی کہ اگر نائٹم ریز کے حصار میں چھپی ہوئی چیز کو نیلے رنگ کے شیشے یا پھر نیلی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی جائے تو چھپی ہوئی چیز نیلے رنگ کے شیڈو میں واضح طور پر دکھائی دینے لگتی ہے۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ میں نے ریڈ سرکل آف کر کے سمندر میں بلیو سرکل آن کر دیا تھا۔ بلیو سرکل سے نظر نہ آنے والی بلیو ریزز کی وجہ سے مجھے سکرین پر اس لانچ کا بلیو شیڈو دکھائی دینے لگا تھا جو اب بھی نظر آ رہا ہے''...... رونلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن سمندر کے اس حصے میں لانچ کو نائٹم ریز سے کون انویسیبل کر سکتا ہے''...... جیکولین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا پھر وہ یکلخت چونک پڑی۔

''اوہ اوہ۔ یہ کام عمران کے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا لیکن عمران اور اس کے ساتھی۔ انہیں تو ماسٹر ڈینگ نے ساؤلیوس میں ہی ہلاک کر دیا تھا پھر وہ اس لانچ میں کیسے ہو سکتے ہیں''...... جیکولین نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''بلیو سرکل کی وجہ سے میں اس سیٹلائٹ سے لنک نہیں کر سکتا مادام جس سے میں لانچ کو کلوز کر کے اس میں موجود افراد کو چیک کر سکتا تھا۔ اس سسٹم کو آن کرنے کے لئے مجھے بلیو سرکل سسٹم آف کرنا پڑے گا اور اگر میں نے بلیو سرکل سسٹم آف کر دیا تو لانچ ایک بار پھر میری نظروں سے غائب ہو جائے گی''...... رونلڈ

نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اگر وہ لانچ اس طرح انویسیبل ہو کر جزیرہ ہوان کی طرف آ رہی ہے تو پھر اس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر اس لانچ میں ہیں تو پھر یہ طے ہے کہ ماسٹر ڈینگ انہیں ہلاک کرنے میں ناکام رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اسے ڈاج دے کر نکل گئے تھے''...... جیکولین نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا جیسے وہ رونلڈ کی باتیں سن ہی نہ رہی ہو اور مسلسل اپنی ہی سوچ میں گم ہو۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے مادام۔ اس لانچ کا کیا کرنا ہے''...... رونلڈ نے جیکولین کی بڑبڑاہٹ سن کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کرنا کیا ہے نانسنس۔ اُڑا دو اس لانچ کو۔ جزیرے پر جتنے بھی میزائل لانچر موجود ہیں۔ ان کے رخ اس لانچ کی طرف کر دو اور ہر طرف سے لانچ پر میزائل فائر کر کے اسے تباہ کر دو۔ اس لانچ کو کسی بھی صورت میں جزیرے کے قریب نہیں آنا چاہئے۔ سمجھے تم''...... جیکولین نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''ابھی وہ جزیرے سے بہت دور ہیں مادام۔ میں جزیرے سے انہیں نشانہ نہیں بنا سکتا اگر ہم نے انہیں جزیرے سے نشانہ بنانے کی کوشش کی تو اس کوشش میں جزیرے سے فائر کئے ہوئے بہت

سے میزائل ساؤلیوس کے ساحل پر بھی جا گریں گے اور اس سے آگے بھی نکل جائیں گے جس سے ساؤلیوس کی آبادی متاثر ہو سکتی ہے''...... رونلڈ نے ایک بار پھر ڈرتے ڈرتے کہا۔

''تو کچھ کرو۔ اس طرف گن شپ ہیلی کاپٹر، جنگی طیارے یا پھر گن شپ لانچیں بھیج دو۔ ان سب سے کہو کہ وہ تیزی سے جائیں اور اس لانچ کو سمندر میں تلاش کریں۔ جیسے ہی وہ لانچ انہیں دکھائی دے وہ اس پر اینٹی ایئر کرافٹ گنوں اور میزائلوں سے حملہ کر دیں اور اس وقت تک اس لانچ کو نہ چھوڑیں جب تک لانچ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سمندر برد نہ ہو جائے''...... جیکولین نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس مادام۔ میں ابھی چار گن شپ لانچیں بھیج دیتا ہوں۔ میں انہیں آپ کی طرف سے یہ ہدایات بھی دے دیتا ہوں کہ وہ آنکھوں پر نیلے شیشوں والے چشمے پہن کر جائیں نیلے شیشوں والے چشموں کی وجہ سے لانچ ان کی نظروں سے اوجھل نہیں رہے گی اور وہ اسے آسانی سے نشانہ بنا لیں گے''...... رونلڈ نے کہا۔

''جو کرنا ہے جلدی کرو نانسنس۔ میں نے کہا ہے نا کہ اس لانچ کو جزیرے کے پاس نہیں آنا چاہئے''...... جیکولین نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے ایک بار پھر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر اس بار بے پناہ تشویش کے تاثرات تھے۔ اسے اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ ماسٹر ڈینگ اپنے کام میں مہارت رکھنے والا

انسان جس نے ساؤلیوس کے بہت سے بے گناہ انسانوں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ہوٹل بھی تباہ کر دیا تھا اس کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ گئے تھے اور یہ ان کی مہارت ہی تھی کہ وہ اب جزیرے کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے تھے اور انہوں نے انتہائی چالاکی سے کام لیتے ہوئے اپنی لانچ نائٹم ریز سے کور کر لی تھی تاکہ انہیں اور ان کی لانچ کو کوئی سیٹلائٹ آئی یا راڈار سسٹم چیک نہ کر سکے۔ یہ تو اتفاق ہی تھا کہ کنٹرول روم میں بیٹھا ہوا رونلڈ پہلے سے ہی اس لانچ کو چیک کر رہا تھا اور اسے لائیو مانیٹر کر رہا تھا اگر وہ سکرین پر اچانک لانچ کو غائب ہوتا نہ دیکھ لیتا اور اس کے پاس نائٹم ریز کے بارے میں انفارمیشن نہ ہوتی تو عمران اور کے ساتھی غائب ہونے والی لانچ میں یقیناً جزیرے تک پہنچ جاتے اور ان کے آنے کا جیکولین کو تب ہی پتہ چلتا جب وہ جزیرے پر حملہ کر دیتے۔

کرنل فریدی اور اس کے ساتھی سمندر میں تیزی سے نیچے ہی نیچے اترتے چلے جا رہے تھے۔ سی شارک ان کے آگے تھا اور وہ سب اس کے پیچھے تیر رہے تھے۔

سی شارک انتہائی ماہرانہ انداز میں تیر رہا تھا وہ عمودی انداز میں تیرتا ہوا سمندر کی گہرائی کی طرف جا رہا تھا۔ نیچے چونکہ اندھیرا تھا اس لئے ان سب نے سی شارک کی دی ہوئیں واٹر پروف طاقتور ٹارچیں روشن کر لی تھیں تاکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں اور آگے بڑھنے کا راستہ بھی نظر آ سکے۔

گہرائی میں جاتے ہی وہ سب سیدھے رخ پر تیرنا شروع ہو گئے۔ نیچے پانی صاف تھا وہاں ہر طرف آبی پودے اگے ہوئے تھے جو پانی میں لہرا رہے تھے۔ وہاں مچھلیاں اور چھوٹے موٹے دوسرے آبی جانور بھی موجود تھے جو انہیں آتے دیکھ کر تیزی سے کائی کی طرح چھٹتے چلے جا رہے تھے۔ سی شارک انہیں گھنی آبی

جھاڑیوں کے اوپر سے گزارتا ہوا لے جا رہا تھا۔ وہ کبھی دائیں طرف مڑ رہا تھا اور کبھی بائیں طرف۔ ان سب نے چونکہ چہروں پر کنٹوپ چڑھا رکھے تھے اور ہر کنٹوپ میں مائیک اور رسیور لگا ہوا تھا اس لئے وہ ایک دوسرے سے آسانی سے بات کر سکتے تھے۔ سی شارک کو مسلسل چکر کاٹتے اور ادھر ادھر جاتے دیکھ کر کیپٹن حمید اور ہریش کو اس پر بے حد غصہ آ رہا تھا لیکن وہ کرنل فریدی کی وجہ سے اسے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔

سی شارک نے آگے جا کر آبی جھاڑیوں کو ادھر ادھر ہٹاتے ہوئے غور سے دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ ان جھاڑیوں میں کچھ تلاش کر رہا ہو۔ یہ دیکھ کر کرنل فریدی آگے بڑھا اور اس نے سی شارک کی طرف ہاتھوں سے مخصوص انداز میں اشارہ کرتے ہوئے پوچھنا شروع کر دیا کہ وہ جھاڑیوں میں کیا تلاش کر رہا ہے۔ جواب میں سی شارک نے بھی اشاروں میں ہاتھ ہلاتے ہوئے اسے صبر کرنے کے لئے کہا تو کرنل فریدی خاموش ہو گیا۔

سی شارک کبھی اس طرف موجود جھاڑیوں کی طرف جا رہا تھا تو کبھی اس طرف۔ اسے ان جھاڑیوں سے کچھ نہ ملتا تو وہ آگے بڑھ جاتا اور دوسری جھاڑیاں ٹٹولنا شروع کر دیتا۔ کافی دیر تک وہ اسی عمل میں لگا رہا لیکن اسے اس کی مطلوبہ چیز وہاں نہ ملی تو اس نے پلٹ کر کرنل فریدی کی طرف دیکھا اور انہیں اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا اور مڑ کر ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرنل فریدی نے اپنے

ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ بھی سی شارک کے پیچھے تیرتا چلا گیا۔

دس سے پندرہ منٹ مسلسل تیرنے کے بعد آگے جا کر جھاڑیاں اور زیادہ گھنی ہوگئیں۔ اس طرف دوسرے آبی پودوں کی بھی بھرمار تھی۔ سی شارک نے اپنی ٹانگ میں لگے ہوئی چمڑے کی بیلٹ سے بڑے پھل والا خنجر نکالا اور پھر وہ خنجر سے آبی پودوں اور جھاڑیوں کو کاٹتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھ انتہائی ماہرانہ انداز میں چل رہے تھے۔ وہ جھاڑیاں اور پودے کاٹتا ہوا نیچے زمین کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہاں بھی اس کی بات نہ بنی تو وہ مزید آگے بڑھ گیا اور آگے جا کر اس نے دوسرے پودوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ اس بار اس نے جیسے ہی پودے کاٹنے شروع کئے اس میں یکلخت جوش سا بھر گیا۔ اس نے فوراً کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر اسے اپنی طرف آنے کا کہا تو کرنل فریدی تیرتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ سی شارک نے اسے پودوں میں دیکھنے کے لئے کہا تو کرنل فریدی کٹے ہوئے پودوں کی طرف دیکھنے لگا اور پھر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ پودوں کے نیچے سبز رنگ کے گھونگھوں کی بڑی بڑی چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں۔ چٹانوں میں جگہ جگہ دراڑیں تھیں اور ان دراڑوں میں ہی پودے اگے ہوئے تھے۔ شاید سی شارک ان چٹانوں کو دیکھنے کے لئے ہی ہر طرف پودے اور جھاڑیاں کاٹتا رہا تھا۔

سی شارک نے کرنل فریدی کو ان چٹانوں کے بارے میں

بتانے لگا۔ اس کے کہنے کے مطابق ان چٹانوں میں ایک بڑا سا دہانہ تھا جو نیچے ایک سرنگ میں جاتا ہے۔ اگر انہیں اس سرنگ کا دہانہ مل گیا تو وہ اس سرنگ میں تیرتے ہوئے ڈائریکٹ جزیرہ کرانڈ پر پہنچ سکتے ہیں کیونکہ اس سرنگ کا دہانہ جزیرہ کرانڈ کے نیچے سے ہوتا ہو جزیرے پر موجود ایک جھیل میں جاتا ہے۔ اگر وہ اس جھیل میں پہنچ گئے تو جزیرے کے گرد پھیلے ہوئے ہر خطرے سے بچ کر جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں۔

کرنل فریدی نے اس کی بات سن کر اپنے ساتھیوں کو قریب بلایا اور انہیں سی شارک کی بتائی ہوئی باتیں سمجھانا شروع کر دیں۔ اس کے ساتھی بھی ساری بات سمجھ گئے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنی ٹانگوں سے چمڑے کی بیلٹوں میں بندھے ہوئے خنجر نکالے اور پھر وہ ان آبی پودوں کی طرف پھیل گئے جنہیں سی شارک تیزی سے کاٹتا چلا جا رہا تھا۔ پودے کٹنے سے چٹانیں واضح ہوتی جا رہی تھیں۔

کچھ ہی دیر میں بہت سے پودے کٹ گئے اور وہاں ایک بڑی سی چٹان واضح ہو گئی۔ چٹان خاصی وزنی تھی۔ اس کی سائیڈ میں باقاعدہ غار نما ایک راستہ بنا ہوا تھا جس سے دو آدمی بیک وقت اندر جا سکتے تھے۔

اس دہانے کو دیکھ کر سی شارک کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے کرنل فریدی کو کہا کہ وہ سب اس کے پیچھے اس دہانے میں

اتر جائیں جو کنویں جیسا ہے یہ کہتے ہی وہ تیزی سے دہانے کی طرف بڑھا اور نیچے اترتا چلا گیا۔ دہانے میں جانے سے پہلے اس نے جیب سے ایک بار پھر ٹارچ نکال کر روشن کر لی تھی۔ اس کے دہانے میں اترتے ہی کرنل فریدی اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی دہانے سے کنویں میں اترے چلے گئے جہاں زیادہ اندھیرا تھا لیکن چونکہ ان سب نے ٹارچیں روشن کر لی تھیں اس لئے انہیں نیچے جانے میں کوئی مسئلہ پیش نہیں آ رہا تھا۔

کنواں زیادہ گہرا نہیں تھا۔ آگے جاتے ہی وہ کسی ٹنل کی طرح دائیں طرف مڑ گیا تھا اور سی شارک اسی طرف جا رہا تھا۔ وہ سب بھی اس کے پیچھے تیرتے چلے گئے۔ وہ جوں جوں آگے بڑھتے جا رہے تھے ٹنل بے حد کشادہ ہوتی جا رہی تھی۔

انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی پہاڑ کی کسی قدرتی غار میں ہوں جس میں پانی بھر گیا ہو۔ سرنگ کا پانی سمندر کے پانی سے زیادہ صاف شفاف تھا۔ وہاں چھوٹی مچھلیوں اور گھونگوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے آبی جانور بھی تیرتے دکھائی دے رہے تھے جو ان کے آگے بڑھنے سے تیزی سے کائی کی طرح دائیں بائیں ہٹ جاتے تھے۔

سرنگ سیدھی نہیں تھی۔ اس میں کئی موڑ تھے۔ کبھی وہ دائیں طرف مڑ جاتے اور کبھی بائیں طرف۔ ان کا یہ سفر خاصا طویل ثابت ہو رہا تھا لیکن چونکہ وہ سب باہمت اور حوصلہ مند تھے اس

لئے وہ رکے بغیر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ان میں سے کسی کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

تقریباً ایک گھنٹہ مسلسل تیرتے رہنے کے بعد اچانک کرنل فریدی رک گیا۔ اسے رکتے دیکھ کر اس کے پیچھے آتے ہوئے اس کے ساتھی بھی رک گئے اور سی شارک جو ان سے آگے جا رہا تھا اس نے مڑ کر جب انہیں رکتے دیکھا تو وہ پلٹا اور تیرتا ہوا کرنل فریدی کے قریب آ گیا۔ کرنل فریدی غور سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ ٹارچ کی روشنی سرنگ کی زمین، چھت اور دیواروں پر ڈال رہا تھا۔

”کیا ڈھونڈ رہے ہو“...... طارق نے آگے بڑھ کر کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کرنل فریدی نے اسے وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور تیرتا ہوا اوپر اٹھتا چلا گیا۔ وہ سرنگ کی دیوار کے پاس آ کر رکا اور پھر ہاتھ پھیر کر سرنگ کی چھت کو چیک کرنے لگا چند لمحے تک وہ چھت کے پاس رہا پھر پلٹ کر دوبارہ نیچے آ گیا۔

”ہمیں اس ٹنل میں چیک کیا جا رہا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا تو وہ سب چونک پڑے اور چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گئے جیسے وہ اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے ہوں کہ انہیں اس سرنگ میں کون اور کیسے چیک کر سکتا ہے۔

”کون چیک کر رہا ہے ہمیں“...... سی شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ٹنل میں سلنگ لائٹ موجود ہے۔ پانی کا رنگ دیکھو تو تمہیں اس میں ہلکا سرخ رنگ نظر آ رہا ہو گا۔ جو ہر طرف موجود ہے اور سرخی کا اثر سرنگ کی زمین، دیواروں اور چھت پر زیادہ ہے۔ اس سے پہلے سب کچھ نارمل تھا لیکن اب یہ سرخی بڑھتی جا رہی ہے۔ میں نے چھت کو قریب سے دیکھا ہے چونکہ سلنگ لائٹ اوپر سے برسائی جا رہی ہے اس لئے چھت، زمین اور دیواروں کے مقابلے میں زیادہ سرخ ہے اور اس روشنی کی وجہ سے ہمیں سرنگ میں تیرتا ہوا آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا کریں۔ یہ کام ظاہر ہے جزیرے پر موجود جیرالڈ ہی کر سکتا ہے۔ اس نے ہی جزیرے پر ایسے سائنسی آلات لگا رکھے ہیں جن کی مدد سے وہ جزیرے کے اوپر اور سمندر کے نیچے بھی نظر رکھ سکتا ہے"...... ہریش نے کہا۔

"اگر یہ کام جیرالڈ کا ہے تو پھر ہم خطرے میں ہیں۔ اگر اس نے اس ٹنل کو تباہ کر دیا تو ہم ہمیشہ کے لئے اس ٹنل میں ہی دفن ہو کر رہ جائیں گے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہمیں اس ٹنل میں ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کر سکتا۔ یہ ٹنل سمندر میں خاصی گہرائی میں ہے۔ اگر ٹنل کے اوپر ایٹم بم بھی برسائے جائیں تو اس سے یہ ٹنل تباہ نہیں ہو گی۔ ٹنل کو تب نقصان پہنچے گا جب کوئی ٹنل کے اندر آ کر اسے تباہ کرنے کی

کوشش کرے"...... سی شارک نے کہا۔

"پھر بھی ہم اس ٹنل میں رہنے کے لئے تو نہیں آئے ہیں۔ اگر جیرالڈ ہمیں چیک کر رہا ہے تو پھر اسے اس بات کا بھی علم ہو جائے گا کہ ہم اس ٹنل سے ہوتے ہوئے جزیرے کے کس حصے میں جاتے ہیں۔ وہ اس مقام پر پکٹنگ کر سکتا ہے اور ہمارے لئے موت کے جال بچھا سکتا ہے"...... طارق نے کہا۔

"ہم یہاں سے جزیرے کے سنٹر میں موجود ایک جھیل کی طرف جا رہے ہیں۔ جھیل کافی بڑی ہے اور چٹانی علاقے میں دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ جھیل کے اندر دور تک تیرتے چلے جائیں اور جھیل سے ایسی جگہ سے باہر نکلیں جہاں جیرالڈ اور اس کی فورس نہ ہو"...... سی شارک نے کہا۔

"اگر جیرالڈ ہمیں اس ٹنل کے اندر چیک کر سکتا ہے تو پھر اس کے لئے ہمیں جھیل میں چیک کرنا کیا مشکل ہو سکتا ہے"...... انسپکٹر ریکھا نے کہا۔

"مطلب یہ کہ ہم ہر طرح کے خطروں سے بچ کر بھی خطرے میں ہی جا رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"تم بتاؤ سی شارک۔ کیا یہ ٹنل صرف اسی جھیل کی طرف ہی جاتی ہے یا کسی اور طرف بھی جاتی ہے"...... کرنل فریدی نے سی شارک سے پوچھا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ یہ ٹنل صرف جھیل کی طرف ہی

جاتا ہے۔ آگے چل کر اس ٹنل کی بے شمار شاخیں ہیں جو دور دور تک جاتی ہیں۔ ان میں سے بہت سی شاخیں نیچے ہی نیچے سے ہوتی ہوئیں سمندر میں بھی نکلتی ہیں اور بہت سی شاخوں کے دہانے جزیرے پر موجود کھائیوں، دراڑوں اور پہاڑیوں کے اندر بھی نکلتی ہیں جہاں پانی بھرا ہوا ہے۔ اگر ہم راستہ بدل لیں تو ہم اس جھیل کی بجائے کسی کھائی، دراڑ یا پہاڑی کنوؤں میں بھی پہنچ سکتے ہیں لیکن میں جھیل میں جانے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں جانتا۔ اگر ہم نے راستہ بدلا تو ہوسکتا ہے کہ ہم اس ٹنل سے نکل کر بھی سمندر میں ہی رہیں اور سمندر کا وہ حصہ جزیرہ کرانڈ سے نجانے کتنے فاصلے پر ہو''...... سی شارک نے کہا۔

''پھر تو واقعی مشکل ہو جائے گی۔ ہمارے پاس سلنڈروں میں محدود آکسیجن ہے۔ یہ اگر ختم ہو گئی تو ہم زیادہ دیر پانی کے اندر نہیں رہ سکیں گے۔ اس لئے ہمیں سوچ سمجھ کر ہی آگے بڑھنا ہو گا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''آگے الیکٹرک پاور کا بھی تو خطرہ ہے جو ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے''...... انسپکٹر ریکھا نے کہا۔

''نہیں۔ بجلی کی رو سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ سی شارک نے ہمارے لئے انسولیٹڈ لباسوں کا انتخاب کیا ہے۔ ان لباسوں سے بجلی کی رو نہیں گزر سکتی۔ اسی لئے تو ہم مکمل طور پر پیکڈ ہیں اگر ہمارے تیراکی کے لباس انسولیٹڈ نہ ہوتے تو بجلی کی رو اس ٹنل میں

بھی ہوسکتی ہے اور ہم اس کا شکار بن گئے ہوتے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''چلیں الیکٹرک شارکس سے تو ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ جیرالڈ اس سرنگ میں ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن ان راستوں کا کیا کرنا ہے جہاں سے ہمیں جزیرے پر پہنچنا ہے۔ جیرالڈ نے اگر جھیل میں مسلح تیراک اتار دیئے اور وہ جھیل میں چھپ گئے تو کیا وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے''۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

''تیراکوں کا تو ہم مقابلہ کر لیں گے لیکن اگر جیرالڈ نے جھیل میں واٹر پروف بم پھینک دیئے تو پھر واقعی ہمارا ان سے بچنا مشکل ہو جائے گا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو کیا اب بھی آپ جھیل کی طرف ہی جانے کا خطرہ مول لینا چاہتے ہیں''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''خطرہ تو مول لینا ہی پڑے گا اور ہم یہاں آئے بھی تو خطروں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہیں''...... طارق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ کے پاس ان ریز کا کوئی توڑ نہیں ہے کہ جیرالڈ ہمیں اس ٹنل میں آگے جاتا ہوا نہ دیکھ سکے اور اسے اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ ہم جزیرے کے کس حصے سے باہر نکلنے والے ہیں''...... کیپٹن حمید نے پوچھا۔

''میں بھی یہی سوچ رہا ہوں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''جو سوچنا ہے جلدی سوچیں۔ ہمارے پاس بیس منٹ کی آکسیجن بچی ہے۔ اگر ہم بیس منٹ تک پانی سے نہ نکلے تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی''...... سی شارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو۔ آگے بڑھو''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''کیا آپ نے کچھ سوچ لیا ہے''...... کیپٹن حمید نے پوچھا۔

''نہیں۔ آگے بڑھتے ہوئے سوچتا ہوں تاکہ کم سے کم آکسیجن ضائع ہو''...... کرنل فریدی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہ ایک بار پھر آگے کی طرف تیرنا شروع ہو گئے۔ اسی لمحے کرنل فریدی کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا اور اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

زائیں زائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ میزائل ان کی لانچ کے اوپر سے گزرتے چلے گئے اور پھر ان کے پیچھے سمندر میں گر کر زور دار دھماکوں سے بلاسٹ ہو گئے۔ میزائلوں کے بلاسٹ ہونے سے سمندر میں یکلخت طغیانی سی آ گئی اور سمندر کی ایک بڑی سی لہر اٹھی جس کے ساتھ ان کی لانچ بھی اوپر اٹھتی چلی گئی۔

''ریلنگ کو پکڑ لو جلدی۔ اگر یہ لانچ الٹی تو ہم سب سمندر میں گر جائیں گے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب تیزی سے ریلنگ کی طرف دوڑے۔ عمران بھی سائیڈ میں جا کر ریلنگ سے لگ گیا تھا۔ لہروں کے ساتھ لانچ تیزی سے اوپر اٹھتی چلی جا رہی تھی اور پھر جیسے ہی لہریں نیچے آئیں لانچ جو ہوا میں بلند ہو گئی تھی زور دار دھماکے سے پانی میں آ گری۔ وزنی لانچ کی وجہ سے ارد گرد کا پانی چھٹ گیا اور ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے لانچ پانی کے نیچے چلی جائے گی لیکن لانچ کا پائلٹ انتہائی مشاق

معلوم ہوتا تھا جیسے ہی لانچ پانی پر گری اس نے اچانک لانچ کو بجلی کی سی تیزی سے پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف گھما دیا لانچ دائیں اور بائیں جھکی اور پھر سیدھی ہو کر تیزی سے آگے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اگر پائلٹ ماہرانہ انداز میں لانچ کو کنٹرول نہ کرتا تو لانچ کا سمندر برد ہو جانا یقینی تھا۔ پانی کی بڑی بڑی دھاریں لانچ پر پڑ کر اسے پانی کے نیچے آسانی سے لے جا سکتی تھی۔ لانچ کو کنٹرول میں دیکھ کر عمران فوراً آگے بڑھا اور تیزی سے کنٹرول روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

سمندر میں اب جیسے طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ سامنے سے آنے والی لانچیں بدستور لانچ پر میزائل فائر کر رہی تھیں اور لانچ کا پائلٹ جو ٹالمر تھا وہ ونڈ سکرین سے ان لانچوں اور ان سے نکل کر آنے والے میزائلوں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اس نے اپنی لانچ کی رفتار بڑھا دی تھی اور ساتھ ہی وہ وہیل کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے لانچ کو انتہائی برق رفتاری سے دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ لانچ کی تیز رفتاری کے باعث لانچ کے عقب میں پانی کی سفید رنگ کی ایک دھاری سی بنتی جا رہی تھی اور شاید یہ دھار ہی تھی جسے دیکھ کر گن شپ لانچیں اس طرف فائر کر رہی تھیں اور انہیں چونکہ لانچ دکھائی نہیں دے رہی تھی اس لئے وہ اندازے سے ہی اس طرف میزائل فائر کر رہے تھے جو لانچ کے ارد گرد اور پیچھے گر رہے تھے جس سے سمندر کا پانی چھالیں بنا بنا کر ہوا میں اُڑ رہا تھا۔

''کیا تم ان میزائلوں سے اسی طرح مسلسل بچنے کی کوشش کر سکتے ہو''...... عمران نے کنٹرول روم میں داخل ہو کر ٹالمر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں میزائلوں سے ہی نہیں بلکہ ان لانچوں سے ہونے والی مسلسل فائرنگ سے بھی اپنی لانچ بچا لوں گا اور آپ دیکھنا میں کس طرح ان گن شپ لانچوں کے درمیان سے اپنی لانچ کو نکال کر لے جاتا ہوں''...... ٹالمر نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر تم لانچ سنبھالو۔ ہم ان گن شپ لانچوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ ٹالمر کا جواب سنے بغیر تیزی سے کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا اور بے تحاشہ انداز میں بھاگتا ہوا واپس ڈیک پر آ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

تنویر منی میزائل گنیں لے آیا تھا۔ اس نے ان سب کو ایک ایک گن دے دی تھی اور وہ منی میزائل گنیں لے کر سائیڈوں میں چلے گئے تھے اور لانچ کی طرف آنے والے میزائلوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔

''گڈ شو۔ کوشش کرو کہ میزائل ہوا میں ہی تباہ ہو جائیں۔ سمندر میں گر کر پھٹنے والے میزائلوں سے لہریں بلند ہوتی ہیں جن سے لانچ الٹنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ تم اس طرف سے سنبھالو۔ میں لانچ

کے اگلے حصے کی طرف جاتا ہوں“...... عمران نے کہا تو تنویر نے جیب سے ایک منی میزائل گن نکال کر عمران کی طرف اچھال دی۔ عمران نے گن ہوا میں دبوچی اور تیزی سے سائیڈ پر لگی ریلنگ کے ساتھ دوڑتا ہوا اور لانچ کے دوسرے حصوں کے درمیان سے گزرتا ہوا لانچ کے اگلے حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لانچ کا اگلا حصہ نوکیلا تھا اور وہاں بھی سائیڈوں پر ریلنگ لگی ہوئی تھی۔ عمران اگلے حصے میں آ کر رک گیا اور سامنے کی طرف دیکھنے لگا جہاں سے آگ کے شعلے سے اس طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران کے پیچھے ونڈ سکرین تھی جہاں سے ٹالمر دکھائی دے رہا تھا اس نے عمران کو دیکھ لیا تھا۔

عمران نے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلاتے ہوئے اسے مسلسل آگے بڑھتے رہنے کی ہدایات دیں تو ٹالمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمران نے تنویر کو مستول پر ٹاور کے قریب اوپر چڑھتے دیکھا۔ وہاں سے گراہم نیچے اتر گیا تھا۔ تنویر کے ہاتھ میں منی میزائل گن تھی وہ شاید لانچ کے سنٹر میں موجود ٹاور سے سامنے سے آنے والے میزائلوں کو نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ عمران نے اسے دیکھ کر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے ایک بار پھر سامنے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا جہاں سے کئی میزائل اُڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ عمران نے فوراً پوزیشن سنبھالی اور منی میزائل گن سے اس طرف آتے ہوئے ایک میزائل کو نشانہ بنا کر بٹن دبا دیا۔ منی

میزائل گن سے جیسے ہی میزائل نکلا عمران نے فوراً گن کا رخ دوسرے میزائل کی طرف کیا اور ایک بار پھر بٹن پریس کر دیا۔ ٹاور پر موجود تنویر اور سائیڈوں میں ریلنگ کے ساتھ لگے ہوئے صفدر، کیپٹن شکیل، جولیا اور گراہم نے بھی اس طرف آنے والے میزائلوں پر منی میزائل فائر کر دیئے تھے۔ دوسرے لمحے ان سب کے منی میزائل گن شپ لانچوں سے آنے والے میزائلوں سے جا ٹکرائے اور ماحول زور دار دھاکوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ میزائل ہوا میں ہی پھٹ گئے تھے جس سے آسمان پر جیسے رنگ برنگے ستارے اور آگ کے بے شمار الاؤ سے روشن ہوتے دکھائی دیئے تھے۔

”گڈ شو۔ اسی طرح ان میزائلوں کو نشانہ بناتے رہو اور جیسے ہی جنگی لانچیں نزدیک آئیں ان پر بھی منی میزائل فائر کر دینا۔ یہ چار جنگی لانچیں ہمیں آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتیں“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ مجھے لانچیں دکھائی دے رہی ہیں۔ میں بس ان کے رینج میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ ایک بار وہ رینج میں آ جائیں پھر دیکھنا میں ان میں سے کسی ایک لانچ کو بھی نہیں چھوڑوں گا“...... تنویر نے بھی جواباً چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے سامنے سے آنے والے مزید میزائلوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ عمران نے بھی دوسری طرف سے آتے ہوئے میزائلوں کو دیکھا تو

وہ بھی تاک تاک ان میزائلوں کو فضا میں ہی بلاسٹ کرنا شروع ہو
گیا۔ اب صورتحال یہ تھی کہ گن شپ لانچوں سے اس طرف جو بھی
میزائل فائر ہو رہے تھے وہ نہ تو لانچ کے قریب آ رہے تھے اور نہ
ہی سمندر میں گر کر پھٹ رہے تھے جس سے سمندر میں طغیانی پیدا
ہوتی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے نشانے بے داغ تھے وہ
فضا میں ہی ان میزائلوں کو بلاسٹ کرتے جا رہے تھے۔ سمندر
پرسکون ہوتے دیکھ کر ٹالر نے بھی لانچ کی رفتار بڑھا دی تھی۔ وہ
لانچ تیزی سے آگے کی طرف دوڑاتا جا رہا تھا جس طرف سے گن
شپ لانچیں آ رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں عمران کو سامنے سے آنے
والی لانچیں دکھائی دینے لگیں۔ گن شپ لانچیں ایک ہزار میٹر کے
دائرے کے اندر آ گئی تھیں اس لئے ان لانچوں کے افراد اب اس
لانچ کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ لانچ پر نظر پڑتے ہی انہوں نے
لانچ پر نہ صرف میزائل برسانے کی رفتار بڑھا دی تھی بلکہ ان کی
ایئر کرافٹ گنوں کے منہ بھی کھل گئے تھے۔ چاروں لانچوں پر ایئر
کرافٹ گنوں کے دہانوں سے نکلتے ہوئے شعلے صاف دیکھے جا
سکتے تھے۔

”احتیاط سے۔ وہ اب ایئر کرافٹ گنیں بھی استعمال کر رہے
ہیں“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ ہیوی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں زائیں زائیں کی تیز
آوازوں کے ساتھ ان کی لانچ کے ارد گرد اور اوپر سے گزرنا شرور

ہو گئیں۔

جیسے ہی لانچیں پانچ سو میٹر کی رینج میں آئیں لانچوں پر یکے
بعد دیگرے منی میزائل فائر کر دینا۔ یہ بات باقی سب کو بھی بتا
دو“...... عمران نے گن شپ لانچوں سے ہونے والی مسلسل فائرنگ
سے بچنے کے لئے سر نیچے کرتے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے
چیخ کر کہا تو تنویر دوسری طرف موجود اپنے ساتھیوں کو عمران کا پیغام
دینا شروع ہو گیا۔ فائرنگ سے بچنے کے لئے ٹالر نے بھی ایک بار
پھر ماہرانہ انداز میں لانچ لہرانی شروع کر دی تھی۔ لانچ لہرانے نے
باوجود سامنے سے آنے والی گولیاں لانچ کے دائیں بائیں اور فرنٹ
سے ٹکرا رہی تھیں اور لانچ میں جگہ جگہ سوراخ بنتے چلے جا رہے
تھے۔ عمران بار بار سر اٹھا کر ریلنگ کے اندر سے سامنے سے آنے
والی لانچوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ٹاور پر موجود تنویر بھی
فائرنگ سے بچنے کے لئے دبکا ہوا تھا لیکن جیسے ہی اسے کوئی
میزائل اس طرف آتا دکھائی دیتا وہ ہر خطرے کی پرواہ کئے بغیر اٹھتا
اور منی میزائل گن سے اس میزائل کو نشانہ بنا کر پھر دبک جاتا۔
عمران اور اس کے باقی ساتھی بھی اسی تکنیک کا استعمال کر رہے تھے
تاکہ وہ کسی ان دیکھی گولی کا نشانہ نہ بن جائیں۔

جیسے جیسے ان کی لانچ گن شپ لانچوں کے نزدیک اور گن
شپ لانچیں ان کی لانچ کے نزدیک ہوتی جا رہی تھیں چاروں گن
شپ لانچیں دائیں بائیں بکھرتی جا رہی تھیں جیسے وہ پھیل کر اس

لانچ کو نشانہ بنانا چاہتے ہوں۔ یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ لانچیں اس طرح بکھر جائیں تو انہیں ایک ایک کر کے آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا تھا۔

لانچیں بدستور فائرنگ کرتی اور میزائل برساتی ہوئیں آ رہی تھیں لیکن اب ان کا ایک میزائل بھی لانچ کے نزدیک نہیں آ سکا تھا اور نہ ہی کوئی میزائل سمندر میں گر کر تباہ ہوا تھا۔ اپنے میزائلوں کو اس طرح فضا میں ہی نشانہ بنتے دیکھ کر لانچوں پر موجود افراد کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا اس لئے وہ اب میزائلوں سے زیادہ ایئر کرافٹ گنوں اور مشین گنوں سے گولیاں برسانے پر توجہ دے رہے تھے۔

''فائر''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک گن شپ لانچ کا نشانہ لے کر منی میزائل فائر کر دیا۔ اس کے دیکھا دیکھی ٹاور پر موجود تنویر نے بھی ایک لانچ کا نشانہ لے لیا۔ عمران کی چیختی ہوئی آواز جولیا اور اس کے باقی ساتھیوں کے کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی اس لئے انہوں نے دائیں بائیں سے قریب آنے والی لانچوں پر ایک ساتھ کئی منی میزائل فائر کر دیئے۔ میزائل آگ برساتے ہوئے گن شپ لانچوں کی طرف گئے۔ جیسے ہی منی میزائل گن شپ لانچوں کی طرف فائر ہوئے اسی لمحے عمران نے تنویر کے چیخنے کی آواز سنی۔ تنویر کی چیخ سن کر عمران نے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کا رنگ فق ہو گیا کہ تنویر الٹ کر ٹاور سے دوسری طرف گر رہا تھا۔ وہ شاید گن شپ لانچوں کی طرف سے فائر

کی جانے والی کسی گولی سے ہٹ ہو گیا تھا۔ ادھر گن شپ لانچوں کے پائلٹس نے لانچوں کی طرف میزائل آتے دیکھے تو انہوں نے فوراً لانچوں کے رخ موڑنے کی کوشش کی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس بات کو مدنظر رکھ کر لانچوں پر میزائل فائر کئے تھے کہ وہ میزائلوں سے بچنے کے لئے کس طرف لانچیں موڑ سکتے ہیں۔ اس لئے جیسے ہی لانچوں نے دائیں بائیں مڑنے کی کوشش کی اسی لمحے ایک ساتھ ان سے کئی منی میزائل جا ٹکرائے۔ ماحول یکے بعد دیگر متعدد دھماکوں سے گونج اٹھا اور چاروں گن شپ لانچوں کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

ٹائلر نے جب چاروں گن شپ لانچوں کو تباہ ہوتے دیکھا تو اس نے بھی لانچ کنٹرول کرتے ہوئے اسے دائیں بائیں لہرانے کی بجائے سیدھے رخ پر دوڑانا شروع کر دیا۔ لانچوں کو تباہ ہوتے دیکھ کر عمران تیزی سے دوڑتا ہوا لانچ کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف اس نے تنویر کو ٹاور سے گولی سے ہٹ ہو کر گرتے دیکھا تھا۔

جیرالڈ تیز تیز چلتا ہوا زمین کے نیچے بنے ہوئے کنٹرول روم کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے ابھی کچھ دیر پہلے کنٹرول روم سے جیمز نے کال کی تھی جس نے اس سے درخواست کی تھی کہ وہ جلد سے جلد کنٹرول روم میں آئے۔ وہ اسے ایک خاص چیز کسی سکرین پر دکھانا چاہتا ہے۔ جیمز کی لہجے میں بے حد پریشانی کا عنصر تھا جب جیرالڈ نے اس سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو جیمز نے اسے بتایا کہ ایک مشین جس کا لنک زیر زمین حصے سے رکھا گیا تھا ایسے کاشن دے رہی تھی جس سے پتہ چلتا تھا کہ کچھ افراد جزیرے کے نیچے قدرتی ٹنلز سے گزر رہے ہیں۔ یہ ٹنلز ایسی تھیں جو جزیرے کے نیچے سے ہوتی ہوئیں یا تو جزیرے کی سائیڈوں میں جا کر نکل جاتی تھیں یا پھر جزیرے کے مخصوص حصے تک پہنچ کر بند ہو جاتی تھیں۔ لیکن جیمز کے کہنے کے مطابق ان ٹنلز میں ایسی بھی بہت سی ٹنلز

موجود تھیں جو جزیرے کے اوپر دراڑوں تک آتی تھیں اور ان دراڑوں میں اتنا خلاء موجود تھا کہ اگر کوئی انسان ٹنلز میں تیرتا ہوا اس طرف آئے تو وہ جزیرے کے تمام حفاظتی سسٹم سے بچ کر ان دراڑوں سے نکل کر جزیرے تک پہنچ سکتا تھا۔ چونکہ زیر زمین سینکڑوں ٹنلز تھیں اور جزیرے پر بھی قدرتی طور پر بنی ہوئی دراڑوں کی کوئی کمی نہیں تھی اس لئے ہر دراڑ پر نظر رکھنا اور وہاں حفاظتی انتظامات کرنا ناممکن تھا۔

جیمز کی ان باتوں نے جیرالڈ کو بھی پریشان کر دیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کون انسان ہیں جو زمین کے نیچے موجود ٹنلز میں تیر رہے ہیں۔ اس لئے وہ جیمز کی بات سنتے ہی کنٹینر میں بنے ہوئے اپنے آفس سے نکل کر اس طرف بڑھ گیا تھا جہاں زیر زمین ایک تہہ خانے میں جزیرے کو کنٹرول کرنے اور جزیرے کے ہر حصے پر نظر رکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

کنٹرول روم میں دیواروں کے ساتھ کئی مشینیں کام کر رہی تھیں جن کے ساتھ باقاعدہ سکرینیں بھی نصب تھیں۔ ان سکرینوں کے ذریعے جزیرے کے مختلف حصوں پر نظر بھی رکھی جا سکتی تھی اور جزیروں کے ماحولیاتی نظام کو بھی چیک کیا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اسی کنٹرول روم سے ان تمام ویپنز کو بھی کنٹرول کیا جاتا تھا جن سے سمندر میں آنے والے کسی بھی بحری جہاز یا آسمان سے آنے والے کسی بھی فائٹر طیارے کو نشانہ بنایا جا سکتا تھا۔

جیرالڈ کو کنٹرول روم میں داخل ہوتے دیکھ کر مشینوں پر کام کرتے ہوئے افراد فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''بیٹھو اور اپنا کام کرتے رہو''...... جیرالڈ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جیرالڈ دائیں طرف موجود ایک مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے سامنے جیمز بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بدستور اپنی کرسی کے پاس کھڑا تھا۔

مشین پر ایک بڑی سی سکرین روشن تھی جس پر نیلے رنگ کی بے شمار لکیریں سی پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ لکیریں ایسی تھیں جیسے کسی پہاڑی علاقے میں موجود پہاڑی غاروں کو مارک کیا گیا ہو۔ ان نیلے رنگ کی لکیروں میں ایک لکیر کا رنگ سفید تھا جس میں چند چھوٹے چھوٹے سے سرخ رنگ کے نقطے سے آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ دیکھیں جناب۔ یہ ان سمندری ٹنلز کی تصویریں ہیں جن پر ہم نے نگاہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے تھے۔ نیلے رنگ کی لکیریں سمندر کے نیچے موجود قدرتی سرنگوں کی ہیں جو مختلف اطراف میں جاتی ہیں اور ان میں سے بہت سی ایسی سرنگیں ہیں جو سیدھی جزیرہ کرانڈ کی طرف آتی ہیں جن کے دہانے یا تو جزیرے پر موجود دراڑوں میں ہیں یا پھر پانی سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے تالابوں اور جھیل میں نکلتے ہیں اور یہ جو آپ سفید لکیر دیکھ رہے ہیں۔ یہ وہ ٹنل ہے جسے اندر سے چیک کیا جا رہا ہے اس

لئے اس کا رنگ بدل گیا ہے اور اس لکیر میں آپ کو سرخ رنگ کے جو ڈاٹس آگے بڑھتے دکھائی دے رہے ہیں یہ جانداروں کے ہیں جن میں انسان بھی ہو سکتے ہیں اور سمندری جانور بھی لیکن چونکہ ہم نے جزیرے کے گرد پاور وائر بچھا رکھی ہیں اس لئے اس طرف کسی آبی جانور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

یہ ضرور انسان ہیں جنہوں نے الیکٹرک شارکس سے بچنے کے لئے ایسے لباس پہن رکھے ہیں انسولیٹڈ ہیں اور جن سے بجلی نہیں گزر سکتی اور ایسا کام وہی کر سکتے ہیں جنہیں اس بات کا علم ہو کہ جزیرے کے کناروں پر طاقتور کرنٹ موجود ہے اور اس کرنٹ سے بچنے کا واحد حل یہی ہے کہ اس طرف انسولیٹڈ لباس پہن کر آیا جائے''۔ جیمز نے جیرالڈ کو آگے آتے دیکھ کر اسے سکرین پر موجود لکیروں کے جال کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میک اپ میں جو افراد تھے ان کی تعداد چھ تھی اور تم نے سمندر میں جس موٹر بوٹ کو میزائل مار کر تباہ کیا تھا اس میں یہ چھ افراد بھی تھے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ جب تم نے موٹر بوٹ کو نشانہ بنایا ہو اس سے پہلے ہی یہ سب بوٹ سے نکل گئے ہوں''۔ جیرالڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ایسا ممکن ہے کیونکہ جب میں نے بوٹ کو نشانہ بنایا تھا اس وقت انفراریڈ سے تصویریں حاصل کرنے والا طیارہ وہاں نہیں تھا۔ ممکن ہے کہ انہوں نے میزائل کو بوٹ کی کی طرف

آتے دیکھ لیا ہو اور وہ بوٹ تباہ ہونے سے پہلے ہی سمندر میں کود گئے ہوں''...... جیمز نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر یہ سب سمندر میں کود گئے تھے تو پھر بعد میں جاسوس طیارے سے ہم نے جو تصاویر حاصل کی تھیں ان تصاویر میں لاشوں کے ٹکڑے اور خون ہی خون کیوں دکھائی دیا تھا''۔ جیرالڈ نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

''یہ ان باقی افراد کی لاشوں کے ٹکڑے اور خون ہو جو میک اپ میں نہیں تھے''...... جیمز نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں''...... جیرالڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ وہ ضرورت سے زیادہ تیز اور چالاک ہیں۔ انہیں شاید سمندر کے نیچے موجود خفیہ سرنگوں کا علم ہو گیا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ہم نے انہیں جزیرے سے دور رکھنے کے لئے جزیرے پر کون کون سے حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ الیکٹرک شارکس سے بچنے کے لئے انسولیٹڈ لباس پہن کر آئے ہیں ورنہ ٹنلز میں ہونے کے باوجود طاقتور کرنٹ سے یہ فوراً ہلاک ہو جاتے''...... جیمز نے کہا۔

''میں ان کی ساری چالاکی اور ذہانت ان کے ناک کے راستے باہر نکال دوں گا۔ تم یہ بتاؤ۔ یہ جس سرنگ میں سفر کر رہے ہیں وہ

جزیرے کے کس حصے کی طرف آتی ہے اور اس کا دہانہ کہاں کھلتا ہے''...... جیرالڈ نے غرا کر کہا۔

''یہ جس سرنگ میں سفر کر رہے ہیں آگے جا کر یہ سرنگ کئی حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اس کے کچھ حصے جزیرے کی دراڑوں اور کچھ کھائیوں کی طرف نکلتے ہیں اور سرنگ کا ایک حصہ جزیرے کے سنٹر میں موجود ایک جھیل میں نکلتا ہے۔ یہ مزید ایک کلو میٹر کا سفر کر لیں پھر میں بتا سکتا ہوں کہ یہ سرنگ کے کس حصے سے باہر آ سکتے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں جلد سے جلد ان کا خاتمہ چاہتا ہوں اور تم مجھے مزید انتظار کرنے کا کہہ رہے ہو۔ نانسنس''...... جیرالڈ نے غرا کر کہا۔

''مجبوری ہے باس۔ ٹنلز سمندر کے نیچے ہیں۔ وہاں جا کر ہم انہیں نہیں پکڑ سکتے اور نہ ہی انہیں کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان ٹنلز تک جانے کا ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے''...... جیمز نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا ہمیں ان کا اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا جب تک کہ یہ جزیرے کے کسی حصے پر نہیں آ جاتے''...... جیرالڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ ہمیں ان تمام دراڑوں، کھائیوں اور خاص طور پر جھیل پر نظر رکھنی ہو گی۔ ان کے لئے جزیرے پر سب سے سیف

راستہ جھیل سے ہی ہو سکتا ہے''...... جیمز نے کہا۔

''لیکن جھیل بھی میلوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ اب نجانے وہ جھیل کے کس حصے سے نکلیں۔ ہمارے پاس اتنی نفری نہیں ہے کہ ہم جھیل کے ساتھ ساتھ جزیرے کی تمام دراڑوں اور کھائیوں پر مسلح افراد بٹھا سکیں''...... جیرالڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں۔ میں نے جزیرے کا سرچ سسٹم آن رکھا ہوا ہے۔ اس سرچ سسٹم سے جزیرے کے ہر حصے کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ وہ لوگ جزیرے کے جس حصے میں آئیں گے۔ سرچ سسٹم انہیں نہ صرف ٹریس کر لے گا بلکہ یہ نشاندہی بھی کر دے گا کہ وہ کسی دراڑ سے باہر آئے ہیں۔ کھائی سے یا پھر جھیل سے۔ جیسے ہی وہ مارک ہوں گے میں آپ کو انفارم کر دوں گا پھر ہم ان پر مسلح افراد کی یورش کر سکتے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''اس کے لئے تو مجھے تم سے ہر وقت رابطے میں رہنا پڑے گا۔ نجانے وہ کب اور کس راستے سے باہر آ جائیں''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن میں نے آپ کو یہ بھی تو بتایا ہے کہ یہ جس ٹنل میں سفر کر رہے ہیں۔ ایک میل اور آگے آ جائیں تو مجھے پتہ چل جائے گا کہ وہ جزیرے پر آنے والی کس ٹنل میں داخل ہوئے ہیں اور وہ جزیرے کے کس حصے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم اس سارے علاقے کا گھیراؤ کر لیں گے اور جیسے

ہی یہ لوگ باہر آئیں گے انہیں آسانی سے نشانہ بنا لیا جائے گا۔ وہ ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے''...... جیمز نے جیرالڈ کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب اس کے سوا اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔ میں تو اس بات سے مطمئن تھا کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی جزیرے کی طرف قدم بھی نہیں بڑھا سکیں گے لیکن یہ تو میری توقع سے بھی کہیں زیادہ تیز نکلے ہیں۔ یہ نہ صرف جزیرے کے گرد پھیلے ہوئے طاقتور کرنٹ سے بچ نکلے ہیں بلکہ جزیرے کے کناروں پر ہم نے ان کے لئے جو کٹر ریز اور دوسرے سائنسی انتظامات کر رکھے تھے ان سے بھی بچ نکلے ہیں اور ہماری ہر احتیاط کے باوجود یہ جزیرے پر پہنچنے والے ہیں اور ہم انہیں کسی طرح سے جزیرے پر آنے سے روک بھی نہیں سکتے ہیں۔ اگر اس بات کا چیف کو علم ہو گیا تو وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اور میرا کورٹ مارشل کر کے مجھے الیکٹرک چیئر پر بٹھا کر موت کی سزا دے دے گا''...... جیرالڈ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد چیف آپ سے کوئی باز پرس نہیں کریں گے باس۔ انہیں کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت سے مطلب ہے۔ اس بات سے نہیں کہ وہ جزیرے پر ہلاک ہوں یا سمندر میں اور پھر یہ تمام انتظامات چیف نے خود کئے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس کے لئے پریشان

ہونے کی ضرورت نہیں ہے''...... جیمز نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو واقعی جزیرے کی حفاظت کے تمام انتظامات چیف نے خود کئے ہیں۔ چیف کے فول پروف انتظامات کے باوجود کرنل فریدی اور اس کے ساتھی اگر جزیرے پر پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس کی ذمہ داری میری نہیں چیف کی ہی ہوگی''...... جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ لیکن یہ طے ہے کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی جزیرے پر آنے کے باوجود بھی زندہ نہیں بچ سکیں گے۔ یہ جزیرہ ان کے لئے ہر حال میں موت کو جزیرہ ثابت ہوگا''...... جیمز نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ان پر نظر رکھو اور مسلح فورس کو الرٹ کر دو۔ یہ جس ٹنل میں جائیں اس کے بارے میں مجھے انفارم کرتے رہنا۔ میں کوشش کروں گا کہ یہ ٹنل سے نکل کر جس کھائی، دراڑ یا جھیل میں پہنچیں میں وہاں اتنے بم برساؤں گا کہ یہ ہمیشہ کے لئے اسی جگہ دفن ہو جائیں گے اور انہیں جزیرے پر قدم رکھنے کا بھی موقع نہیں مل سکے گا''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس۔ یہ واقعی مناسب اقدام ہوگا۔ اس طرح وہ سب وہیں ختم ہو جائیں گے''...... جیمز نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''میرا سیل فون آن ہے۔ تم جس وقت چاہو مجھے کال کر سکتے ہو''...... جیرالڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو جواب میں جیمز نے بھی

اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیرالڈ چند لمحے سکرین کی طرف دیکھتا رہا جس میں سفید رنگ کی ٹنل میں چھ نقطے بدستور آگے بڑھتے دکھائی دے رہے تھے پھر وہ ہونٹ بھینچتا ہوا مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کنٹرول روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

دوسری طرف آتے ہی عمران کی نظر تنویر پر پڑی تو اس کے چہرے پر اطمینان کی لہریں پھیلتی چلی گئیں۔

تنویر اپنے پیروں پر کھڑا تھا۔ اس کا دایاں کندھا زخمی تھا جس پر جولیا بینڈ تیج کر رہی تھی۔ میڈیکل ایڈ باکس اسے شاید لانچ کے کسی کیبن سے ہی مل گیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو"...... عمران نے تنویر کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک گولی میرے کاندھے کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"چلو اسی بہانے تمہیں جولیا سے اپنی خدمت کرانے کا تو موقع مل گیا۔ اب تو خوش ہو نا"...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"اس میں خدمت کرنے والی کون سی بات ہے۔ یہ زخمی ہے۔

اگر تم بھی زخمی ہوتے تو میں تمہاری بھی اسی طرح سے بینڈ تیج کر دیتی"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تم سے بینڈ تیج کرانے کے لئے تو میں اپنے ہاتھوں خود کو زخمی کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ہم نے ان کی چاروں گن شپ لانچیں تباہ کر دی ہیں۔ کیا وہ مزید اسکوارڈ نہیں بھیجیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"کیوں نہیں بھیجیں گے۔ ان کی چار لانچیں تباہ ہوئی ہے۔ اس سے ان کا غم وغصہ اور بڑھ گیا ہو گا اور اب وہ گن شپ لانچیں نہیں بلکہ گن شپ ہیلی کاپٹر اور فائٹر طیارے بھی بھیج سکتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"گن شپ ہیلی کاپٹروں کو تو ہم اسی طرح منی میزائل گنوں سے نشانہ بنا لیں گے لیکن فائٹر طیارے۔ وہ تو بلندی پر ہوتے ہیں وہ تو کسی بھی طرح ہماری منی میزائل گنوں کی رینج میں نہیں آئیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا اب ہمیں اس لانچ کو چھوڑنا پڑے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم اسی لانچ سے ہی آگے جائیں گے اور اس بار میں ایسا انتظام کروں گا کہ آنکھیں ہونے کے باوجود جیکولین اور اس کے ساتھی نہ ہمیں دیکھ سکیں گے اور نہ ہماری لانچ کو۔ ان کے

طیارے اگر فضا میں بلند ہو کر آئے تو وہ بھی ہمیں نہیں ڈھونڈ سکیں گے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں لانچ کی رفتار کافی کم کرنی پڑے گی ورنہ لانچ کے پیچھے بننے والی پانی کی لہریں ہمارا بھانڈا پھوڑ دیں گی اور طیاروں کو اس حصے میں بم برسانے کا موقع مل جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''اب کیا کرو گے تم۔ تمہارا پہلا تجربہ تو ناکام ہو گیا کہ تم نے لانچ کو عمرو عیار کی سلیمانی چادر میں چھپا دیا ہے اور اسے کوئی نہیں دیکھ سکے گا''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اب میں اس لانچ کو زنبیل کے اندر ہی ڈال دوں گا پھر وہ کیسے ڈھونڈیں گے اسے''...... عمران نے کہا۔

''زنبیل کے اندر۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ وہ سب حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں عمران کی بات کا مطلب سمجھ نہ آیا ہو۔

''مطلب تمہیں گراہم بتائے گا۔ بولو گراہم اب ہم اس صورتحال سے نپٹنے کے لئے کیا کریں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے گراہم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ان سب کی نظریں گراہم کی طرف گھوم گئیں۔

''یہ خصوصی لانچ ہے جو سمندر کے اوپر بھی تیر سکتی ہے اور سمندر کے نیچے بھی اس لانچ کو آبدوز بنایا جا سکتا ہے''...... گراہم نے کہا تو وہ سب چونک کر لانچ کو چاروں طرف سے دیکھنا شروع ہو

گئے۔

''لیکن کیسے۔ دیکھنے میں تو یہ ایک عام سی لانچ نظر آ رہی ہے۔ اسے آبدوز بنا کر سمندر میں کیسے اتارا جا سکتا ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم پاکیشیا میں نہیں ایکریمیا میں ہیں جہاں آئے دن نئی سے نئی ایجادات ہوتی رہتی ہیں اور چند ایجادات ہی ایسی ہیں جو منظر عام پر آتی ہیں ورنہ اہم اور خصوصی طور پر ہونے والی ایجادات کو ایکریمیا کسی بھی طور پر سامنے نہیں لاتا اور ان ایجادات صرف ایکریمین مفادات کے لئے ہی استعمال میں لایا جاتا ہے جیسا کہ اس لانچ کو ہی لے لو۔ اس لانچ کے چاروں طرف ریلنگ لگی ہوئی ہے جو عام لانچوں پر نہیں ہوتی۔ عام طور پر لانچوں کے کنارے گولائی میں ہوتے ہیں لیکن تم نے شاید غور نہیں کیا۔ اس لانچ کے کنارے چپٹے ہیں اور ایک لمبی اور سیدھی لکیر جیسے ہیں جنہیں آگے سے نوک بنانے کے لئے موڑا گیا ہے۔ کناروں کی پٹیوں کو غور سے دیکھو تو تمہیں ان کے سنٹر میں خلاء بنا ہوا دکھائی دے گا۔ اس خلاء میں ایک مخصوص قسم کا شیشہ چھپا ہوا ہے جو لچکدار بھی ہے اور انتہائی مضبوط بھی۔ لانچ کے کنٹرول روم میں موجود ایک بٹن پریس کرتے ہی چاروں اطراف سے شیشہ ابھرنا شروع ہو جاتا ہے اور اوپر جا کر لانچ کو مکمل طور پر کور کر لیتا ہے اور لانچ کے اوپر ایک بڑا سا گنبد بن جاتا ہے جس سے پانی لانچ میں داخل نہیں ہو سکتا۔

جب لانچ کورڈ ہو جاتی ہے تو پھر اسے پانی کے نیچے بھی لے جایا جا سکتا ہے اور اسی رفتار سے آگے بھی بڑھایا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”چلو۔ اگر تمہاری یہ بات مان بھی لی جائے کہ شیشے کے مخصوص گنبد کو پھیلا کر لانچ کورڈ کی جا سکتی ہے اور اسے کسی آبدوز کی طرح سمندر میں بھی اتارا جا سکتا ہے لیکن آکسیجن۔ اس لانچ میں آکسیجن کی کمی کیسے پوری کی جا سکتی ہے۔ ہمیں جو آکسیجن کھلی فضا میں مل رہی ہے کیا وہ سمندر کے نیچے بھی اسی طرح سے مل سکتی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے۔ جس سائنس دان نے اتنی بڑی اور یونیک ایجاد کی ہے اس نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہو گا کہ اگر لانچ کو سمندر میں آبدوز کی طرح اتار دیا جائے تو لانچ میں موجود انسان سانس کیسے لیں گے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ تو پھر ہمیں لانچ جلد سے جلد پانی میں ہی اتار لینی چاہئے تاکہ ہم جیکولین کے ممکنہ حملے سے بچ سکیں“...... جولیا نے سر ہلا کر بات سمجھتے ہوئے کہا۔

”گراہم“...... عمران نے گراہم سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے عمران صاحب میں ٹالمر سے کہہ دیتا ہوں۔ اب باقی کا سفر سمندر کے نیچے کریں گے“...... گراہم نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا لانچ کے کنٹرول روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی چند

لمحے گزرے ہوں گے کہ اسی لمحے اچانک سرر، سرر کی آوازوں کے ساتھ ان کے چاروں طرف شیشے کی دیواریں بنتی چلی گئیں جو اوپر جا کر ایک دوسرے سے مل گئی تھیں اور دس فٹ کی بلندی پر گنبد کی شکل اختیار کر گئیں اور لانچ شیشے کے اس غلاف میں پیک ہو گئی۔ اسی لمحے لانچ کا اگلا حصہ نیچے کی طرف جھکا اور پھر لانچ تیزی سے سمندر میں اترتی چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں ان کے اردگرد پانی ہی پانی دکھائی دے رہا تھا۔

”گن شپ لانچوں سے ہونے والی فائرنگ سے ہماری لانچ پر جو سوراخ بنے ہیں کیا سمندر میں اترنے سے ان سوراخوں سے پانی اندر نہیں آ جائے گا“...... کیپٹن شکیل نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ لانچ کی دیواریں ڈبل کوٹڈ ہیں۔ دیواروں کا اوپر والا حصہ پلاٹینیم سے بنا ہوا ہے جبکہ اندرونی حصے فائبر آپٹیکل گلاس کی شیٹوں سے بنایا گیا ہے۔ گولیوں نے پلاٹینیم سے بنے ہوئے حصے کو نقصان پہنچایا ہو گا اندرونی حصہ سلامت ہو گا جہاں سے پانی کے اندر آنے کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا“...... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ میری آواز سن رہے ہیں“۔ اچانک انہیں لانچ کے کسی حصے میں لگے ہوئے سپیکر سے گراہم کی آواز سنائی دی جو بدستور کنٹرول روم میں موجود تھا۔

”یس گراہم۔ بولو۔ میں سن رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

''جزیرہ ہوان کی طرف سے دو فائٹر طیارے بلند ہوئے ہیں جو تیزی سے اس طرف آ رہے ہیں اور ان کی بلندی بھی زیادہ نہیں ہے۔ راڈار نے دونوں فائٹرز طیاروں کا مارک کر لیا ہے''...... گراہم کی آواز سنائی دی۔

''یہ تو ہونا ہی تھا۔ تم لانچ مزید نیچے لے جاؤ اور اسے نوے درجے کے زاویے پر لے جانے کی بجائے ایک سو بیس درجے پر گھما دو۔ ہم اب راستہ بدل کر جائیں گے۔ فائٹر طیارے اس جگہ بم برسائیں گے جہاں ان کی لانچیں تباہ ہوئی تھیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں لانچ گھما رہا ہوں''...... گراہم نے کہا۔

''لانچ کی رفتار میں بھی اضافہ کر دو کیونکہ طیارے ارد گرد بھی بم برسا سکتے ہیں۔ ہم سمندر کے اس حصے سے جتنی دور ہوں گے اتنا ہی بہتر ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''او کے''...... گراہم کی آواز سنائی دیا اور انہوں نے لانچ جو اب جدید آبدوز میں تبدیل ہو گئی تھی اسے نہ صرف سمندر کی مزید گہرائی میں جاتے دیکھا بلکہ اس کی رفتار بھی کئی گنا بڑھ گئی لیکن ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ انہیں پانی میں شدید ہلچل محسوس ہونے لگی۔ گہرائی میں پانی یوں اچھلنا شروع ہو گیا تھا جیسے سمندر کے نیچے اچانک کو آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ تیز لہروں کی وجہ سے آبدوز لہرا رہی تھی لیکن کنٹرول روم میں موجود ٹالمر اور گراہم اسے

سنبھال رہے تھے۔

''لگتا ہے فائٹر طیاروں نے سمندر میں بمباری کرنی شروع کر دی ہے''...... جولیا نے ریلنگ سے چپکتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ وہ ہمیں اتنی آسانی سے تو نہیں چھوڑیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''کیا اس لانچ۔ میرا مطلب ہے کہ آبدوز کے اندر رہ کر ہم جزیرے کے گرد پھیلی ہوئی برقی رو سے بھی بچ جائیں گے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ فائبر آپٹیکل گلاسز سے بنی ہوئی پلیٹس انسولیٹڈ ہوتی ہیں جن سے برقی رو ٹکرا نہیں سکتی۔ جب تک ہم آبدوز کے اندر ہیں برقی رو نہ لانچ کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ ہمیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن جزیرے پر جانے کے لئے تو ہمیں لانچ اوپر لانی ہی ہو گی اور جیسے ہی ہم لانچ اوپر لائیں گے وہ ایک بار پھر ہم پر حملہ بول دیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اس کے لئے ہمیں احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ ہم اُس وقت لانچ سطح پر لائیں گے جب خطرہ قدرے کم ہو گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''ایک بات اور''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''بولو۔ تم بھی بولو''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا

تو اس کا انداز دیکھ کر وہ سب مسکرا دیئے۔

''آپ نے ایک سائنسی مشین سے لانچ کو انویسیبل کیا تھا اس کے باوجود لانچ بلیو سرکل یا بلیو لائٹ کی وجہ سے دیکھی جا سکتی تھی۔ کیا ہمیں سمندر کے نیچے بلیو لائٹ چیک نہیں کر سکے گی۔ اگر وہ ہمارے مقابلے پر آبدوزیں لے آئے اور انہوں نے ہر طرف بلیو لائٹ آن کر دی تو پھر''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پانی کے نیچے آنے کے بعد نائٹم ریز کی طاقت دگنی بلکہ تگنی ہو جاتی ہے اور بلیو سرکل ریزز پانی کی سطح پر تو کام کرتی ہیں لیکن پانی کے نیچے نہیں۔ اس لئے اب ہمیں بلیو سرکل سے تو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن اگر وہ آبدوزیں لے آئے اور ان آبدوزوں کی ہیڈ لائٹس بلیو رنگ کی ہوئیں تو پھر واقعی وہ ہمیں آسانی سے چیک کر سکتے ہیں اور پھر ظاہر ہے جس طرح ہم نے گن شپ لانچوں کا مقابلہ کیا ہے اسی طرح ان آبدوزوں کو بھی ہمیں تباہ کرنا ہو گا۔ اس کے سوا تو دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے لیکن جہاں تک میری معلومات ہیں ریڈ کوبرا نے جزیرے کی حفاظت کے لئے ہر طرح کا انتظام کیا ہے لیکن جزیرے کی حفاظت کے لئے جنگی آبدوزیں نہیں لائی گئی ہیں اس لئے ہمارا سمندر کے نیچے ان سے مقابلہ ہونے کا کوئی چانس نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں ہیں تو وہ کسی بھی وقت آبدوزیں یہاں منگوا سکتے ہیں۔ ایکریمیا کے پاس دنیا کی تیز ترین ایٹمی آبدوزیں موجود ہیں جو

ہزاروں میل کا راستہ چند گھنٹوں میں طے کر سکتی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اللہ اللہ کرو اور دعا کرو کہ ایسا نہ ہو کیونکہ ایٹمی آبدوزوں کے سامنے ہمارے یہ چھوٹی سی آبدوز کسی کھلونے سے بھی کم تر ثابت ہو گی۔ اگر آبدوزوں نے ہمیں گھیر لیا اور ہم پر تارپیڈو فائر کر دیئے تو بس پھر سمجھو کہ ہماری ہونے والی اولاد عالم بالا ہی یتیم ہو جائے گی''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

''اب ہم جزیرہ ہوان سے کتنی دور ہیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''اس بات کا جواب تو گراہم اور ٹالر ہی دے سکتے ہیں جو کنٹرول روم میں موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''گراہم''...... جولیا نے گراہم سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... گراہم کی آواز سنائی دی۔

''اب ہم جزیرہ ہوان سے کتنی دور ہیں''...... جولیا نے تنویر کا سوال دوہراتے ہوئے کہا۔

''ہم اس وقت تھرٹی سکس ناٹ تھری ون کی رفتار سے سفر کر رہے ہیں اور ہماری آبدوز سمندر میں ایک ہزار فٹ نیچے ہے۔ جزیرہ ہوان ایک سو چالیس درجے کے زاویے پر ہے جو ہم سے تقریباً پچیس بحری میل دور ہے''...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم کتنی دیر میں وہاں پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ دس منٹ اور لگیں گے''...... گراہم نے جواب دیا۔

''او کے''...... صفدر نے کہا اور اسپیکروں میں خاموشی چھا گئی۔

''عمران صاحب''...... کنٹرول روم سے گراہم کی ایک بار پھر آواز سنائی دی۔

''یس گراہم۔ بولو''...... عمران نے کہا۔

''ایک بہت بڑا خطرہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ کیا آپ کچھ دیر کے لئے کنٹرول روم میں آنا پسند کریں گے''...... گراہم نے کہا۔ اس کے لہجے میں تشویش کا عنصر جھلک رہا تھا۔ اس کا تشویش بھرا لہجہ سن کر نہ صرف ممبران بلکہ عمران بھی سنجیدہ ہو گیا اور تیزی سے کنٹرول روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھی بھی عمران کے پیچھے چل پڑے۔

جیرالڈ ایک بار پھر کنٹرول روم میں موجود تھا۔ وہ اسی سکرین کے سامنے کھڑا تھا جس پر جیمز نے اسے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو سمندر کے نیچے ایک ٹنل میں تیرتے دکھایا تھا۔ سکرین پر اسی طرح بے شمار لکیریں دکھائی دے رہی تھیں جو مختلف اطراف میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ سرخ رنگ کے چھ نکتے ایک سفید رنگ کی لکیر میں دکھائی دے رہے تھے اور یہ لکیر ایک مخصوص مقام پر جا کر ختم ہو رہی تھی۔

''یس باس۔ کنفرم ہو گیا ہے۔ اس زیر زمین ٹنل کا راستہ جزیرے کے شمال میں ایک کھائی میں نکلتا ہے۔ یہ لوگ اسی ٹنل میں سفر کر رہے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''کیا یہ ٹنل آگے جا کر کہیں اور بھی مڑتی ہے''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''نو باس۔ اس ٹنل میں جزیرے پر موجود کھائی میں آنے کے

سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے''...... جیمز نے جواب دیا۔

''مطلب یہ کہ اب یہ لوگ کھائی میں آئیں گے اور پھر اس کھائی سے نکل کر جزیرے پر آنے کی کوشش کریں گے''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر عام سا راستہ چھوڑ کر انہوں نے اس قدر کٹھن اور خطرناک راستہ کیوں اختیار کر رہے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''کیا مطلب''...... جیرالڈ نے چونک کر کہا۔

''جس کھائی کی طرف یہ سفر کر رہے ہیں وہ انتہائی گہری ہے۔ اس کھائی میں پانی تو بھرا ہوا ہے لیکن پانی ایک مخصوص حد تک ہے۔ کھائی سے نکلنے کے لئے انہیں شدید جدو جہد کرنی پڑے گی اور کھائی کی دیواریں اس قدر چکنی ہیں کہ یہ ایک قدم بھی اوپر نہیں آ سکیں گے۔ یہ جتنی بار بھی اوپر آنے کی کوشش کریں گے اتنی ہی بار پھسل کر نیچے جا گریں گے۔ اس کے علاوہ کھائی میں زہریلی گیس بھری ہوئی ہے۔ اگر ان کے پاس ہیوی آکسیجن سلنڈر بھی ہوئے تو جتنا یہ سفر کر کے آئے ہیں۔ اب تک سلنڈروں کی آکسیجن بھی ختم ہو چکی ہو گی اور یہ بغیر آکسیجن کے کھائی میں زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ جبکہ ٹنلز میں ایسے بہت سے راستے ہیں جن سے گزر کر یہ جھیل اور دوسری دراڑوں میں پہنچ سکتے تھے''۔ جیمز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ انہیں اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ یہ کس طرف جا رہے ہیں اور آگے ان کے لئے کیا خطرات ہو سکتے ہیں''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس۔ یہی بات ہو سکتی ہے ورنہ اس کھائی کی طرف جانا صریحاً خودکشی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''...... جیمز نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کتنی دیر میں یہ کھائی تک پہنچ جائیں گے''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''جس تیزی سے یہ آگے بڑھ رہے ہیں اس سے تو لگتا ہے کہ اگلے چند منٹ میں یہ کھائی میں ہی ہوں گے''...... جیمز نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم مجھے اس کھائی کی تفصیل بتاؤ کہ یہ کھائی جزیرے کے کس حصے میں ہے''...... جیرالڈ نے کہا تو جیمز اسے جزیرے پر موجود کھائی کے بارے میں بتانے لگا۔

''اوکے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اب یہ کھائی سے کیسے باہر آتے ہیں۔ اب یہی کھائی ان کی مدفن بنے گی''...... جیرالڈ نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کنٹرول روم سے باہر آ گیا۔ کنٹرول روم کے باہر کئی مسلح افراد موجود تھے جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس تھے۔

''آؤ میرے ساتھ''...... جیرالڈ نے ان سے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ مسلح افراد اس کے پیچھے ہو لئے۔ مسلح افراد کی

تعداد دس تھی۔

وہ سب چٹانی راستوں پر چلتے ہوئے جزیرے کے ایک ایسے حصے میں آ گئے جہاں ہر طرف چھوٹی بڑی کھائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ زمین کے اس حصے پر بہت سے کٹاؤ بھی تھے۔ کھائیاں چونکہ سمندر کے کنارے سے نزدیک تھیں اس لئے سب کی سب پانی سے بھری ہوئی تھیں جن سے ہر طرف کسیلی سی بو پھیلی ہوئی تھی۔

جیرالڈ اور اس کے مسلح ساتھی دراڑوں اور کھائیوں سے بچتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ کچھ فاصلے پر ایک بڑا سا گڑھا تھا جو دور تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ حصہ ایک بڑے کٹاؤ کی وجہ سے پھیلا تھا جس نے ایک بڑی کھائی کی شکل اختیار کر لی تھی۔ کھائی کافی بڑی اور گہری تھی۔ اس کھائی سے واقعی انتہائی تیز اور ناگوار بو آ رہی تھی۔ جیرالڈ نے بو سے بچنے کے لئے جیب سے رومال نکال کر اپنی ناک پر رکھ لیا تھا۔

''یہ ہے وہ کھائی جس سے وہ لوگ اس طرف آ رہے ہیں۔ ہمیں اس کھائی کو تباہ کرنا ہو گا تا کہ وہ اس کھائی سے باہر نہ آ سکیں اور یہی کھائی ان کا مدفن بن جائے''...... جیرالڈ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس۔ ہم اس کھائی میں ایم ایم بم پھینک دیتے ہیں۔ ایم ایم بموں سے کھائی کی دیواریں ٹوٹ جائیں گی اور اگر وہ پانی کے اندر بھی ہوئے تو وہ کھائی کی دیواروں کے ملبے سے نہیں ن

سکیں گے اور نہ ہی انہیں واپس اس ٹنل میں جانے کا موقع ملے گا''...... جیرالڈ کے ایک ساتھی نے کہا۔

''گڈ شو۔ بس چند منٹ اور انتظار کر لو۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم کھائی میں بم اس وقت پھینکے جائیں جب وہ ٹنل سے نکل کر کھائی میں پہنچ چکے ہوں تا کہ ان کے بچنے کا کوئی چانس باقی نہ رہے''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس''...... اس کے ساتھی نے کہا۔ جیرالڈ کھائی کے کنارے پر موجود ایک چٹان پر کھڑا تھا اور بار بار جھک کر کھائی میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ایک تو کھائی گہری تھی اور نیچے اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا اس لئے اسے نیچے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کھائی میں جھانکنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنی کلائی پر بندھی ہوئی واچ بھی دیکھ رہا تھا۔ جیمز نے اس سے کہا تھا کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو ٹنل سے گزر کر اس کھائی میں آنے میں پندرہ منٹ لگ سکتے ہیں۔ پندرہ منٹ ہو چکے تھے اور جیرالڈ کو یقین تھا کہ اب تک کرنل فریدی اور اس کے ساتھی کھائی میں پہنچ چکے ہوں گے لیکن اس نے مزید دو منٹ کا توقف کیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو کھائی میں ایم ایم بم برسانے کا حکم دے دیا۔ اس کے ساتھی تیزی سے کھائی سے پیچھے ہٹ کر بکھر گئے تھے اور پھر انہوں نے جیبوں سے راڈز بم جیسے طاقتور بم نکالے اور انہیں آن کر کے کھائی کے مختلف حصوں میں پھینکنا شروع ہو گئے۔ بم

کھائی میں گرتے چلے گئے اور پھر کچھ دیر بعد اچانک جیسے کھائی میں کوئی جوالا مکھی پھٹ پڑا تھا۔ زور دار دھماکوں کے ساتھ کھائی سے آگ کے بڑے بڑے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ زور دار دھماکوں نے جزیرے کو بری طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ جیرالڈ اور اس کے ساتھی بڑی اور چھوٹی کھائیوں سے کافی پیچھے ہٹ آئے تھے ورنہ دھماکوں کی شدت سے وہ بھی ان کھائیوں میں گر سکتے تھے۔ ہر طرف سے دھماکوں کے ساتھ گونج کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو کھائیوں کے تباہ ہونے کے سبب سے ہو رہی تھیں۔ بہت سی کھائیوں کے کنارے ٹوٹ گئے تھے اور وہاں جو دراڑیں تھیں وہ جزیرے کی لرزش سے اور زیادہ چوڑی ہوتی جا رہی تھیں۔ جزیرہ بدستور لرز رہا تھا جیسے وہاں زبردست بھونچال آ گیا ہو۔

زمین کی لرزش دیکھ کر اور گونج کی آواز سن کر جیرالڈ سائیڈ میں موجود ایک بھاری اور ٹھوس چٹان کے پیچھے دبک گیا تھا۔ اس کے ساتھی بھی زمین سے چپک گئے تھے۔ کچھ دیر تک جزیرہ لرزتا رہا اور گونج کی آواز ابھرتی رہی پھر سب سے پہلے زمین کی لرزش ختم ہوئی اور پھر گونج کی آوازیں بھی ختم ہوتی چلی گئیں۔ لرزش اور گونج ختم ہوتے ہی جیرالڈ اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کھائی کی طرف دیکھنے لگے جس میں انہوں نے ایم ایم بم برسائے تھے اور یہ دیکھ کر ان کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی کہ دھماکوں نے بڑی کھائی کے کناروں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔

کھائی چوڑی ہو گئی تھی اور اس کا ملبہ تباہ ہو کر کھائی کے اندر جا گرا تھا اور یہ ملبہ اتنا زیادہ تھا کہ کھائی میں آنے والے کرنل فریدی اور اس کے ساتھی کسی طور پر بھی زندہ نہیں بچ سکتے تھے۔ جیرالڈ کو تصور میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھی کھائی میں ہزاروں ٹن وزنی ملبے تلے ہوئے دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔

جیرالڈ نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کے لئے کہا اور جن راستوں سے چلتا ہوا آیا تھا انہی راستوں سے ہوتا ہوا وہ دوبارہ کنٹرول روم میں پہنچ گیا جہاں جشن کا سا سماں دکھائی دے رہا تھا۔ یہ جشن کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت پر منایا جا رہا تھا۔ جیرالڈ کو دیکھ کر وہ سب خاموش ہو گئے۔

''وہ سب ختم ہو گئے ہیں باس۔ آپ نے ٹھیک اس وقت کھائی میں بمباری کی تھی جب وہ ٹنل سے نکل کر کھائی میں پہنچ چکے تھے۔ کھائی میں ہزاروں ٹن ملبہ گرا تھا جس میں وہ سب کے سب دفن ہو گئے ہیں''...... جیمز نے جیرالڈ کو اندر آتے دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ یہ کامیابی ہماری سب سے بڑی کامیابی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ چیف نے ہمیں جو ٹاسک دیا تھا اس میں آخرکار کامیابی ہمارے ہی حصے میں آئی ہے۔ یہ ایسی کامیابی ہے جس میں دشمن ہی ہلاک ہوئے ہیں اور ہمیں دشمنوں سے کسی بھی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے''...... جیرالڈ نے کہا۔

"ویس باس اور یہ سب آپ کی بہترین حکمت عملی کی وجہ سے ہوا ہے"...... جیمز نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"بہرحال تم ایک بار پھر تمام ٹنلز کو چیک کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ان کا کوئی اور ساتھی یا گروپ بھی ہو اور ہم کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خوشی میں اتنے غافل ہو جائیں کہ ان کی جگہ کوئی اور جزیرے پر گھس آئے اور وہ ہماری غفلت کا فائدہ اٹھا لے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ میں نے سرچر آئی سسٹم ابھی تک آف نہیں کیا۔ سرچر آئی سسٹم سمندر کی گہرائی میں اور جزیرے کے اوپر بدستور ورک کر رہا ہے۔ جزیرے پر اگر کوئی پرندہ بھی وارد ہو گا تو وہ سرچر آئی سسٹم کی نظروں سے بچ نہیں سکے گا"...... جیمز نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ میں چاہتا ہوں جس طرح میں اپنا ٹاسک پورا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں اسی طرح مادام جیکولین بھی اپنا ٹاسک پورا کر لے۔ جیسے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرے گی ہم سب ایک ساتھ اکٹھے ہوں گے اور پھر سب مل کر ایک بھرپور اور یادگار جشن منائیں گے ایسا جشن جو اس صدی کا سب سے بڑا جشن ہو گا"...... جیرالڈ نے کہا تو جیمز سمیت تمام افراد کے چہرے خوشی سے دمکنا شروع ہو گئے۔

"مادام جیکولین اپنی مثال آپ ہیں باس۔ مجھے یقین ہے کہ وہ

اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے اپنا ٹاسک ضرور پورا کریں گی۔ عمران اور اس کے ساتھی مادام جیکولین کے سامنے زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکیں گے وہ جلد ہی مادام جیکولین کے ہاتھوں میں بے بس پرندوں کی طرح پھڑپھڑاتے دکھائی دیں گے"۔ جیمز نے کہا تو جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک کنٹرول میں تیز سائرن بج اٹھا۔ سائرن کی آواز سن کر نہ صرف جیمز اور اس کے ساتھی بلکہ جیرالڈ بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔ یہ ایمرجنسی سائرن تھا جس کا لنک سرچر آئی سسٹم سے تھا۔ سرچر آئی سسٹم جزیرے پر پہلے سے موجود انسانوں کی بجائے وہاں آنے والے مزید انسانوں کو مارک کرتی تھی پھر یہ سائرن بجتا تھا اور اس سائرن کے بجنے کا مطلب واضح تھا کہ جزیرے پر ایسے انسان آ گئے ہیں جن کا تعلق جیرالڈ کے ساتھیوں سے نہیں تھا اور وہ مسلح بھی تھے۔

کرنل فریدی اور اس کے ساتھی بدستور ٹنل میں سفر کر رہے تھے۔ آگے جاتے ہی ٹنل انہیں کئی سمت میں مڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں ایسے بہت سے راستے تھے جو مختلف اطراف میں جا رہے تھے۔ کرنل فریدی وہاں رک گیا تھا اور اس کے رکتے ہی اس کے ساتھی بھی رک گئے تھے۔ کرنل فریدی نے رکتے ہی اپنا بیگ نیچے رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے کچھ نکالنا شروع ہو گیا۔

''کیا کر رہے ہیں۔ اب ہمارے پاس آکسیجن کی مقدار بے حد کم ہے۔ ہم یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتے ہیں''...... سی شارک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''صرف دو منٹ''...... کرنل فریدی نے کہا اور اپنے کام میں مصروف رہا۔ اس نے بیگ سے چھ سلنڈر نکالے جو زیادہ بڑے تو نہیں تھے لیکن ان پر بٹن سے لگے ہوئے تھے۔ کرنل فریدی نے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور وہ رسی کھول کر اس سے سلنڈرز کو مخصوص

انداز میں باندھنا شروع ہو گیا۔ وہ رسی سے ہر پانچ فٹ کے فاصلے پر سلنڈر باندھ رہا تھا۔ جب چھ کے چھ سلنڈر رسی سے بندھ گئے تو کرنل فریدی نے سلنڈرز پر لگے بٹن پریس کر دیئے۔ بٹن پریس ہوتے ہی سلنڈر آہستہ آہستہ گھومنا شروع ہو گئے اور پانی میں رسی کو تانتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ کرنل فریدی نے اگلے سلنڈر کا رخ ایک چھوٹی ٹنل کی طرف کیا اور رسی چھوڑ دی۔ رسی چھوٹتے ہی سلنڈر رسی سمیت ٹنل میں آگے بڑھتے چلے گئے جیسے رسی کا اگلا سرا کسی نے پکڑ رکھا ہو اور وہ سلنڈرز کھینچ رہا ہو۔ سلنڈرز کو آگے بڑھتے دیکھ کر کرنل فریدی نے ایک بار پھر بیگ میں ہاتھ ڈالے اور بیگ سے ایک سپرے کرنے والا سلنڈر نکال لیا۔ کرنل فریدی نے سلنڈر پر لگا ہوا کیپ اتار کر سپرے بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی سلنڈر سے گہرے رنگ سا نکلا اور تیزی سے ان کے گرد پانی میں پھیلتا چلا گیا۔ یہ رنگ بے حد ہلکا تھا۔ جو تیزی سے ان کے چاروں طرف پھیل گیا تھا۔ کرنل فریدی نے سلنڈر سی شارک کے ہاتھ میں دے دیا اور اسے سمجھانے لگا کہ وہ آگے بڑھتے ہوئے سلنڈر سے پانی میں مسلسل سپرے کرتا رہے تاکہ وہ اور اس کے ساتھی سپرے سے نکلنے والے رنگ ملے پانی کے اندر ہی سفر کریں۔ سی شارک نے سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا اور آگے بڑھتے ہوئے اس نے سلنڈر سے گہرے کلر مسلسل سپرے کرنا شروع کر دیا جو تیزی سے پانی میں مل کر ان کے گرد پھیلتا جا رہا تھا۔ وہ سب سی

شارک کے پیچھے تیر رہے تھے۔ ان کا یہ سفر طویل نہیں تھا۔ آگے انہیں ایک بڑا سا دہانہ دکھائی دے رہا تھا جہاں سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ دہانہ دیکھ کر سی شارک کی رفتار تیز ہو گئی۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں نے بھی اپنی رفتار میں اضافہ کر دیا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد سب سے پہلے اس دہانے سے سی شارک باہر نکل گیا اور اس کے پیچھے کرنل فریدی اور اس کے ساتھی بھی دہانے سے باہر نکلتے چلے گئے۔ سی شارک راستے میں گرے کلر کا مسلسل سپرے کرتا جا رہا تھا اور انہوں نے یہ سارا راستہ سپرے کئے ہوئے اسی گرے کلر کے اندر رہ کر ہی کیا تھا۔ کھلے پانی میں آتے ہی سی شارک نے اپنے چاروں طرف سپرے کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف تیرتا چلا گیا۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی بدستور اس کے پیچھے تھے۔

پانی کا یہ حصہ روشنی سے بھرا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اوپر کی طرف جا رہے تھے۔ سب سے پہلے سی شارک نے پانی سے اپنا سر باہر نکالا اور پھر اس نے سر سے کنٹوپ اتارا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چاروں طرف چٹانیں ہی چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اسی لمحے کرنل فریدی اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھیوں نے بھی پانی سے سر نکالنے شروع کر دیئے۔ پانی سے سر نکال کر انہوں نے اپنے کنٹوپ اتار لئے تھے۔

”یہ وہ جھیل ہے جس میں تم سب کو میں لانا چاہتا تھا اور مجھے

خوشی ہے کہ میں تم سب کو ٹھیک راستے سے جھیل تک لایا ہوں“۔ سی شارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کنارے کی طرف چلو۔ جھیل کے باہر اگر کوئی ہوا تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی“...... کرنل فریدی نے کہا تو سی شارک نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک کنارے کی طرف تیرتا چلا گیا۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ تیرتے ہوئے کنارے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”یہ آپ نے سلنڈروں کو رسی سے باندھ کر دوسری ٹنل میں کیوں چھوڑا تھا اور یہ سپرے“...... کیپٹن حمید نے سی شارک کے ہاتھوں میں سلنڈر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے تم سب کو بتایا تھا کہ ہمیں ٹنل میں ریز سے چیک کیا جا رہا ہے اور تم نے ہی تو مجھ سے کہا تھا کہ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ ہم دشمنوں کی نظروں سے آنے سے بچ سکیں تو اچانک مجھے وائبریشن کرنے والے سلنڈرز کا خیال آ گیا تھا۔ سلنگ لائٹ سے متحرک چیزوں کے بارے میں ہی پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے وائبریٹ کرنے والے سلنڈرز جو ایس ڈی بم بھی تھے کو رسی سے باندھ کر ان کے وائبریٹ کرنے والے بٹن پریس کر دیئے تھے۔ وائبریٹ ہوتے ہی سلنڈرز رسی سمیت آگے بڑھ گئے تھے۔ میں نے انہیں سمندر کی دوسری ٹنل میں چھوڑ دیا تھا اور پھر میں نے سپرے سلنڈر سے پانی میں ہر طرف سٹارنگ کلر پھیلا

دیا تھا یہ ایک ایسا کلر ہے جس کے اندر متحرک رہنے والا کوئی بھی جاندار چھپ جاتا ہے اور اس تک نہ کوئی ریز پہنچ سکتی ہے اور نہ ہی اسے مارک کیا جا سکتا ہے۔ اب ہوا یہ تھا کہ میں نے سلنڈروں کو وائبریٹ کر کے جب دوسری ٹنل میں چھوڑا تھا اور اپنے گرد سٹارنگ پھیلا دیا تھا تو جیرالڈ ہمیں جس سلنگ ریز سے چیک کر رہا تھا اس کی سکرین پر ہماری جگہ وائبریٹ کرنے والے سلنڈرز نمایاں ہو گئے ہوں گے۔ ہم چونکہ سٹارنگ کلر کے حصار میں تھے اس لئے سلنگ ریز نے ہمیں سکرین سے غائب کر دیا ہو گا۔ جیرالڈ اور اس کے ساتھی ہمیں لائیو ضرور چیک کر رہے ہوں گے لیکن سکرین پر انہیں ہم حرکت کرتے ہوئے ریڈ ڈاٹس جیسے ہی دکھائی دے رہے ہوں گے۔ ہم چونکہ سٹارنگ میں چھپ گئے تھے اس لئے ہماری جگہ انہیں سکرین پر ریڈ ڈاٹس کی شکل میں وائبریٹ کرتے ہوئے سلنڈرز ہی دکھائی دے رہے ہوں گے اور وہ ان پر ہی نظر رکھے ہوئے ہوں گے اور جس طرف سلنڈرز جائیں گے وہ بھی ان کے پیچھے جائیں گے۔ ان کی ساری توجہ چونکہ ان سلنڈرز پر ہو گی اس لئے وہ ان راستوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیں گے جہاں ہمیں پہنچنا تھا اور دیکھ لو سی شارک ہمیں لے کر جزیرے پر موجود جھیل میں آ گیا ہے اور یہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے جس کا مطلب ہے کہ جیرالڈ اور اس کے ساتھی ہمارے ڈاج میں آ گئے ہیں اور وہ ابھی تک ان سلنڈرز کے پیچھے ہی لگے ہوئے

ہیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم تو واقعی بے حد ذہین ہو ہارڈ سٹون۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ دشمنوں کو اس آسانی سے بھی ڈاج دیا جا سکتا ہے''...... سی شارک نے کرنل فریدی کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ کرنل فریدی کچھ کہتا اچانک جزیرہ زور دار اور انتہائی خوفناک دھماکوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ دھماکے اس قدر شدید تھے کہ جزیرہ بری طرح سے ہل کر رہ گیا تھا اور جھیل کے کنارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنا شروع ہو گئے تھے۔ جھیل کے کناروں کو ٹوٹتے دیکھ کر ان سب نے فوراً پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ جھیل کا پانی بھی بری طرح سے اچھل رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جزیرے پر کسی فوج نے باقاعدہ بمباری کرنی اور میزائل برسانا شروع کر دیئے ہوں جس سے جزیرے پر خوفناک بھونچال سا آ گیا تھا۔

''کیا یہ وہی سلنڈرز بلاسٹ ہوئے ہیں جنہیں آپ نے دوسری ٹنل میں چھوڑا تھا''...... انسپکٹر ریکھا نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے سلنڈرز کے صرف وائبریٹ بٹن آن کئے تھے۔ ان کے بلاسٹنگ بٹن آن نہیں کئے تھے۔ یہ کارروائی جیرالڈ اور اس کے ساتھیوں کی ہے۔ انہوں نے شاید جزیرے کے اس حصے کو چیک کر لیا ہے جہاں ان کے خیال میں ہم ٹنل سے نکل کر

آنے والے ہیں۔ وہ کوئی دراڑ بھی ہو سکتی ہے اور کھائی بھی۔

انہوں نے اس مشکوک سپاٹ میں زبردست بمباری کی ہے تاکہ ہمارے ٹکڑے اُڑ جائیں اور ہماری لاشیں بھی وہیں دفن ہو جائیں''...... کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ان بے چاروں کو کیا معلوم کہ انہوں نے جس جگہ بم برسائے ہیں ہم وہاں نہیں تھے بلکہ ہماری جگہ بے چارے سلنڈروں کے ٹکڑے ہو گئے ہوں گے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''اب ہمیں زیادہ دیر جھیل میں نہیں رکنا چاہئے۔ باہر نکل کر ہمیں دیکھنا ہو گا کہ مسلح افراد کی پوزیشن کیا ہے۔ ان کی تعداد دیکھ کر ہی ہم اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان سے کیسے نپٹا جا سکتا ہے''...... طارق نے کہا۔

''ہاں۔ چلیں۔ دشمن ابھی دوسری طرف متوجہ ہے۔ وہ ہمیں جھیل سے نکلتے ہوئے نہیں دیکھ سکیں گے اور ہم چٹانوں میں چھپ کر انہیں آسانی سے چیک کر لیں گے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

جھیل کی سطح چونکہ کافی نیچے تھی اور ان کے گرد چٹانیں تھیں اس لئے وہ کناروں پر موجود چٹانوں میں بنے ہوئے رخنوں اور چھوٹی موٹی دراڑوں پر ہاتھ پاؤں جماتے ہوئے اوپر چڑھنا شروع ہو گئے۔

کرنل فریدی نے کنارے پر پہنچ کر احتیاط سے سر اٹھایا اور غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں کچھ فاصلے پر موجود ایک بڑی چٹان پر جم گئیں۔ جہاں چار مشین گن بردار موجود تھے۔

ان گن بردار افراد کا رخ دوسری طرف تھا۔ شاید وہ اسی طرف دیکھ رہے تھے جہاں دھماکے کئے گئے تھے۔

مسلح افراد کو دوسری طرف متوجہ دیکھ کر کرنل فریدی ہاتھوں اور پیروں کا زور لگاتا ہوا جھیل سے باہر آ گیا۔ اس نے اوپر آنے والے اپنے ساتھیوں کو بھی آہستہ آواز میں ان چار مسلح افراد کے بارے میں بتا دیا تھا۔ وہ سب بھی ایک ایک کر کے احتیاط سے کھائی نما جھیل سے باہر آ گئے اور پھر جھکے جھکے انداز میں ایک بڑی چٹان کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

''ان افراد کو دیکھ کر میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے''۔ ہریش نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کون سا خیال''...... انسپکٹر ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

''انہوں نے سبز رنگ کے مخصوص لباس پہن رکھے ہیں۔ اگر ہم انہیں زندہ پکڑ لیں تو ان کے لباس ہمارے کام آ سکتے ہیں''...... ہریش نے کہا۔

''لیکن وہ اونچی چٹان پر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ چٹان کی دوسری طرف اور بھی افراد ہوں۔ اگر انہوں نے ہمیں دیکھ لیا تو وہ اس علاقے کو فوراً گھیر لیں گے''...... سی شارک نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ہم ان کا گھیرا توڑ کر نکل جائیں گے ہم ان سے لڑنے آئے ہیں۔ ان سے کوئی کھیل کھیلنے نہیں''...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا کہتے ہو فریدی''...... طارق نے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پہلے ہمیں اپنے جسموں کا بوجھ کم کر لینا چاہئے۔ اس کے بعد سوچتے ہیں کہ کیا کرنا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا اور اس نے اپنے کاندھے سے بیگ اتار کر نیچے رکھا اور کمر پر بندھے ہوئے آکسیجن سلنڈر کھولنے لگا۔ طارق نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ بھی اپنے جسم سے بیگ، آکسیجن سلنڈر اور تیراکی کا لباس اتارنا شروع ہو گیا۔ ان سب نے جیسے ہی اپنے جسموں پر موجود تیراکی کے لباس اتارے اسی لمحے انہیں سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ ان سب نے چونک کر دیکھا تو انہیں ایک چٹان کے پیچھے سے ایک سیاہ رنگ کی چیل سی نکلتی دکھائی دی جو پر مارتی ہوئی تیزی سے اس طرف آ رہی تھی۔ چیل کی آنکھیں بے حد بڑی بڑی اور چمکدار تھیں۔ اس چیل پر نظر پڑتے ہی کرنل فریدی چونک پڑا۔

''یہ مشینی پرندہ ہے''...... طارق نے کہا تو وہ بری طرح سے اچھل پڑے۔

''ہاں۔ یہ نقلی پرندہ ہے۔ یہ سرچر آئی سسٹم کے تحت کام کرتا ہے اور اس پرندے کی آنکھوں میں لگے ہوئے کیمروں سے ہمیں دیکھا جا سکتا ہے''...... کرنل فریدی نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ''...... ان سب کے منہ سے بیک وقت نکلا۔ کرنل فریدی نے فوراً اپنے لباس کی اندرونی جیب سے ایک لمبے نال والا

ریوالور نکالا اور اس نے مشینی پرندے کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا۔ نال سے ایک شعلہ سا نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے پرندے کی طرف بڑھا اور پھر بلٹ جیسے ہی پرندے سے ٹکرائی، ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پرندے کے فضا میں ہی ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔

''چلو۔ جلدی نکلو یہاں سے۔ ورنہ چٹان پر موجود مسلح افراد کو ہماری پوزیشن معلوم ہو جائے گی''...... کرنل فریدی نے اپنا بیگ اٹھا کر اپنے کاندھوں پر ڈال کر تیزی سے ایک طرف چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی فوراً اپنے بیگ اٹھائے اور تیزی سے دائیں بائیں بکھرتے چلے گئے۔ اسی لمحے انہیں اس طرف سے دوڑنے بھاگنے اور انسانوں کے چیخ چیخ کر بولنے کی آوازیں سنائی دیں جہاں انہوں نے چار مسلح افراد کو چٹان پر کھڑے دیکھا تھا۔ ان افراد نے مشینی پرندے کو تباہ ہوتے دیکھ لیا تھا۔ وہ چٹانوں سے چھلانگیں لگا کر اور مشین گنوں سے فائرنگ کرتے ہوئے ان کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

''سب بکھر جاؤ۔ یہاں دشمنوں کی تعداد زیادہ ہو سکتی ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے فاصلے پر رہیں گے تو آسانی سے ان کے قابو نہیں آئیں گے''...... طارق نے چیخ کر کسی کمانڈر کی طرح انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا تو وہ تیزی سے چٹانوں کے ساتھ دوڑتے ہوئے ایک دوسرے سے دور دور ہٹتے چلے گئے۔ اسی لمحے دائیں طرف موجود ایک چٹان کے پیچھے سے وہی چار مسلح افراد دوڑ کر اس

طرف آتے دکھائی دیئے۔ اس طرف ہریش موجود تھا۔ ہریش ایک چٹان کی آڑ لینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اچانک اس طرف آنے والے مسلح افراد نے اسے دیکھ لیا تھا۔ ان چاروں نے مشین گنوں کا رخ ہریش کی طرف کیا اور پھر انہوں نے ایک ساتھ فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ ہریش نے فوراً چھلانگ لگائی اور زمین پر گر کر تیزی سے نشیب کی طرف کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ مسلح افراد کی گولیاں اس کے اردگرد زمین پر پڑ رہی تھیں۔ کچھ فاصلے پر انسپکٹر ریکھا موجود تھی اس نے جو مسلح افراد کو ہریش پر فائرنگ کرتے دیکھا تو وہ فوراً اٹھی اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ مسلح افراد کی طرف کرتے ہی فائرنگ کر دی۔ ماحول ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ انسانی چیخوں سے بھی گونج اٹھا۔ دو مسلح افراد انسپکٹر ریکھا کی گولیوں کا نشانہ بن گئے تھے۔ باقی دو نے فائرنگ ہوتے ہی دائیں بائیں چھلانگیں لگا دی تھیں۔ ان میں سے ایک نے پلٹ کر انسپکٹر ریکھا پر فائرنگ کرنی چاہی لیکن اسی لمحے سائیڈ کی ایک چٹان کی طرف سے فائرنگ ہوئی اور وہ آدمی چیخ کر تڑپنا شروع ہو گیا۔ اس چٹان کے پیچھے کیپٹن حمید موجود تھا اس نے اس آدمی کو انسپکٹر ریکھا پر فائرنگ کرنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔ ایک آدمی جو دائیں طرف کودا تھا۔ وہ اچھل کر فوراً ایک چٹان کے پیچھے چلا گیا تھا۔

اس آدمی کو چٹان کے پیچھے جاتے دیکھ کر ہریش اٹھا اور مشین

پسٹل لے کر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ چٹان کے پیچھے چھپا ہوا شخص سر نکال کر اس کی طرف دیکھتا ہریش نے اونچی چھلانگ لگائی اور چٹان پر چڑھتا چلا گیا۔

''اسے زندہ پکڑو تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں''۔ کرنل فریدی نے کہا تو ہریش نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ رکے اور کسی نتیجے کی پرواہ کئے بغیر چٹان کی دوسری طرف کود گیا جہاں مسلح آدمی دبکا ہوا تھا۔ ہریش کو اپنے سامنے آتے دیکھ کر وہ بوکھلا گیا۔ اس نے اٹھنے اور مشین گن کا رخ ہریش کی طرف کر کے فائر کرنے کی کوشش کی لیکن ہریش بھلا اسے ایسا موقع کہاں دینے والا تھا۔ ہریش کی ٹانگ گھومی اور اس آدمی کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔ اپنے ہاتھوں سے مشین گن نکلتے دیکھ کر اس آدمی نے جلدی سے اپنی پتلون کی جیب میں ہاتھ مارا جیسے وہ جیب میں موجود دوسری گن نکالنا چاہتا ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ گن نکالتا۔ ہریش نے بجلی کی سی تیزی سے گھومتے ہوئے اس کے سینے پر زوردار بیک کک مار دی۔ اس آدمی کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ ہوا میں اٹھ کر کمر کے بل پیچھے چٹان سے ٹکرایا اور پھر دھب سے نیچے آ گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنا سر اٹھاتا۔ ہریش کی ٹانگ ایک بار پھر حرکت میں آئی اور اس آدمی کی کنپٹی پر پڑی۔ اس آدمی کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ ساکت

ہوتا چلا گیا۔

ہریش نے مشین پسٹل اپنی پتلون کی پیٹی میں اڑسا اور آگے بڑھ کر نوجوان کو چیک کرنے لگا کہ وہ کہیں مکر نہ کر رہا ہو لیکن اس کے تیز اور زور دار حملوں کی نوجوان تاب نہ لا سکا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسے بے ہوش دیکھ کر ہریش نے اسے اٹھایا اور اپنے کاندھے پر ڈال کر اچھل کر چٹان سے نیچے آیا اور نوجوان کو لے کر اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف کرنل فریدی موجود تھا اور پھر اس نے نوجوان کو ایک چٹان کے پاس ڈال دیا۔

''اسے باندھ دو'' ...... کرنل فریدی نے کہا تو ہریش نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے کاندھے سے بیگ اتارا اور اس میں سے نائیلون کی رسی نکال کر نوجوان کے ہاتھ عقب میں باندھنے لگا۔ ہاتھ باندھنے کے بعد ہریش نے اس کے پاؤں بھی باندھ دیئے تاکہ وہ مزاحمت نہ کر سکے۔

''کوئی اور تو نہیں تھا اس طرف'' ...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

''نہیں سر'' ...... ہریش نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم ارد گرد نظر رکھو۔ تب تک میں اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کر لیتا ہوں'' ...... کرنل فریدی نے کہا تو ہریش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پیٹی میں اڑسا ہوا مشین پسٹل نکال کر ایک طرف بڑھ گیا۔

ہریش کے جاتے ہی کرنل فریدی آگے بڑھا اور اس

نوجوان کی گردن پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ اس نے نوجوان کی گردن پر انگلیوں سے تھپکی دی تو نوجوان کی گردن کی کئی رگیں ابھر آئیں۔ کرنل فریدی بار بار اس کے گردن پر مخصوص انداز میں ہاتھ مار رہا تھا جس سے نوجوان کی گردن کی رگیں پھولتی جا رہی تھیں پھر ایک مخصوص رگ کے پھولتے ہی کرنل فریدی نے اسے چٹکی سے پکڑ لیا۔ جیسے ہی اس نے نوجوان کی رگ چٹکی میں پکڑی اسی لمحے نوجوان کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں پھر بند ہو گئیں۔ یہ دیکھ کر کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی گردن کی رگ پر چٹکی بھری تو نوجوان کے منہ سے کراہ کی آواز نکلی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ایک لمحے کے لئے وہ کرنل فریدی کی طرف خالی خالی نظروں دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے فوراً اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور تم۔ تم کون ہو''۔ نوجوان نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے'' ...... کرنل فریدی نے اس سے بڑے نرم لہجے میں پوچھا۔

''پہلے تم بتاؤ۔ تم کون ہو'' ...... نوجوان نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہارڈ سٹون"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہارڈ سٹون۔ کون ہارڈ سٹون۔ دیکھو تم جو کوئی بھی ہو۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم مجھے کھول دو۔ یہاں جیرالڈ کی حکمرانی ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گیا تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا"۔ نوجوان نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... کرنل فریدی نے اسی انداز میں کہا جیسے وہ نوجوان کی بات سن ہی نہ رہا ہو۔

"کیوں۔ میں کیوں بتاؤں تمہیں اپنا نام"...... نوجوان نے کہا۔

"او کے۔ مت بتاؤ۔ یہ بتا دو جیرالڈ کہاں ہے"...... کرنل فریدی نے بدستور تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں بتاؤں گا"...... نوجوان نے کہا۔

"یہاں تم سمیت کتنے مسلح افراد موجود ہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"تم کچھ بھی پوچھ لو۔ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا"...... نوجوان نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا جواب سن کر کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی گردن ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا کر رہے ہو۔ کیا میری گردن دبانا چاہتے ہو۔ دیکھو اگر تم نے مجھے ہلاک کیا تو پھر اس جزیرے پر تمہاری زندگی بھی محال جائے گی"...... نوجوان نے اس بار ڈرے ڈرے لہجے میں

کرنل فریدی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ چٹکی میں ایک بار پھر وہی رگ پکڑ لی جسے دبا کر اس نے نوجوان کو ہوش دلایا تھا۔ کرنل فریدی نے رگ کو چٹکی سے دبایا تو نوجوان یوں تڑپ اٹھا جیسے اس کی روح قبض کی جا رہی ہو۔ اس کے منہ سے چیخ کی آواز کے بجائے خرخراہٹ سی نکلی تھی۔ کرنل فریدی نے رگ اور دبائی تو نوجوان کی آنکھیں پھٹ پڑیں اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اس کا رنگ یکلخت سرخ ہو گیا جیسے اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کے چہرے پر آ گیا ہو۔ وہ چیخنا چاہ رہا تھا لیکن خرخراہٹوں کے سوا اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ اسے بری طرح سے تڑپتے دیکھ کر کرنل فریدی نے اس کی رگ چھوڑ دی لیکن ہاتھ نہ ہٹایا۔

جیسے ہی کرنل فریدی نے اس کی رگ چھوڑی نوجوان کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ یوں گہرے گہرے سانس لینا شروع ہو گیا جیسے دور سے دوڑ لگا کر آیا ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا تھا۔ میری تو جان ہی نکل گئی تھی اور میرے حلق سے کوئی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی میرے جسم سے میری روح کھینچ رہا ہو۔

"اسے نکلٹ وین کہتے ہیں اور اگر یہ رگ دبا دی جائے تو حلق سے آواز نکلنا بند ہو جاتی ہے اور جسم میں ناقابل برداشت درد ہونا شروع ہو جاتا ہے جیسے روح قبض کی جا رہی ہو۔ اگر میں ایک

منٹ اور تمہاری رگ دبائے رکھتا تو تمہارے دماغ کے ساتھ ساتھ تمہارے دل کی بھی رگیں پھٹ جاتیں اور تم اذیت ناک موت کا شکار ہو جاتے۔ اس لئے اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ جو پوچھوں اس کا صحیح صحیح جواب دیتے جاؤ ورنہ اس بار میں تمہاری رگ پکڑ کر اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تمہارا دل نہیں پھٹ جاتا''...... کرنل فریدی نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ ہولناک عذاب ہے۔ بے حد ہولناک، میں اس عذاب کو برداشت نہیں کرسکوں گا''...... نوجوان نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

''تو پھر بتاؤ''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''مم مم۔ میرا نام سٹان ہے۔ اینگر سٹان''...... نوجوان نے کہا۔

''یہاں کتنے مسلح افراد موجود ہیں''...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

''دو سو افراد ہیں اور سب جدید اسلحے سے مسلح ہیں''...... سٹان نے کہا۔

''جیرالڈ کہاں ہے اور جزیرے کو کنٹرول کہاں سے کیا جاتا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''جیرالڈ یہاں سے چار ہزار میٹر دور ایک پہاڑی چٹان پر موجود ایک بلٹ پروف کنٹینر میں ہے۔ وہ وہیں رہتا ہے اور جزیرے کو کنٹرول، مشین روم سے کیا جاتا ہے جو اسی پہاڑی کے نیچے ہے جس پر جیرالڈ کا آفس ہے''...... سٹان نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔ کرنل فریدی اس سے ضرورت کی معلومات حاصل کر رہا تھا اور اس بار سٹان کی زبان یوں چل رہی تھی جیسے وہ بولنے والا طوطا ہو اور وہ پوچھی جانے والی ہر بات کا فوراً جواب دے رہا ہو۔ ابھی کرنل فریدی اس سے سوال و جواب کر ہی رہا تھا کہ اچانک جزیرے تیز فائرنگ اور دھماکوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے ہریش تیزی سے بھاگتا ہوا اس طرف آ گیا۔

''کیا ہوا''...... کرنل فریدی نے اسے آتے دیکھ کر پوچھا۔

''ہمیں چاروں طرف سے مسلح افراد نے گھیر لیا ہے۔ ان کے پاس جدید اسلحہ ہے اور وہ ہم پر فائرنگ کر رہے ہیں''...... ہریش نے جواب دیا۔

''اب تم میں سے کوئی نہیں بچے گا۔ تم سب مارے جاؤ گے''۔ سٹان نے کہا۔

''اس کی آپ کو اب کوئی ضرورت تو نہیں ہے''...... ہریش نے پوچھا۔

''نہیں''...... کرنل فریدی نے کہا تو ہریش نے مشین پسٹل کا رخ سٹان کی طرف کیا۔ اس سے پہلے کہ سٹان کے منہ سے کچھ نکلتا، ہریش نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی اور سٹان کا جسم گولیوں سے چھلنی ہوتا چلا گیا۔

''آؤ''...... کرنل فریدی نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی مختلف جگہوں پر پھیلے

ہوئے تھے اور چٹانوں کی آڑ سے اپنی طرف آنے والے مسلح افراد کو نشانہ بنا رہے تھے۔ سی شارک بھی ان کا ساتھ دے رہا تھا وہ بھی جگہیں بدل بدل کر مشین گن سے فورس کا مقابلہ کر رہا تھا۔

کرنل فریدی تیزی سے ایک چٹان پر چڑھا اور پھر اس چٹان سے لگ گیا اور سر اٹھا کر سامنے کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے سر اٹھایا ہی تھا کہ سامنے سے گولیوں کی باڑ آئی تو کرنل فریدی نے فوراً اپنا سر نیچے کر لیا۔ گولیاں چٹان سے ٹکرائی تھیں۔ چٹان کے پیچھے کوئی اور بھی تھا جس نے کرنل فریدی کو دیکھتے ہی اس پر فائرنگ کھول دی تھی۔ کرنل فریدی نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے اپنے بیگ سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا اور اس کا سیفٹی پن دانتوں سے کھینچ کر چٹان کی دوسری طرف اچھال دیا۔ بم پھینکتے ہی کرنل فریدی نے چٹان سے چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی اس نے چھلانگ لگائی اس کے پیچھے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور چٹان کے پیچھے موجود دو مسلح افراد کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

نیچے آتے ہی کرنل فریدی نے کروٹ بدلی اور اٹھ کر تیزی سے ایک بڑی چٹان کے گرد گھومتا ہوا دوسری سمت میں آ گیا۔ اس طرف آتے ہی کرنل فریدی کو سامنے سے چار افراد تیزی سے چٹانیں پھلانگ کر اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ انہیں دیکھتے ہی کرنل فریدی فوراً چٹان سے چپک گیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور اس کی جگہ منی میزائل گن نکال لی۔

کرنل فریدی نے چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر مسلح افراد کی طرف دیکھا جو چٹانوں پر فائرنگ کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے آ رہے تھے۔ کرنل فریدی نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ اچانک چٹان کے پیچھے سے نکل کر مسلح افراد کے سامنے آ گیا۔ مسلح افراد اس سے تقریباً سو فٹ کے فاصلے پر تھے۔ اسے دیکھتے ہی انہوں نے فائرنگ کرنی چاہی لیکن اسی لمحے کرنل فریدی نے منی میزائل گن کا رخ ان کی طرف کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ منی میزائل گن سے ایک سگار جیسے میزائل نکل کر بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ میزائل دیکھ کر ان چاروں نے دائیں بائیں چھلانگیں لگا دیں۔ میزائل ایک چٹان سے ٹکرایا اور زور دار دھماکے سے نہ صرف چٹان کے ٹکڑے ہو گئے بلکہ ہوا میں اچھلے ہوئے مسلح افراد مزید فضا میں بلند ہو کر چیختے ہوئے ادھر ادھر گرتے چلے گئے اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئے۔

کرنل فریدی دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے سامنے سے آنے والے افراد کو منی میزائل گن سے نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ اس نے ایک چٹان کی طرف آنے والے مزید پانچ افراد پر منی میزائل فائر کیا تو چٹان کے ساتھ ان پانچوں کے بھی ٹکڑے اُڑتے دکھائی دیئے۔

کرنل فریدی کے ساتھی بھی مشین پسٹل اور منی میزائل گنوں کے ساتھ ہینڈ گرنیڈز کا بے دریغ استعمال کر رہے تھے۔ ان کے مقابلے

پر مسلح افراد نے بھی ان پر گولیوں کے ساتھ بم برسانے شروع کر دیئے تھے۔

کرنل فریدی سامنے آنے والے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھا جا رہا تھا کہ اچانک تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک بڑی پہاڑی کے پیچھے سے سیاہ رنگ کا ایک گن شپ ہیلی کاپٹر نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر جیسے ہی اوپر آیا اس کے نیچے لگی ہوئی مشین گن کا دہانہ کھل گیا اور گولیوں کرنل فریدی کے ارد گرد پڑیں۔ کرنل فریدی نے فوراً چھلانگ لگائی اور چٹان کی سائیڈ میں لڑکھڑاتا چلا گیا اور پھر اٹھ کر تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگا۔ اسے چھلانگ لگاتے اور بھاگتے دیکھ کر ہیلی کاپٹر آگے بڑھ کر جھکا اور میزائل گن سے ایک میزائل نکل کر بجلی کی سی تیزی سے کرنل فریدی کی طرف بڑھا۔ کرنل فریدی نے پلٹ کر دیکھا تو اسے میزائل تیزی سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ کرنل فریدی نے ایک چٹان کے کنارے کے طرف چھلانگ لگائی اور جیسے ہی اس کی ٹانگیں اس چٹان سے ٹکرائیں وہ ایک بار پھر اچھلا اور دائیں پہلو گرتا چلا گیا۔ میزائل اس سے چند انچ کے فاصلے سے گزر کر آگے جا کر ایک چٹان سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور چٹان کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

کرنل فریدی پہلو کے بل سائیڈ پر موجود جھاڑیوں میں گرا اور گرتے ہی تیزی سے اٹھ کر وہاں موجود ایک چٹان کی طرف دوڑتا

چلا گیا۔ یہ چٹان خاصی اونچی تھی۔ کرنل فریدی چٹان کے پاس آ کر رکا نہیں تھا بلکہ وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا اور زمین پر گر کر گھنی جھاڑیوں میں رینگ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر ہیلی کاپٹر والوں نے اسے چٹان کی طرف جاتے دیکھا ہو گا تو وہ اس چٹان کو بھی میزائل مار کر اُڑا دیں گے اور وہی ہوا۔ جیسے ہی کرنل فریدی رینگتا ہوا جھاڑیوں میں گیا اسی لمحے ایک تیز دھماکا ہوا اور چٹان کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ دھماکے کی آواز سن کر کرنل فریدی نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے تھے۔ دھماکے سے تباہ ہونے والی چٹان کے ٹکڑے اس پر اور اس کے ارد گرد گرے تھے لیکن ان سے کرنل فریدی کو کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔

چٹان اُڑاتے ہی ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا آگے آ گیا اور اس نے تباہ ہونے والی چٹان کے ارد گرد موجود جھاڑیوں میں فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ اب صورتحال خطرناک ہو چکی تھی ہیلی کاپٹر جس انداز میں جھاڑیوں پر فائرنگ کر رہا تھا اس سے کرنل فریدی بھی شکار بن سکتا تھا۔ کرنل فریدی فوراً پلٹا اور اس نے لیٹے لیٹے ہاتھ میں موجود منی میزائل گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ میزائل گن سے سگار جیسا میزائل نکلا اور شعلے چھوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہیلی کاپٹر کا فرنٹ اسی سمت تھا جس طرف سے کرنل فریدی نے اس پر میزائل فائر کیا تھا۔ پائلٹ نے آگ چھوڑتا ہوا میزائل اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے بوکھلا

کر فوراً ہیلی کاپٹر موڑنا چاہا لیکن ظاہر ہے میزائل کی رفتار سے ہیلی کاپٹر کی رفتار کہاں تیز ہو سکتی تھی ابھی ہیلی کاپٹر ذرا سا ہی مڑا تھا کہ میزائل اس سے ٹکرایا اور ماحول تیز دھماکے سے گونج اٹھا۔ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا تھا۔

ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کرتے ہی کرنل فریدی ایک بار پھر زمین سے چپک گیا تھا کیونکہ تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اس طرف آ سکتے تھے جن سے کرنل فریدی کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ لیکن خیریت گزری تھی۔ ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اس کی طرف نہیں آئے تھے۔ کرنل فریدی اس ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کا بچا کچھا ملبہ اس چٹان کی دوسری طرف گرا تھا۔

کرنل فریدی ابھی جلتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اسے دائیں طرف سے ایک اور ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ اس طرف پہاڑیاں تھیں۔ ہیلی کاپٹر کے پروں کی آواز سن کر کرنل فریدی فوراً سائیڈ میں موجود ایک چٹان کے ساتھ لگ گیا۔ وہ چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر اسی طرف دیکھ رہا تھا جس طرف سے اسے ہیلی کاپٹر کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دوسرے لمحے اسے پہاڑیوں کے اوپر سے ایک اور گن شپ ہیلی کاپٹر اس طرف آتا دکھائی دیا۔

دوسرا ہیلی کاپٹر بھی زیادہ بلندی پر نہیں تھا۔ کرنل فریدی اب اس ہیلی کاپٹر والوں کی نظروں سے بچنا چاہتا تھا اس لئے وہ جھکا اور پھر

بڑی بڑی جھاڑیوں سے ہوتا ہوا وہ تیزی سے ان پہاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف سے ہیلی کاپٹر آ رہا تھا۔ کرنل فریدی جیسے ہی ایک کھلے حصے میں آیا اس نے تیزی سے سامنے کی طرف دوڑ لگا دی۔ اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹر والے اسے دیکھ لیتے کرنل فریدی نے دوڑتے دوڑتے منی میزائل گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کیا اور دو بار بٹن پریس کر دیا۔ میزائل گن سے یکے بعد دیگرے دو میزائل نکلے اور بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ہیلی کاپٹر والوں نے شاید میزائل دیکھ لئے تھے اور چونکہ ہیلی کاپٹر پہلے سے ہی کچھ بلندی پر تھا اس لئے اسے فوراً دائیں طرف مڑنے کا موقع مل گیا۔ جس کے نتیجے میں کرنل فریدی کا ایک میزائل ہیلی کاپٹر کے سائیڈ سے نکلتا چلا گیا لیکن کرنل فریدی نے دو میزائل فائر کئے تھے اس نے دوسرا میزائل اس انداز میں فائر کیا تھا کہ ہیلی کاپٹر اگر دوسری طرف مڑے گا تو وہ دوسرے میزائل سے نہیں بچ سکے گا اور یہی ہوا۔ ہیلی کاپٹر مڑا ہی تھا کہ دوسرا میزائل ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے سے ٹکرایا اور اس ہیلی کاپٹر کے بھی ٹکڑے اُڑتے چلے گئے اور ہیلی کاپٹر کا شعلوں میں گھرا ہوا ملبہ پہاڑیوں کے نزدیک گرتا چلا گیا۔

جزیرے پر شاید دو ہی ہیلی کاپٹر موجود تھے کیونکہ اب وہاں کسی اور ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ کرنل فریدی کے چہرے پر سکون آ گیا تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور

ایک بار پھر جھاڑیوں اور چٹانوں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے اس کنٹینر کی تلاش تھی جو کسی پہاڑی کی چوٹی پر تھا اور جس میں جیرالڈ موجود تھا۔ ایک پہاڑی کی سائیڈ سے گزر کر وہ جیسے ہی دوسری طرف آیا اسے سامنے ایک بڑا میدان دکھائی دیا۔ میدان کے دوسری طرف مزید پہاڑیاں تھی اور ان میں سے ایک پہاڑی پر ایک بڑا سا کنٹینر رکھا ہوا تھا۔ یہ کنٹینر پہاڑی کی چوٹی پر ایڈجسٹ کیا گیا تھا جس کے چاروں اطراف بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں اور ان کھڑکیوں کو دیکھ کر دور سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ کھڑکیوں پر لگے ہوئے شیشے بلٹ پروف ہیں۔

میدان میں ہر طرف مسلح افراد دوڑتے بھاگتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب فائرنگ کرتے ہوئے اس طرف بھاگے جا رہے تھے جس طرف کرنل فریدی کے ساتھی تھے۔ اس میدان میں جھاڑیاں نہیں تھیں۔ اگر کرنل فریدی اس طرف جاتا تو وہ آسانی سے مسلح افراد کی نظروں میں آ سکتا تھا۔

کرنل فریدی جلد سے جلد اس کنٹینر تک پہنچنا چاہتا تھا جس میں سٹان کے کہنے کے مطابق جیرالڈ موجود تھا اور کرنل فریدی جیرالڈ کو ہر صورت میں زندہ پکڑنا چاہتا تھا تاکہ اس سے ہاف فیس کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ کرنل فریدی پہاڑی کے ساتھ لگ گیا تھا تاکہ میدان میں موجود مسلح افراد اسے نہ دیکھ سکیں۔ کرنل فریدی نے دائیں بائیں دیکھا تو اسے دائیں طرف ایک

پہاڑی دکھائی دی جو طویل بھی تھی اور گھومتی ہوئی ان پہاڑیوں کی طرف جا رہی تھی جہاں جیرالڈ کا کنٹینر میں آفس بنا ہوا تھا۔ کرنل فریدی تیزی سے اس طرف لپکا اسے چونکہ طویل چکر کاٹ کر جانا تھا اس لئے وہ بے تحاشہ انداز میں دوڑنا شروع ہو گیا۔ تیزی سے بھاگتا ہوا وہ دوسری طرف موجود پہاڑیوں کی طرف آیا اور پھر کچھ دیر سانس لینے کے بعد وہ ایک پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گیا۔ اس پہاڑی کی دوسری جانب وہ پہاڑی تھی جس پر جیرالڈ کا کنٹینر نما آفس بنا ہوا تھا۔ چونکہ وہ پہاڑی سب سے اونچی تھی اس لئے کرنل فریدی اس پہاڑی پر احتیاط سے چڑھ رہا تھا۔ اس پہاڑی کا ایک حصہ اسی پہاڑی سے ملا ہوا تھا جہاں کرنل فریدی پہنچنا چاہتا تھا۔ وہ چٹانوں کی اوٹ لے کر اوپر جا رہا تھا۔

کرنل فریدی چوٹی پر جانے کی بجائے پہاڑی کی سائیڈ سے ہوتا ہوا اوپر جا رہا تھا اگر وہ چوٹی کی طرف جاتا اور پھر پہاڑی کی دوسری طرف اترتا تو اگلی پہاڑی پر جاتے ہوئے وہ کنٹینر کی کھڑکیوں سے صاف دیکھا جا سکتا تھا جبکہ سائیڈوں میں موجود چٹانیں بڑی بھی تھیں اور آگے کی طرف جھکی ہوئی تھیں جن کے نیچے سے ہوتا ہوا کرنل فریدی کنٹینر میں موجود جیرالڈ کی نظروں سے بچ سکتا تھا۔ دوسری پہاڑی کی ایک چٹان کے پاس آ کر کرنل فریدی ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر اس نے چٹان کی آڑ سے سر نکال کر احتیاط سے کنٹینر کی طرف دیکھا۔ اب چونکہ وہ کنٹینر کے

کافی نزدیک تھا اس لئے وہ کنٹینر میں بنی ہوئی کھڑکیوں کو صاف
طور پر دیکھ سکتا تھا۔ اگر کسی کھڑکی کے پیچھے کوئی کھڑا ہوتا تو کرنل
فریدی اسے آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ کرنل فریدی جس طرف موجود
تھا اس طرف کھڑکی میں کوئی نہیں تھا۔ یہ بات کرنل فریدی کے لئے
باعث اطمینان تھی چنانچہ وہ فوراً اٹھا اور تیزی سے پہاڑی پر چڑھتا
چلا گیا اور پھر وہ کنٹینر کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ کنٹینر پہاڑی کی
چوٹی کو مسطح کر کے رکھا گیا تھا اور اس کے اردگرد بھی بڑی چٹانیں
موجود تھیں۔ کرنل فریدی نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور کنٹینر
کے ساتھ لگ کر نیچے بیٹھ گیا۔ اس نے سر اٹھا کر کھڑکی کی طرف
دیکھا پھر اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن اس کے اردگرد
اونچی چٹانیں تھیں اس لئے نیچے سے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔
کرنل فریدی آہستہ آہستہ اٹھا اور اس نے انتہائی احتیاط کا مظاہرہ
کرتے ہوئے کھڑکی کے شیشے سے اندر جھانکا۔ کنٹینر کے اندر واقعی
ایک شاندار آفس بنا ہوا تھا۔ کنٹینر میں ایک لمبے قد اور مضبوط جسم
کا مالک نوجوان موجود تھا جو انتہائی بے چین دکھائی دے رہا تھا اور
کنٹینر کے سنٹر میں دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے ادھر ادھر
ٹہل رہا تھا۔ نوجوان پر نظر پڑتے ہی کرنل فریدی نے اسے پہچان
لیا وہ ریڈ کوبرا کا نمبر فور جیرالڈ ہی تھا جو شاید جزیرے پر اچانک
ہونے والے حملے کے باعث پریشان دکھائی دے رہا تھا۔
جیرالڈ کو کنٹینر میں اکیلا دیکھ کر کرنل فریدی فوراً نیچے ہو گیا اور پھر

تیزی سے پیچھے ہٹا اور ایک چٹان کی آڑ میں آ گیا۔ جیرالڈ کو کنٹینر
میں موجود پا کر کرنل فریدی کے چہرے پر اطمینان آ گیا تھا۔ چٹان
کی آڑ میں آتے ہی کرنل فریدی نے مشین پسٹل اپنی پتلون کی پیٹی
میں اڑسا اور کمر پر بندھا ہو بیگ اتار کر اسے کھولنے لگا۔ بیگ
کھول کر اس نے ایک گن نکال لی۔ یہ ریوالور نما گن تھی جس کی
نال خاصی چوڑی اور لمبی تھی۔ اس کا چیمبر بھی خاصا بھاری نظر آ رہا
تھا جس کے اگلے حصے سے موٹی اور نوکدار گولیاں دکھائی دے رہی
تھیں۔ کرنل فریدی نے چیمبر کھول کر دیکھا۔ چیمبر بھرا ہوا تھا۔ کرنل
فریدی نے چیمبر بند کیا اور پھر اس نے کنٹینر کی کھڑکی کا نشانہ لیتے
ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور کنٹینر پر لگا ہوا بلٹ
پروف شیشہ ٹوٹ کر بکھرتا چلا گیا۔ جیسے وہ بلٹ پروف نہ ہو بلکہ
عام سا شیشہ ہو جسے ایک پتھر مار کر توڑا جا سکتا ہے۔
شیشہ ٹوٹتے ہی کرنل فریدی چٹان کے پیچھے سے نکلا اور بجلی کی
سی تیزی سے دوڑتا ہوا کنٹینر کی ٹوٹی ہوئی کھڑکی کی طرف دوڑتا چلا
گیا۔ کھڑکی تقریباً پانچ فٹ بلند تھی۔ کرنل فریدی نے دوڑتے
دوڑتے اچانک چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔

جیکولین کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے آفس میں انتہائی غصیلے انداز میں ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ اس کے جبڑے اور مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں اور اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

کنٹرول روم سے اسے اطلاع ملی تھی کہ ان کی بھیجی ہوئی چاروں گن شپ لانچوں کو تباہ کر دیا گیا ہے اور بلیو سرکل میں اب بھی اس حیرت انگیز لانچ کا بلیو شیڈو دکھائی دے رہا تھا جسے تباہ کرنے کے لئے خصوصی طور پر جزیرے سے گن شپ لانچیں بھیجی گئی تھیں۔

جیکولین نے رونلڈ کو فوری طور پر دو جنگی طیاروں کو اس طرف بھیجنے کا حکم دیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ وہ ان طیاروں کے پائلٹس سے کہے کہ وہ مذکورہ جگہ پر اس قدر بم برسائیں کہ اس لانچ کا نام و نشان تک مٹ جائے۔ رونلڈ نے اس کا حکم سن کر فوری طور پر دو جنگی طیارے سمندر کے اس حصے کی طرف روانہ کر دیئے تھے لیکن

ابھی چند لمحے قبل رونلڈ نے جیکولین کو دوبارہ کال کر کے بتایا تھا کہ اس سے پہلے کہ جنگی طیارے اس مقام پر پہنچتے جہاں اسے بلیو شیڈو جیسی لانچ دکھائی دے رہی تھی۔ لانچ اچانک غائب ہو گئی تھی۔ اس نے بلیو سرکل کا دائرہ وسیع کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود لانچ انہیں کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی اور نہ ہی سمندر پر کسی تیز رفتار لانچ کے دوڑنے سے لہریں پیدا ہو رہی تھیں جس سے پتہ چلتا کہ لانچ سمندر کے کس حصے پر دوڑ رہی ہے۔ جنگی طیاروں نے مخصوص پوائنٹ پر پہنچ کر بمباری کی ہے جس سے سمندر میں بھونچال آ گیا ہے لیکن تاحال اس بات کا پتہ نہیں چل رہا ہے کہ جنگی طیاروں نے اس لانچ کو ہٹ کیا ہے یا نہیں۔ جس پر جیکولین کا غصہ بڑھ گیا تھا اور وہ رونلڈ پر غصے سے چڑھ دوڑی تھی اور اس نے غصے سے سیل فون آف کر دیا تھا۔

جیکولین کو یقین تھا کہ لانچ ہٹ نہیں ہوئی ہے اور اس لانچ میں سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے اور ان کے سمندر سے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ سے بھی جیکولین کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ آخر عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں اور کیسے تلاش کرے۔

اسی لمحے سیل فون کی گھنٹی بجی تو جیکولین مڑ کر میز پر پڑے ہوئے سیل فون کی طرف کسی بھوکی چیل کی طرح جھپٹی اور اس نے

سیل فون اٹھا کر بغیر ڈسپلے دیکھے کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس"...... جیکولین نے کسی زخمی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

"رر۔ رونلڈ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے رونلڈ کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لانچ کا کچھ پتہ چلا"...... جیکولین نے اسی لہجے میں پوچھا۔

"نو مادام۔ میں نے ہر طرف چیک کر لیا ہے۔ ریڈ سرکل کے ساتھ میں نے بلیو سرکل کو بھی وسیع رینج میں پھیلا دیا تھا لیکن اس لانچ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے لانچ ہمارے بھیجے ہوئے جنگی طیاروں کی بمباری سے ہٹ ہو چکی ہے اور اس پر موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے ہیں"...... رونلڈ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"کیا بلیو سرکل یا ریڈ سرکل سے تمہیں کسی لانچ کے یا انسانی ٹکڑے دکھائی دیئے ہیں"...... جیکولین نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نن نن۔ نو مادام۔ ابھی تک تو نہ کوئی لاش نظر آئی ہے اور نہ کسی تباہ ہونے والی لانچ کے ٹکڑے"...... رونلڈ نے کہا۔

"تو پھر تم یہ بات کیسے کہہ سکتے ہو نانسنس کہ وہ لانچ ہٹ ہو چکی ہے۔ اگر وہ لانچ ہٹ ہو گئی ہوتی تو ریڈ سرکل اور بلیو سرکل میں اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اور انسانی لاشیں ضرور دکھائی دے جاتیں"...... جیکولین نے غرا کر کہا۔

"یس۔ یس مادام"...... رونلڈ نے کہا۔

"تو کیا تم نے اب اپنی ناکامی کے بارے میں بتانے کے لئے مجھے فون کیا ہے نانسنس"...... جیکولین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"نو مادام۔ وہ میں۔ وہ۔ وہ"...... رونلڈ نے جیکولین کا غصہ دیکھ کر اور زیادہ ہکلاتے ہوئے کہا۔

کیا وہ وہ۔ میں میں لگا رکھی ہے۔ بولو۔ کس لئے فون کی ہے مجھے"...... جیکولین نے اسی انداز میں کہا۔

"مادام مجھے شک ہے کہ جس طرح سے لانچ غائب ہوئی ہے وہ اسی حالت میں کہیں جزیرے کے کنارے تک نہ پہنچ جائے۔ اگر وہ لوگ لانچ ہماری نظروں سے چھپا سکتے ہیں تو پھر ان کے پاس اس بات کا بھی ضرور کوئی نہ کوئی انتظام ہو گا کہ وہ جزیرے کے کناروں پر پھیلی ہوئی برقی رو سے بچ سکیں"...... رونلڈ نے اسی طرح سے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ اگر ایسا ہوا تو انہیں جزیرے پر آنے سے کوئی نہیں روک سکے گا"...... جیکولین نے غرا کر کہا۔

"یس مادام۔ میں بھی اسی لئے پریشان ہوں۔ ہمارے پاس اتنی نفری نہیں ہے کہ ہم انہیں جزیرے کے ہر حصے میں بھیج سکیں۔

وہ لانچ لے کر کسی طرف سے بھی آ سکتے ہیں''...... رونلڈ نے کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے۔ انہیں جزیرے کے قریب لانچ لانے سے کیسے روکا جا سکتا ہے''...... جیکولین نے کہا۔

''لانچ جس ریز کے حصار میں ہے اسے نہ تو کسی سیٹلائٹ سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ راڈار سسٹم سے۔ یہ لانچ انسانی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے اور وہ بھی تب جب لانچ انسانی آنکھ کے ایک ہزار میٹر کے دائرے میں آ جائے۔ اگر انہوں نے لانچ جزیرے سے ایک ہزار میٹر پہلے روک دی تو بھی ہم اسے نہیں دیکھ سکیں گے اور یہ بات میں شاید آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ لانچ کو کسی کیمرے اور دوربین سے بھی نہیں دیکھا جا سکے گا''...... رونلڈ نے کہا۔

''اوہ۔ اس صورت میں تو وہ لانچ ایک ہزار میٹر پہلے روک لیں گے اور پھر برقی رو سے بچنے کے لئے خصوصی انسولیٹڈ لباس پہن کر تیرتے ہوئے اس طرف آ جائیں گے''...... جیکولین نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ میں بھی آپ کو یہی بتانا چاہتا تھا''...... رونلڈ نے جلدی سے کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے۔ انہیں ہم نے جزیرے پر آنے سے نہ روکا تو وہ یہاں ہر طرف تباہی پھیلا دیں گے اور اس صورت میں وہ ہمارے لئے اور زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں جب ہمیں اس بات کا علم ہی نہ ہو گا کہ وہ جزیرے کے کس حصے سے آتے

ہیں۔ اور کچھ نہیں تو ہمیں اس بات کا تو پتہ ہونا چاہئے کہ وہ جزیرے پر کس راستے سے آئیں گے تاکہ ان کا مقابلہ کیا جا سکے۔ بولو۔ ہے ایسا کوئی طریقہ''...... جیکولین نے کہا۔

''یس مادام۔ میرے پاس ایک طریقہ ہے۔ اگر اس طریقے پر عمل کیا جائے تو ہم انہیں سمندر کے کنارے پر ہی ہلاک کر سکتے ہیں''...... رونلڈ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیا طریقہ ہے۔ جلدی بولو''...... جیکولین نے کہا۔

''مادام۔ ہمارے پاس بلاسٹنگ بالز ہیں جن میں ایسی گیسز بھری ہوئی ہیں جو انہیں پانی میں ڈوبنے سے بچا سکتی ہیں اور اگر ان گیسز کی پاور میں اضافہ کر دیا جائے تو یہ بالز پانی کے اندر بھی معلق رہ سکتی ہیں جیسے مچھلیوں کے انڈے سمندر کے کناروں اور پانی میں موتیوں کی طرف ہر طرف بکھرے ہوتے ہیں''...... رونلڈ نے کہا۔

''ان بالز سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا''...... جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''مادام۔ ہم ان بالز کو چارج کر کے جزیرے کے چاروں اطراف پھیلا دیتے ہیں۔ بالز لاکھوں کی تعداد میں ننھے موتیوں کی طرح ہر طرف پھیل جائیں گے اور چارجڈ ہونے کی وجہ سے اگر کوئی متحرک جسم ان میں سے کسی ایک بال سے بھی ٹکرا گیا تو ایک زور دار دھماکا ہو گا اور بال سمیت اس کے ٹکڑے بکھر جائیں گے۔

عمران اور اس کے ساتھی اگر تیرتے ہوئے اس طرف آئے تو وہ لامحالا بلاسٹنگ بالز سے ٹکرا جائیں گے۔ ایک بلاسٹنگ بال پھٹا تو پھر سمندر کے کنارے دھماکوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اگر ہارڈ بلاکس سے بنے ہوئے لباس بھی پہنے ہوں گے تب بھی وہ بلاسٹنگ بالز سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائیں گے“...... رونلڈ نے کہا۔

”لیکن اس کے لئے تو ہمیں لاکھوں بلاسٹنگ بالز کی ضرورت ہو گی جو جزیرے کے چاروں اطراف پھیلائے جا سکیں“۔ جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ فکر نہ کریں مادام۔ چیف نے اس کا بھی انتظام کر رکھا ہے۔ ہمارے پاس اتنی تعداد میں بلاسٹنگ بالز موجود ہیں جو ہم جزیرے کے گرد پھیلا سکیں“...... رونلڈ نے کہا۔

”گڈ شو۔ اگر ایسا ہے تو پھر جلد سے جلد یہ کام کرو۔ عمران اور اس کے ساتھی خود کو برقی رو سے تو بچا لیں گے لیکن بلاسٹنگ بالز سے بچنا ان کے لئے یقیناً ناممکن ہو گا“...... جیکولین نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ بس میں آپ سے اجازت لینا چاہتا تھا۔ میں ابھی ہر طرف بلاسٹنگ بالز پھیلا دیتا ہوں۔ بلاسٹنگ بالز نہ صرف جزیرے کے چاروں اطراف پانی کے اندر بھی ہوں گے اور جزیرے کے ساحلوں پر بھی تا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی

بھی راستے سے جزیرے پر آئیں تو ساحل پر پڑے بلاسٹنگ بالز پر ان کے قدم پڑتے ہی موت بن کر ان کے ٹکڑے اُڑا دیں“۔ رونلڈ نے کہا۔

”جزیرے کے کناروں پر ہم نے جو برقی رو پھیلا رکھی ہے کیا برقی رو کی موجودگی بلاسٹنگ بالز پر اثر انداز تو نہیں ہو گی“۔ جیکولین نے پوچھا۔

”یس مادام۔ اگر ہم نے برقی رو کی موجودگی میں بلاسٹنگ بالز وہاں پھینکے تو برقی رو کی وجہ سے وہ فوراً بلاسٹ ہو جائیں گے۔ بلاسٹنگ بالز کو پانی کے اندر اور ساحلوں پر محفوظ رکھنے کے لئے ہمیں برقی رو ختم کرنی ہو گی“...... رونلڈ نے کہا۔

”اوکے۔ برقی رو سے زیادہ مجھے بلاسٹنگ بالز زیادہ فول پروف معلوم ہوتے ہیں جو دیکھنے میں چھوٹے چھوٹے موتیوں یا مچھلیوں کے انڈوں جیسے دکھائی دیتے ہیں“...... جیکولین نے کہا۔

”یس مادام“...... رونلڈ نے کہا۔

”تو پھر سب کام چھوڑ کر سب سے پہلے یہی کرو اور یہ کام تمہیں جلد سے جلد مکمل کرنا ہے تا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جزیرے پر قدم رکھنے کا موقع نہ مل سکے“...... جیکولین نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس مادام۔ میں ابھی جا کر اپنا کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اپنا کام ان کے آنے سے پہلے ہی مکمل کر لوں

گا''...... رونلڈ نے جواب دیا اور جیکولین نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ نانسنس اگر مجھے بلاسٹنگ بالز کے بارے میں پہلے بتا دیتا تو میں اس قدر پریشان نہ ہوتی۔ بلاسٹنگ بالز سے بچ نکلنا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ناممکن ہوگا''...... جیکولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑی۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر کناروں پر پھیلی ہوئی تمام بلاسٹنگ بالز ضائع ہو جائیں گی''...... جیکولین نے پریشانی کے عالم میں کہا اور سیل فون سے فوراً رونلڈ کو کال کرنا شروع ہوگئی۔

''یس مادام''...... رابطہ ملتے ہی رونلڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''رونلڈ میرے دماغ میں ابھی ابھی ایک خیال آیا ہے۔ اگر تم پانی سے برقی رو ختم کر دو گے تو سمندر حیات کو کناروں کی طرف آنے کا موقع مل جائے گا۔ سمندری مچھلیاں اور دوسرے آبی جانوروں نے اگر بلاسٹنگ بالز کو انڈے سمجھ کر ان پر جھپٹنے کی کوشش کی تو سب کے سب بالز بلاسٹ ہو جائیں گے ایسی صورت میں تو بلاسٹنگ بالز عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرف آنے سے پہلے ہی بلاسٹ ہو جائیں گے''...... جیکولین نے تشویش زدہ لہجے

میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں مادام۔ برقی رو ختم ہونے کے باوجود آبی جانور کناروں کی طرف نہیں آئیں گے اور نہ ہی وہ بلاسٹنگ بالز کو انڈے سمجھ کر کھانا شروع کریں گے''...... رونلڈ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''وہ کیسے۔ تم آبی جانوروں کو بلاسٹنگ بالز سے کیسے دور رکھ سکو گے''...... جیکولین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں سمندر میں بلاسٹنگ بالز ڈالنے سے پہلے چاروں اطراف ایک ایسا کیمیکل ڈال دوں گا جس کی وجہ سے آبی جانور آگے نہیں آسکیں گے۔ یہ کیمیکل ایک سو میٹر کے دائرے تک پھیل جائے گا اور اس کے بعد ہم بیس سے پچیس میٹر کے دائرے میں بلاسٹنگ بالز پھیلائیں گے تاکہ چھوٹے سے چھوٹا آبی جانور بھی ان تک نہ پہنچ سکے''...... رونلڈ نے کہا۔

''گڈ شو۔ بس مجھے تم سے یہی بات کرنی تھی۔ اب تم اپنا کام کرو''...... جیکولین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ رونلڈ واقعی کام کا آدمی ہے''...... جیکولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ بلاسٹنگ بالز کا سن کر اس کی ساری پریشانی ختم ہوگئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ہر طرف پھیلے ہوئے مچھلیوں کے انڈوں جیسے بلاسٹنگ بالز سے خود کو

نہیں بچا سکتے تھے اور جیکولین جانتی تھی کہ اگر بلاسٹنگ بالز چارجڈ ہوں تو پھر ان سے عمران اور اس کے کسی ساتھی کے چھونے کی دیر ہے اور بلاسٹنگ بالز فوراً بلاسٹ ہونا شروع ہو جاتے اور سمندر میں ہی ان کے ٹکڑے اُڑ جاتے۔

جیکولین اب اطمینان سے سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفے پر نیم دراز ہو گئی تھی اور اس نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد رونلڈ نے اسے فون کر کے بتا دیا کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے جزیرے کے کناروں پر ہر طرف نہ صرف زہریلا کیمیکل پھیلا دیا ہے بلکہ ہر طرف لاکھوں کی تعداد میں بلاسٹنگ بالز پھیلا دیئے ہیں جو پانی کے اندر تیرتے پھر رہے ہیں اور ایسے ہی ہزاروں بالز ساحلی حصے پر بھی موجود ہیں جن پر کسی کا بھی پیر پڑتے ہی وہ بلاسٹ ہو سکتے ہیں۔ رونلڈ نے جو بالز ساحل کی خشکی پر پھیلائے تھے انہیں اس حد تک چارج کیا تھا کہ عام کیڑے مکوڑے یا جزیرے پر موجود چھوٹے موٹے جانور ان پر پاؤں رکھتے تو ان سے وہ بالز بلاسٹ نہیں ہو سکتے تھے بلکہ بالز تب ہی پھٹتے جب ان پر زیادہ وزن ڈالا جاتا اور زیادہ وزن ظاہر ہے کسی انسان کا ہی ہو سکتا تھا۔

جیکولین اب پوری طرح مطمئن تھی اور اب وہ چاہتی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی جلد سے جلد جزیرے کے کناروں کی طرف آئیں اور یقینی طور پر موت کا شکار ہو جائیں۔ وقت گزرتا جا

رہا تھا اور اب جیکولین اس بات سے پریشان ہو رہی تھی کہ اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو لانچ لے کر ساحل تک پہنچ جانا چاہئے تھا پھر انہیں اس طرف آنے میں اتنا وقت کیوں لگ رہا تھا۔

''آؤ عمران۔ جلدی آؤ۔ میرے کان تمہاری موت کی بھیانک چیخیں سننے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ جلدی آؤ''۔ جیکولین نے بے چینی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے اچانک ماحول تیز اور نہ رکنے والے خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ دھماکے اس قدر زور دار تھے جن سے لگتا تھا کہ جزیرے پر کسی فوج نے باقاعدہ حملہ کر دیا ہو یا پھر فائٹر طیارے سے جزیرے پر مسلسل بمباری کی جا رہی ہو۔

دھماکوں کی آوازیں سن کر جیکولین اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے بڑی پھرتی سے سائیڈ میں رکھا ہوا سیل فون اٹھایا اور جلدی جلدی رونلڈ کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گئی۔ ابھی اس نے دو تین نمبر ہی پریس کیئے ہوں گے کہ اسی لمحے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈسپلے پر کنٹرول روم کا نام آ رہا تھا۔ جیکولین نے فوراً کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''رونلڈ بول رہا ہوں مادام کنٹرول روم سے''...... دوسری طرف سے رونلڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید وہ جزیرے پر ہونے والے تیز دھماکوں کی وجہ سے چیخ کر بول رہا تھا۔

”مجھے معلوم ہے نانسنس۔ میں نے ڈسپلے پر دیکھ لیا تھا۔ دھماکوں کے بارے بتاؤ۔ یہ بلاسٹنگ بالز کے دھماکے ہیں یا جزیرے پر سچ مچ کسی نے حملہ کیا ہے“...... جیکولین نے رونلڈ سے بھی زیادہ چیختی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”یہ بلاسٹنگ بالز کے دھماکے ہیں مادام۔ شاید عمران اور اس کے ساتھی تیرتے ہوئے اس طرف آئے تھے اور وہ پانی میں موجود بلاسٹنگ بالز سے ٹکرا گئے ہیں جس کے نتیجے میں بالز پھٹ پڑے ہیں“...... رونلڈ نے جواب دیا تو جیکولین کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔

”کس طرف ہوئے ہیں دھماکے“...... جیکولین نے پوچھا۔

”شمالی ساحل کی طرف“...... رونلڈ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو وہ شمالی ساحل سے جزیرے پر آنے کی کوشش کر رہے تھے“...... جیکولین نے کہا۔

”یس مادام اور دھماکوں کا آغاز ساحل سے پچیس میٹر دور ہوا ہے۔ شاید انہوں نے وہاں پھیلے ہوئے بلاسٹنگ بالز نہیں دیکھے تھے اور اندھا دھند آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی اسی لئے وہ بلاسٹنگ بالز سے ٹکرا گئے جس کے نتیجے میں بالز فوری طور پر بلاسٹ ہونا شروع ہو گئے تھے اور اب تک یقیناً ان سب کے ٹکڑے اُڑ گئے ہوں گے“...... رونلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ اب میں کہہ سکتی ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی

یقینی طور پر ہلاک ہو گئے ہیں کیونکہ بلاسٹنگ بالز سے ان کا بچنا ناممکن تھا“...... جیکولین نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ اگر ہم برقی رو پر اکتفا کرتے تو ہمیں شاید ہی یہ نتائج حاصل ہوتے“...... رونلڈ نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم نے بروقت برقی رو کی جگہ کناروں پر بلاسٹنگ بالز پھیلا کر انتہائی دانش مندی کا ثبوت دیا تھا۔ میں تم سے خوش ہوں“...... جیکولین نے کہا۔

”تھینک یو مادام۔ رئیلی تھینک یو۔ آپ کی تعریف ہی میرے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے“...... رونلڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے اب یہ دھماکوں کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کناروں پر موجود ایک ایک بال بلاسٹ نہیں ہو جاتا“...... جیکولین نے کہا۔

”یس مادام۔ چونکہ تمام بالز ایک دوسرے کے قریب تھے اور چارجڈ تھے اس لئے ایک بال کا ہی بلاسٹ ہونا ان تمام بالز کی بلاسٹنگ کے لئے کافی تھا“...... رونلڈ نے کہا۔

”اوکے۔ جیسے ہی بلاسٹنگ کا سلسلہ ختم ہو تم اپنے تیراکوں کو سمندر میں اتار دینا تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی باقیات کے جو حصے مل سکیں ڈھونڈ کر لا سکیں“...... جیکولین نے کہا۔

”امید تو نہیں ہے کہ اس قدر بلاسٹنگ کے بعد بھی ان کے جسم کا کوئی ٹکڑا مل جائے لیکن میں اپنی پوری کوشش کروں گا“۔ رونلڈ

نے کہا۔

"اوکے۔ مسلسل ہونے والے دھماکوں کی وجہ سے مجھے تمہاری آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔ جب دھماکے ختم ہوں گے تب میں تم سے بات کروں گی"...... جیکولین نے کہا اور دوسری طرف سے رونلڈ کا جواب سنے بغیر اس نے سیل فون آف کر دیا۔ دھماکوں کا لامتناہی سلسلہ جاری تھا اور ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا لیکن یہ دھماکے جیکولین پر بار نہیں بن رہے تھے بلکہ وہ دھماکوں کی آوازیں سن کر یوں خوش ہو رہی تھی جیسے اس کی شادی ہو رہی ہو اور اس خوشی میں ہر طرف شادیانے بج رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہر طرف آتشبازی کی جا رہی ہو۔

لانچ نما آبدوز پانی کے اندر رکی ہوئی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کنٹرول روم میں موجود تھا۔ ان کے سامنے ونڈ سکرین تھی جس سے انہیں سمندر کا صاف و شفاف اور ہلکا سبزی مائل پانی صاف دکھائی دے رہا تھا۔

عمران کے کہنے پر گراہم اور ٹالر نے لانچ نما آبدوز وہیں معلق کر دی تھی۔ عمران کی آنکھوں پر دوربین لگی ہوئی تھی جسے ایڈجسٹ کرتا ہوا وہ دور سے آنے والی جنگی آبدوز کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا اس آبدوز کا راڈار سسٹم ہمیں دیکھ سکتا ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن جیسے ہی یہ آبدوز ایک ہزار میٹر کے دائرے میں آئے گی ہمیں آسانی سے دیکھ لیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہماری اس آبدوز میں تارپیڈو نہیں ہیں جن کی مدد سے ہم آنے والی آبدوز کو نشانہ بنا سکیں"...... تنویر نے کہا۔

"یہ جنگی آبدوز نہیں ہے۔ اس سے ایک حد تک کام لیا جا سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں"...... عمران نے آنکھوں سے دوربین ہٹائے بغیر کہا۔

"اگر آنے والی آبدوز نے ہمیں ابھی چیک نہیں کیا ہے تو ہمیں جلد سے جلد یہاں سے دور ہٹ جانا چاہئے۔ ہم یہ کوشش تو کر ہی سکتے ہیں کہ جنگی آبدوز کو اپنی آبدوز سے ایک ہزار میٹر دور رکھ سکیں تاکہ اسے ہم پر حملہ کرنے کا موقع نہ مل سکے"...... صفدر نے کہا۔

"گراہم اور ٹالمر یہی کوشش کر رہے ہیں"...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"تو تم کیوں اتنے سنجیدہ ہو۔ کیا تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ یہ آبدوز ہم پر حملہ کر دے گی"...... جولیا نے عمران کو سنجیدہ دیکھ کر کہا۔

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ یہ آبدوز ہم پر حملہ کرنے کے لئے نہیں آئی ہے"...... عمران نے آنکھوں سے دوربین ہٹا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم پر حملہ کرنے نہیں آئی ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آبدوز مخصوص رفتار اور مخصوص راستے پر گامزن ہے۔ اگر اسے

ہماری تلاش ہوتی تو یہ راستے بدلتی رہتی اور ہمیں وارن کرنے کے لئے اب تک سمندر میں متعدد تارپیڈو چھوڑ چکی ہوتی لیکن ابھی تک اس نے ایک تارپیڈو بھی فائر نہیں کیا ہے اور مسلسل ایک ہی ڈگری پر جا رہی ہے۔ یہ ایکریمین بحریہ کی آبدوز ہے جو روٹین کی چیکنگ کر رہی ہے۔ اسے خاص طور پر ہمارے لئے نہیں بھیجا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تھینک گاڈ۔ ورنہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ اس آبدوز کو ہم پر اٹیک کے لئے بھیجا گیا ہے"...... گراہم نے سکون کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس آبدوز سے خطرہ تو نہیں ہے لیکن اگر ہم اس کے راستے میں آئے تو یہ ضرور ہماری چیکنگ کرے گی اور ہمارے پاس بہت سا اسلحہ ہے۔ اس لئے اس آبدوز سے جتنا دور رہا جائے اتنا ہی بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اب میں اس آبدوز سے دور ہی رہنے کی کوشش کروں گا اور اسے کسی بھی صورت میں ایک ہزار میٹر کے دائرے کے اندر نہیں آنے دوں گا کہ یہ ہماری چیکنگ کر سکے"۔ ٹالمر نے کہا۔

"اب ہمیں ادھر ادھر بھٹکنے کی بجائے اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھنا چاہئے جس سے ہم اب زیادہ دور نہیں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بس دس منٹ اور۔ اس کے بعد ہم جزیرہ ہوان کے نزدیک ہوں گے"...... ٹالمر نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگائی اور جنگی آبدوز دیکھنے لگا۔ ٹالمر نے اپنی لانچ نما آبدوز گھما لی تھی اور وہ جنگی آبدوز سے کافی فاصلے پر آ گیا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران کا اعتماد اور بڑھ گیا کہ ان کی آبدوز دور ہٹنے کا بھی جنگی آبدوز نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا وہ بدستور اپنے راستے پر گامزن تھی۔

ٹالمر سمندر کی گہرائی میں لانچ نما آبدوز دوڑاتا رہا پھر اس نے آبدوز کی رفتار کم کرنا شروع کر دی۔ عمران کی آنکھوں پر بدستور دوربین لگی ہوئی تھی وہ ڈوربین ایڈجسٹ کر رہا تھا۔ اچانک وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

"اوہ اوہ۔ آبدوز روکو۔ فوراً"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر وہ سب چونک پڑے۔ ٹالمر نے فوراً آبدوز روک دی اور سمندر میں ایک جگہ معلق کر دی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جزیرے کے گرد ہر طرف بلاسٹنگ بالز پھیلے ہوئے ہیں"۔ عمران نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"بلاسٹنگ بالز۔ کیا مطلب۔ یہ بلاسٹنگ بالز کیا ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ مائیکرو بالز ہوتے ہیں جو مچھلیوں کے انڈوں جیسے سفید اور چمکدار ہوتے ہیں۔ ان بالز میں ایسی گیس بھر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ آسانی سے پانی کے اندر اور سطح پر بھی تیرتے رہتے ہیں۔ انہیں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں چارج کر کے پھیلا دیا جاتا ہے۔ چارج ہونے کے بعد ان سے کسی جاندار کے چھونے کی دیر ہوتی ہے پھر ہر طرف قیامت برپا ہو جاتی ہے اور بالز اس تیزی سے پھٹتے ہیں کہ ان کی زد میں آنے والی ہر چیز کے پرخچے اُڑ جاتے ہیں"...... عمران نے انہیں بلاسٹنگ بالز کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن سمندر میں تو بے شمار مچھلیاں اور آبی جانور ہوتے ہیں اگر ان میں سے کوئی ان بالز سے ٹکرا جائے تو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے سمندر میں ایک ایسا کیمیکل ملا دیا جاتا ہے جس سے آبی جانور ان بالز سے دور ہی رہتے ہیں اور پانی کی رنگت بدلی ہوئی ہے جس کا مطلب ہے کہ جیکولین نے بھی سمندر میں بلاسٹنگ بالز ڈالنے سے پہلے پانی میں زہریلا کیمیکل ملا دیا ہے تاکہ آبی جانور ان سے دور رہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن انہوں نے تو جزیرے کے گرد پانی میں تیز برقی رو چھوڑ رکھی ہے۔ کیا برقی رو سے بھی ان بالز کو کوئی نقصان نہیں ہوتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ پانی میں اب برقی رو نہیں ہے۔ اگر برقی رو ہوتی تو یہ سارے بالز بلاسٹ ہو جاتے"...... عمران نے کہا۔

"کیا بلاسٹنگ بالز انہوں نے ہمارے لئے سمندر میں ڈالے ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"کیا بچگانہ باتیں کر رہی ہو۔ ظاہر ہے یہ بالز انہوں نے ہمارا راستہ روکنے کے لئے ہی جزیرے کے گرد پھیلائے ہیں تاکہ جیسے ہی ہم آگے بڑھیں ہم بلاسٹنگ بالز سے ٹکرا جائیں اور پھر بلاسٹنگ بالز کے ساتھ ہمارے بھی ٹکڑے اُڑ جائیں"...... عمران نے کہا۔ جولیا نے عمران سے دور بین لی اور غور سے سمندر میں پھیلے ہوئے بلاسٹنگ بالز دیکھنے لگی۔

"اوہ۔ یہ تو لاکھوں کی تعداد میں ہیں جو چھوٹے چھوٹے بلبلوں کی طرح ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں"...... جولیا نے دوربین سے بلاسٹنگ بالز دیکھتے ہوئے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم ان بالز سے کتنی دور ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"تقریباً پچاس میٹر کا فاصلہ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا یہ کنفرم ہے کہ پانی میں برقی رو نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو بالز اس طرح پانی میں نہ تیر رہے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بتائیں کیا اس آبدوز میں کوئی ایگزٹ ہے۔ ایسا ایگزٹ

جس سے ایمرجنسی طور پر نکلا جا سکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لانچ کے انجن میں فالٹ پیدا ہو سکتا ہے اور اس لانچ کا انجن نچلے حصے میں ہے۔ اگر لانچ آبدوز بنا کر پانی کے نیچے ہو تو پھر انجن کی خرابی دور کرنے کے لئے ایک ایگزٹ بنایا گیا ہے جہاں سے تیراکی کا لباس پہن کر نکلا جا سکتا ہے"...... ٹائلر نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اب یہ بتائیں کہ ہم اس وقت جتنے فاصلے پر ہیں اگر کسی طرح سے یہ بالز بلاسٹ ہو جائیں تو کیا اس کا اثر یہاں تک ہو سکتا ہے جہاں ہم موجود ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ بالز زوردار دھماکوں سے ضرور پھٹتے ہیں اور اردگرد کی چیزوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں لیکن ان کے اثرات دور تک نہیں پھیلتے"...... عمران نے کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ ان بالز سے ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں باہر جا کر ان بالز کی طرف ایک منی میزائل فائر کر دیتا ہوں۔ اس سے وہاں موجود تمام بالز پھٹ جائیں گے اور ہمارا راستہ کلیئر ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ یہ بات تو میرے ذہن میں آئی ہی نہیں تھی۔ بعض اوقات چھوٹی چھوٹی اور سادہ سی باتیں بھی نجانے کیوں ذہن سے نکل جاتی ہیں"...... عمران نے اچھل کر کہا۔

"اچھا ہے تمہارے دماغ سے ساری باتیں نکل جائیں اور تمہارا

دماغ خالی ہی ہو جائے‘‘...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

’’بے فکر رہو۔ میرا دماغ خالی بھی ہو جائے گا تب بھی ایک بات میں نہیں بھولوں گا‘‘...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

’’کون سی بات‘‘...... تنویر کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور پھر وہ جز بز سا ہو کر رہ گیا کیونکہ اسے انداز ہو گیا تھا کہ عمران جواب میں کیا کہہ سکتا ہے۔

’’عقلمند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اس کے بڑے بھائی جان‘‘...... عمران نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تنویر جل کٹ کر رہ گیا۔ عمران نے اسے بڑی خوبصورتی سے جولیا کا بھائی جان بنا دیا تھا۔ عمران کی بات سن کر صفدر اور کیپٹن شکیل ہنس پڑے جبکہ ٹالمر اور گراہم حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ ان کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

’’تم سے کتنی بار کہا ہے کہ اپنا منہ بند رکھا کرو۔ اسے خواہ مخواہ چھیڑ کر تم خود ہی احمق بن جاتے ہو‘‘...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تنویر نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ پھر بند کر لیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے کوئی بات کی تو عمران یہ موقع بھی نہیں جانے دے گا۔

’’اور تم بھی سوچ سمجھ کر بات کیا کرو ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا ہے‘‘...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں ہر وقت نہیں کبھی کبھی اسے تمہارا بھائی کہہ لیا

کروں گا‘‘...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل کی ہنسی نکل گئی۔

’’تم نہیں سدھر سکتے‘‘...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

’’میرا خیال ہے کہ مجھے جا کر تیراکی کا لباس پہن لینا چاہئے اور باہر جا کر راستہ کلیئر کرنا چاہئے تاکہ ہم جزیرے پر پہنچ سکیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔

’’تم بھی جاؤ کیپٹن شکیل کے ساتھ اور اسے یہاں سے ایگزٹ کا راستہ بتاؤ تاکہ یہ باہر جا سکے‘‘...... عمران نے گراہم سے مخاطب ہو کر کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلایا اور کیپٹن شکیل کے پیچھے کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے کیپٹن شکیل کو تیراکی کے لباس میں لانچ کے سامنے آتے دیکھا۔ اس کی کمر پر آکسیجن سلنڈر لدا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں منی میزائل گن تھی۔ وہ تیرتا ہوا سکرین کے سامنے آ گیا اور اشاروں سے باتیں کرنے لگا۔

’’یہ تم سے کچھ کہہ رہا ہے‘‘...... جولیا نے کیپٹن شکیل کے اشارے سمجھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’میں جانتا ہوں۔ یہ پوچھ رہا ہے کہ یہ یہیں سے بلاسٹنگ بالز پر منی میزائل فائر کر دے تو کیا میزائل بالز تک پہنچ جائے گا‘‘۔

عمران نے کہا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کو اشاروں سے بتانا شروع

کر دیا کہ اسے دس سے پندرہ میٹر آگے جانا ہو گا ورنہ میزائل راستے میں ہی پھٹ جائے گا۔ اس کا اشارہ سمجھ کر کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے آگے کی طرف تیرتا چلا گیا۔

''جب تک کیپٹن شکیل راستہ کلیئر کرتا ہے۔ تم سب بھی جا کر تیراکی کے لباس پہنو اور اپنا سامان اٹھا کر یہاں سے نکل چلو۔ پانی میں ابھی کرنٹ نہیں ہے۔ ہم آسانی سے آگے جا سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

عمران، کیپٹن شکیل کو دیکھ رہا تھا جو بڑے اطمینان سے تیرتا ہوا آگے جا رہا تھا اور پھر وہ بیس میٹر کے فاصلے پر جا کر رک گیا۔ اس نے عمران کی طرف پلٹ کر دیکھا جیسے وہ اس سے پوچھ رہا ہو کہ کیا اتنی دوری کافی ہے۔ جواب میں عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کا اشارہ دیکھتے ہی کیپٹن شکیل نے منی میزائل گن کا رخ آگے کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ گن سے ایک انگارہ سا نکلا اور تارپیڈو کی طرح بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ منی میزائل فائر کرتے ہی کیپٹن شکیل مڑا اور تیزی سے تیرتا ہوا واپس لانچ نما آبدوز کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ کچھ ہی فاصلے پر ہو گا کہ اسی لمحے اچانک پانی میں شدید ہلچل ہونا شروع ہو گئی۔ منی میزائل بلاسٹنگ بالز سے ٹکرا گیا تھا اور سمندر میں پھیلے ہوئے بالز زور دار دھماکوں سے پھٹنا شروع ہو گئے تھے۔ سمندر میں پیدا

ہونے والی ہلچل بلاسٹنگ بالز کے مسلسل پھٹنے سے ہو رہی تھی۔ یہ رزسٹنس اتنی تیز تھی کہ پانی میں معلق لانچ نما آبدوز بھی بری طرح سے ہلنا شروع ہو گئی تھی۔

''گڈ شو۔ اب واقعی ہمیں جلد سے جلد جزیرے پر پہنچ جانا چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔ ایک کیبن میں جا کر اس نے تیراکی کا مخصوص لباس پہنا اور کمر پر ایک منی آکسیجن سلنڈر لگا کر اس نے اپنے اسلحے والا تھیلا اٹھایا اور تیزی سے لانچ کے نچلے حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آیا تو اس کے ساتھی وہاں گراہم کے ساتھ تیار کھڑے تھے۔ لانچ کے پیندے میں ایک گول ایئر ٹائٹ ڈور لگا ہوا تھا جس پر بڑا سا ہینڈل لگا ہوا تھا۔

عمران کو تیار ہو کر آتے دیکھ کر ان سب نے آنکھوں پر گاگلز لگانے شروع کر دیئے اور آکسیجن پائپ منہ میں ڈال لئے۔ عمران نے اشارہ کیا تو گراہم نے آگے بڑھ کر ایئر ٹائٹ دروازے کا ہینڈل گھما کر اسے کھولنا شروع کر دیا۔

ہینڈل کھولتے ہی اس نے زور دار جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ ایک ایک کر کے باہر نکلتے چلے گئے۔ اس کے بعد عمران اور آخر میں گراہم باہر آیا۔ باہر آتے ہی اس نے دوبارہ دروازہ بند کیا اور باہر لگا ہوا ہینڈل گھما کر اس نے دروازہ لاک کر دیا۔

اب وہ سب پانی میں تھے۔ عمران تیزی سے تیرتا ہوا آگے بڑھا تو اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہو لئے۔ آگے کیپٹن شکیل موجود تھا انہیں آتے دیکھ کر وہ بھی جزیرے کی طرف تیرنا شروع ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے تیر رہے تھے۔ عمران کو اس بات کا خطرہ تھا کہ دیر ہونے کی صورت میں جیکولین کہیں پانی میں پھر کرنٹ نہ چھوڑ دے۔ گو کہ انہوں نے تیراکی کے جو لباس پہن رکھے تھے وہ انسولیٹڈ تھے اور ان سے کرنٹ نہیں گزر سکتا تھا لیکن اس کے باوجود خطرہ برقرار تھا۔ ان کے منہ میں آکسیجن پائپ لگے ہوئے تھے اور چہرہ چھپا ہوا نہیں تھا۔

تیز رفتاری سے تیرتے ہوئے وہ آخر کار کنارے تک پہنچ گئے۔ کنارے کی چٹانیں دیکھتے ہی عمران تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور پھر وہ سطح پر جانے کی بجائے ان چٹانوں میں بنی ہوئی درازوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ گہرائی میں موجود ایک دراڑ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور تیزی سے اس دراڑ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے آ گئے۔

دراڑ کا منہ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن اندر سے راستہ کافی کھلا تھا۔ عمران اس دراڑ میں گھسا اور آگے بڑھنے لگا۔ وہاں چونکہ اندھیرا تھا اس لئے عمران نے تیراکی کے لباس کے سر والے حصے پر لگی ہوئی ٹارچ روشن کر لی تھی۔

ٹارچ کی روشنی خاصی تیز تھی جس سے راستہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی دراڑ میں داخل ہو کر اپنے سروں پر لگیں ٹارچیں روشن کر لی تھیں جس سے دراڑ میں تیز روشنی ہو گئی تھی۔ دراڑ آگے نہ صرف چوڑی تھی بلکہ دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران رکے بغیر آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ تیرتے رہنے کے بعد دراڑ ایک بار پھر تنگ ہونا شروع ہو گئی اور پھر آگے جا کر اچانک دراڑ ختم ہو گئی۔ جیسے ہی دراڑ ختم ہونا شروع ہوئی عمران نے اوپر کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی ہی دیر میں اس کا سر پانی سے باہر تھا اور یہ دیکھ کر عمران کے چہرے پر سکون آ گیا کہ جس دراڑ سے ہوتا ہوا وہ یہاں آیا تھا کہ دراڑ دو میل تک جزیرے کے اندر تھی۔ دراڑ میں پانی بھرا ہوا تھا اور اب بھی اس کی بلندی کافی تھی لیکن آسانی سے اوپر جا سکتے تھے۔ سطح پر آتے ہی عمران نے منہ سے آکسیجن پائپ نکال لیا تھا اور آنکھوں سے گاگل ہٹا لی تھی۔ چند لمحوں کے بعد جولیا نے پانی سے سر نکالا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب سطح پر آتے چلے گئے۔

"یہ کون سی جگہ ہے"...... جولیا نے حیرت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جزیرے کی سرنگ میں جو دراڑ کی شکل میں بنی ہوئی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم کنارے سے کافی دور آ گئے ہیں جہاں ریز کٹر لگے ہوئے ہیں اور اب ہمیں ان ریز کٹر سے کوئی خطرہ نہیں ہے“...... صفدر نے کہا۔

”خطرہ تو پہلے بھی نہیں تھا۔ جس طرح بلاسٹنگ بالز کو ایک منی میزائل سے بلاسٹ کیا گیا تھا اگر ہم منی میزائل سے ان ستونوں کو ہی تباہ کر دیتے جن سے کٹر ریز نکلتی ہیں تب بھی ہم ان سے بچ سکتے تھے لیکن میں نے جزیرے پر آنے کا یہ راستہ دیکھا تو میں اس طرف آ گیا تاکہ ہم جیکولین اور اس کی فورس کی نظروں سے بچ سکیں اور انہیں ہم پر فوری طور پر حملے کا موقع نہ مل سکے“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اوپر ایک بڑی چٹان ہے جو مسطح بھی ہے۔ ہم اس چٹان پر جا کر تیراکی کے لباس اتار دیتے ہیں اس کے بعد ہی ہم جزیرے پر جائیں گے“...... عمران نے دراڑ کی ایک سائیڈ پر ابھری ہوئی اور بڑی چٹان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تیرتا ہوا دیوار کی طرف آیا اور پھر اس نے دیوار کے رخنوں کو پکڑ کر آہستہ آہستہ اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی بھی دیوار کے پاس آ گئے اور وہ بھی دیوار پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب بڑی اور مسطح چٹان پر تھے۔ چٹان پر آتے ہی انہوں نے اپنی کمروں پر لگے ہوئے آکسیجن سلنڈر اتارے اور پھر تیراکی کے لباس اتارنے شروع کر دیئے۔

”تم سب یہیں رکو۔ میں اوپر کا ماحول دیکھ کر آتا ہوں“۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر ایک بار پھر دیوار پر چڑھنا شروع ہو گیا۔ دراڑ کے کنارے پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر اس نے احتیاط سے سر باہر نکال کر چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اسے جزیرے پر چٹانوں کا طویل سلسلہ دکھائی دے رہا تھا چٹانیں چونکہ اونچی نیچی تھیں اس لئے اسے جزیرے کے ماحول کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ فورس کہاں کہاں موجود ہو سکتی ہے۔ البتہ اسے کافی فاصلے پر ایک چٹیل پہاڑی دکھائی دے رہی تھی جس پر ایک بڑا سا فولادی کنٹینر رکھا ہوا تھا۔ کنٹینر کے چاروں اطراف بڑی بڑی کھڑکیاں نظر آ رہی تھیں جن پر بلٹ پروف شیشے لگے ہوئے تھے۔ چونکہ عمران کافی دور تھا اس لئے اسے شیشوں کی چمک کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

”آ جاؤ۔ یہاں سب کلیئر ہے“...... عمران نے کہا تو وہ سب اپنے بیگز سنبھال کر دیواروں پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ عمران دونوں ہاتھوں کا زور کناروں پر لگا کر باہر نکل گیا تھا۔ چونکہ کنٹینر کی کھڑکیوں سے اسے دیکھا جا سکتا تھا اس لئے وہ اٹھنے کی بجائے چٹان پر رینگتا ہوا دوسری طرف موجود ایک بڑی چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ چٹان کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے اسے تیز سرر سرر کی آواز سنائی دی۔ عمران نے سر اٹھایا تو اسے چٹان کے پیچھے سے ایک سیاہ رنگ کا پرندہ اڑتا دکھائی دیا۔ اس

پرندے کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ پرندے کو دیکھتے ہی عمران چونک پڑا اور فوراً چٹان کے ساتھ موجود جھاڑیوں میں رینگ گیا۔ پرندہ اُڑتا ہوا اس چٹان کے گرد چکر لگا رہا تھا۔

''ہونہہ تو انہوں نے یہاں ہیومین سرچر آئی کا بندوبست بھی کیا ہوا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے دراڑ کی طرف دیکھا۔ اس کے ساتھی ابھی دراڑ سے باہر نہیں آئے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ جیسے ہی اس کے ساتھی دراڑ سے باہر آئیں گے سیاہ پرندے میں لگی ہوئی سرچر آئیز انہیں فوراً دیکھ لیں گی اور اس پرندے کو کنٹرول کرنے والی مشین فوراً کنٹرول روم میں کاشن دے دے گی جس سے جیکولین اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف ان کی جزیرے پر آمد کا علم ہو جائے گا بلکہ اس پرندے کی آنکھوں میں لگے ہوئے کیمروں سے وہ انہیں دیکھ بھی لیں گے۔

سیاہ پرندہ بدستور چٹان کے گرد منڈلا رہا تھا اور عمران پرندے کو آتے دیکھ کر فوراً جھاڑیوں میں رینگ گیا تھا اس لئے ابھی تک سرچر آئی سے اسے دیکھا نہیں گیا تھا ورنہ پرندہ ان جھاڑیوں پر آ کر ساکت ہو جاتا۔

''تم سب ابھی دراڑ میں رکے رہو۔ باہر مت آنا۔ یہاں سرچر آئی ہے جس نے تمہیں دیکھ لیا تو جیکولین کو فوراً علم ہو جائے گا کہ ہم یہاں موجود ہیں''...... عمران نے دراڑ کی طرف دیکھ کر تیز آواز میں کہا تا کہ اس کی آواز اس کے ساتھیوں تک پہنچ جائے اور وہ

دیواروں سے ہی چپکے رہیں۔ عمران کی بات سن کر دیواروں پر چڑھتے ہوئے اس کے ساتھی وہیں رک گئے۔

''عمران نے سر اٹھا کر سیاہ پرندے کی طرف دیکھا پھر اس نے کچھ سوچ کر جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نما آلہ نکالا اور اسے ایک انگلی اور انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی آلے میں موجود سرخ رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔ اس بلب نے بٹن نما آلہ سرخ کر دیا تھا۔ بٹن کو سرخ ہوتے دیکھ کر عمران ہوا میں اُڑتے ہوئے پرندے پر نظر رکھنے لگا۔ پرندہ غوطہ لگا کر نیچے آیا اور جھاڑیوں کے اوپر سے گزرا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے سرخ بٹن نما آلہ نکل کر سیاہ پرندے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے روشن بٹن پرندے کے پھیلے ہوئے پر سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ یوں چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

سرخ بٹن کو سیاہ پرندے کے پر سے چپکتے دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ وہ ایک بار پھر جھاڑیوں سے پرندے پر نظر رکھنے لگا۔ پرندہ کچھ دیر چٹان اور جھاڑیوں کے گرد چکر لگاتا رہا پھر اچانک اس کا رخ پلٹا اور وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے دور جاتے دیکھ کر عمران نے جھاڑیوں سے سر نکالا اور پرندے کو دیکھتے ہوئے دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکال لیا۔ ریموٹ کنٹرول نکال کر وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ابھی وہ

کھڑا ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے اس نے پرندے کو ایک بار پھر پلٹے دیکھا۔ شاید اس پرندے میں ایسے سینسر لگے ہوئے تھے جو انسانی جسم سے نکلنے والی ریز کا پتہ لگتے ہی الرٹ ہو جاتا تھا اور تیزی سے اسی طرف لپکتا تھا جہاں انسان موجود ہوتا تھا اور شاید یہ پرندہ انہی انسانوں کو ٹریس کرتا تھا جو جزیرے کے اوپر ہوتے۔ چھپے ہوئے انسانوں کو وہ ٹریس نہیں کر سکتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ پرندہ اسی وقت دراڑ میں پہنچ جاتا جب انہوں نے پانی سے سر نکالا تھا۔

پرندے کو واپس پلٹے دیکھ کر عمران نے ریموٹ کنٹرول کا رخ پرندے کی طرف کیا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی بٹن پریس ہوا اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پرندے کے فضا میں ہی ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

''گڈ شو۔ اب اگر جیکولین اور اس کے ساتھی یہ پتہ لگانے کی کوشش کریں گے کہ سرچ آئی کو کہاں سے نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ کم از کم اس طرف نہیں آئیں گے۔ وہ اسی حصے کا جائزہ لیں گے جہاں پرندہ تباہ ہوا ہے اور ہمیں یہاں سے نکلنے کا موقع مل جائے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اونچی آواز میں اپنے ساتھیوں کو دراڑ سے باہر آنے کا کہہ دیا۔ کچھ ہی دیر میں جولیا اور اس کے ساتھی دراڑ کے کناروں پر چڑھتے دکھائی دیئے۔

''جھک کر اس طرف آؤ۔ ایک پہاڑی پر ایک بڑا سا کنٹینر ہے جس پر شیشے کی کھڑکیاں ہیں اگر وہاں کوئی ہوا تو وہ ہمیں دوربین

سے چیک کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے پلٹ کر اس پہاڑی کی طرف دیکھا جہاں بڑا کنٹینر رکھا ہوا تھا۔ کنٹینر دیکھ کر وہ فوراً جھک گئے اور پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے اس چٹان کی طرف بڑھنے لگے جہاں عمران موجود تھا۔

''کہاں ہے سرچ آئی اور وہ دھماکے کی آواز کیسی تھی جو ابھی چند لمحے قبل گونجی تھی''...... جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے اسے تباہ کر دیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تب تو جیکولین کو فوراً پتہ چل جائے گا کہ سرچ آئی کہاں تباہ کی گئی ہے وہ اپنی فورس سرچنگ کے لئے فوراً یہاں بھیج دے گی''...... صفدر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''فکر نہ کرو۔ میں نے سرچ آئی پر مقناطیسی منی بلاسٹر لگا دیا تھا اور جب سرچ آئی جو ایک پرندے کی شکل میں تھی واپس گئی تو میں نے اسے ریموٹ کنٹرول سے تباہ کر دیا اور جس مقام پر پرندہ تباہ ہوا ہے وہ یہاں سے کافی دور ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب کے چہروں پر سکون آ گیا۔

''یہ کنٹینر کیسا ہے۔ کیا اس میں کوئی رہتا ہے''...... جولیا نے چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر پہاڑی کی چوٹی پر رکھے ہوئے کنٹینر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ جس طرز کا یہ کنٹینر ہے اسے دیکھ کر تو ایسا ہی لگتا

ہے کہ اسے باقاعدگی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کنٹینر سے ہی جزیرے کو کنٹرول کیا جاتا ہو اور یہیں سے جزیرے پر ہر جگہ نگاہ رکھی جاتی ہو“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر ہمیں سب سے پہلے اس کنٹینر کو ہی اُڑانا ہو گا۔ یہ کافی بلندی پر ہے۔ ہم جہاں بھی جائیں گے کنٹینر کی کھڑکیوں سے ہمیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ ہم سب کو یہاں الگ الگ رہ کر کام کرنا ہو گا۔ یہاں مسلح فورس ہے جو کسی بھی وقت وارد ہو سکتی ہے۔ یہاں گن شپ ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں اور جنگی طیارے بھی۔ ہم سب کو ان سے بچنا بھی ہے اور انہیں ختم بھی کرنا ہے اور اس مشن میں سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم نے جیکولین کو زندہ پکڑنا ہے۔ وہ پکڑی جائے گی تب ہی ہاف فیس کا اصل کھیل سامنے آئے گا ورنہ ہم اسی طرح بھٹکتے رہ جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم تمہاری ہدایات کے مطابق کام کریں گے۔ تم جیسا کہو گے وہی ہو گا“...... عمران کو سنجیدہ دیکھ کر جولیا نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

”میں ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم اس کنٹینر کی طرف جاؤ۔ مجھے شک ہے کہ جیکولین اگر کہیں ہو سکتی ہے تو وہ اس کنٹینر میں ہی ہو سکتی ہے۔ باقی سب یہاں موجود فورس کا مقابلہ کریں گے“...... عمران نے کہا تو ان

سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”تو پھر جاؤ۔ اب ہمیں تیزی سے ایکشن کرنا ہے۔ اگر جزیرے پر موجود ریڈ کوبرا کی فورس نے ہمیں گھیر لیا تو مشکل ہو جائے گی“...... عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ جولیا نے اپنا بیگ سنبھالا اور تیزی سے چٹانوں کی آڑ لیتی ہوئی اس طرف بڑھتی چلی گئی جس طرف پہاڑی کی چوٹی پر کنٹینر رکھا ہوا تھا۔ باقی سب بھی تیزی سے اپنا سامان سنبھال کر عمران کے کہنے پر اس طرف بڑھ گئے جہاں سیاہ پرندہ تباہ ہو کر گرا تھا۔ عمران کے کہنے کے مطابق جزیرے پر موجود مسلح افراد انہیں وہیں مل سکتے تھے۔ عمران چند لمحے انہیں جاتے دیکھتا رہا پھر اس نے بھی اپنا تھیلا کاندھوں پر ڈالا اور جھاڑیوں سے نکل کر تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

چھوٹی بڑی چٹانوں کے گرد گھومتا ہوا اور جزیرے پر پھیلی ہوئی جھاڑیوں سے گزرتا ہوا وہ ابھی تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اسی لمحے اسے دو ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو اسے دائیں طرف سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر تیزی سے اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ شاید سرچ آئی تباہ ہونے کے بعد ہیلی کاپٹر جزیرے کی چیکنگ کے لئے اُڑائے گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر زیادہ بلندی پر نہیں تھے اور کافی دور تھے اور عمران چونکہ ابھی چٹانوں اور جھاڑیوں میں تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ اسے

ہیلی کاپٹر والوں نے ابھی نہیں دیکھا ہو گا۔

ہیلی کاپٹر ساتھ ساتھ تھے اور تیزی سے اسی طرف آ رہے تھے جس طرف عمران موجود تھا۔ چٹانوں سے نکل کر عمران کھلے میدانی حصے میں آ گیا تھا جہاں ہر طرف قد آدم جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں اس لئے عمران ہیلی کاپٹروں کو دیکھ کر رکا نہیں تھا۔ تیزی سے دوڑتے ہوئے اس نے جیب سے منی میزائل گن نکال کر ہاتھ میں لے لی تھی۔ اس کا ٹاسک چونکہ جزیرے پر موجود ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کو تباہ کرنے کا تھا اس لئے وہ ان ہیلی کاپٹروں کو اب کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ اسے یا اس کے ساتھیوں کو دیکھ سکیں۔ ہیلی کاپٹر پہلے ایک سیدھ میں ایک ساتھ بڑھے آ رہے تھے پھر آگے آتے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر دائیں طرف مڑ گیا اور دوسرا بائیں جانب۔ انہیں مڑتے دیکھ کر عمران نے فوراً ایک جگہ رک کر منی میزائل گن دونوں ہاتھوں سے پکڑی اور دائیں طرف مڑنے والے ہیلی کاپٹر کا نشانہ لے کر بٹن پریس کر دیا۔

منی میزائل گن سے شعلہ نکل کر بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا اور مڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ماحول تیز اور انتہائی گونجدار دھماکے سے گونج اٹھا اور ہیلی کاپٹر فضاء میں ہی تباہ ہو کر بکھرتا چلا گیا۔ دوسرا ہیلی کاپٹر بائیں جانب مڑا تھا اس طرف ایک پہاڑی تھی وہ مڑتا ہوا فوراً اس پہاڑی کی طرف چلا گیا تھا جس کی وجہ سے عمران اس

میزائل فائر نہیں کر سکا تھا۔

عمران جانتا تھا کہ اگر وہ فوری طور پر اس ہیلی کاپٹر کے پیچھے نہ گیا تو ہیلی کاپٹر کسی اور طرف سے اچانک پلٹ کر اس طرف آ جائے گا اور آتے ہی اس طرف میزائل برسانا شروع کر دے گا۔ اس لئے عمران نے تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر کا ملبہ بھی گرتے نہ دیکھا اور بجلی کی سی تیزی سے اس پہاڑی کی طرف دوڑنا شروع کر دیا جس طرف دوسرا ہیلی کاپٹر گیا تھا۔ ابھی وہ پہاڑی کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے پہاڑی کے دائیں طرف سے چھ سات مسلح افراد دوڑتے ہوئے نکلے۔ ان کی نظریں عمران پر پڑیں تو انہوں نے فوراً مشین گنیں سیدھی کیں اور عمران کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ عمران نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا وہ چونکہ دوڑ رہا تھا اس لئے اس نے جیسے ہی مسلح افراد کو فائرنگ کرتے دیکھا اس نے فوراً چھلانگ لگا دی۔ مسلح افراد کی چلائی ہوئی گولیاں ٹھیک عمران کے نیچے سے نکلتی چلی گئیں۔ عمران نے چھلانگ لگاتے ہی ہوا میں قلابازی کھائی اور قلابازی کھاتے ہوئے جیسے ہی اس کا رخ مسلح افراد کی طرف ہوا اس نے منی میزائل گن سے ان پر میزائل فائر کر دیا۔ میزائل ایک آدمی کے سینے سے ٹکرا کر پھٹا اور اس کے ساتھ دوسرے افراد کے بھی ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ عمران قلابازی کھا کر پیروں کے بل زمین پر آیا اور پھر دوڑتا چلا گیا۔ اس نے پہاڑی پر ایک سپاٹ راستہ دیکھا اور پھر اس طرف دوڑتا ہوا انتہائی

تیز رفتاری سے پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گیا۔ ابھی وہ آدھی پہاڑی پر ہی پہنچا ہو گا کہ اسی لمحے اس پہاڑی کے دائیں طرف سے دوسرا ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا نکلا اور تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف پہلا ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر نے پہاڑی کے پیچھے سے نکلتے ہی تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر کے اردگرد کے علاقے میں مسلسل میزائل برسانے شروع کر دیئے تھے اور یہ وہی جگہ تھی جہاں سے عمران نے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا تھا۔ اگر عمران وہیں رک کر دوسرے ہیلی کاپٹر کا انتظار کرتا تو وہ واقعی میزائلوں کا نشانہ بن سکتا تھا لیکن چونکہ عمران فوراً دوڑتا ہوا پہاڑی پر آ گیا تھا اس لئے دوسرے ہیلی کاپٹر والے اسے نہیں دیکھ سکے تھے۔ عمران وہیں رک گیا اور سائیڈ سے گزر کر آگے جاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھنے لگا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ تھی۔

"بس اب کھیل ختم"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے منی میزائل گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ میزائل گن سے میزائل نکل کر بجلی کی رفتار سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا اور ہیلی کاپٹر کی ٹیل سے ٹکرا گیا۔ ماحول ایک بار پھر تیز اور زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔

"اب ہوا ہے کھیل ختم"...... عمران نے کہا اور پھر وہ مڑ کر ایک بار پھر پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر اسی پہاڑی کی دوسری طرف سے آیا تھا اور عمران جانتا تھا کہ وہاں مزید ہیلی کاپٹر ہو سکتے ہیں

اور ابھی تک کسی جنگی طیارے نے بھی پرواز نہیں کی تھی۔ جنگی طیاروں کو منی میزائل گن سے نشانہ بنانا مشکل تھا اس لئے عمران جنگی طیاروں کو بیس پر ہی تباہ کر دینا چاہتا تھا۔

پہاڑی کی چوٹی پر آ کر اس نے دوسری طرف دیکھا تو اسے وہاں ایک چھوٹا سا ایئر بیس دکھائی دیا۔ جہاں مسلح افراد بھاگتے پھر رہے تھے۔ ایئر بیس پر دو جنگی طیارے اور ایک گن شپ ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ جنگی طیاروں کے انجن چل رہے تھے اور وہ ہینگر سے نکل کر رن وے کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں سے مڑ کر وہ کسی بھی وقت بجلی کی سی تیزی سے پرواز کر سکتے تھے۔ ہیلی کاپٹر کے پر بھی گھوم رہے تھے اور وہ زمین سے تقریباً دو فٹ اوپر تھا۔ ہیلی کاپٹر کے دونوں دروازے کھلے ہوئے تھے اور مسلح افراد اچھل اچھل کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو رہے تھے۔ شاید اس ہیلی کاپٹر سے مسلح افراد کو ٹروپرز کی طرح وہاں اتارا جانا تھا جہاں حملہ آور موجود تھے۔

عمران کے پاس وقت کم تھا۔ اگر جنگی طیارے پرواز کر جاتے تو انہیں نشانہ بنانا مشکل ہو سکتا تھا اس لئے اسے دونوں طیاروں کو بیس پر ہی تباہ کرنا تھا لیکن چونکہ وہاں مسلح افراد کی تعداد کافی زیادہ تھی اس لئے عمران کا ایئر بیس میں داخلہ مشکل ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ عمران ہی کیا جو کسی خطرے سے گھبرا جاتا۔ عمران نے میزائل گن کا میگزین دیکھا۔ میگزین میں دس منی میزائل لوڈ کرنے کی گنجائش تھی۔ جن میں سے عمران دو ہیلی کاپٹروں کو تباہ کرنے اور ایک مسلح

افراد پر فائر کر کے ان کے پرخچے اُڑا چکا تھا۔ اب میگزین میں سات میزائل تھے۔

عمران کے پاس چونکہ مزید میزائل نہیں تھے اس لئے اسے انہی میزائلوں سے کام لینا تھا۔ عمران چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے منی میزائل گن اپنی پتلون کی پیٹی میں اڑسی اور پھر اس نے بیگ کھول کر اس میں سے چند چھوٹے چھوٹے راڈز جیسے بم نکال کر اپنی جیبوں میں ڈالنے شروع کر دیئے پھر اس نے دو مشین پسٹل نکالے اور پھر اس نے بیگ اٹھا کر دوبارہ اپنی کمر پر باندھ لیا۔ عمران نے دونوں مشین پسٹل بھی پیٹی میں اڑسے اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ چٹانوں کی آڑ سے نکلا اور پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا پہاڑی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ پہاڑی سے نیچے آ کر اس نے ایک بار پھر ایئر بیس کا جائزہ لیا اور پھر اس نے ایئر بیس کی جانب بڑھنا شروع کر دیا۔ ایئر بیس کے گرد کوئی حفاظتی باڑ نہیں تھی۔ اس لئے جیسے ہی عمران پہاڑی چٹان کے پیچھے سے نکل کر آگے بڑھنا شروع ہوا اسے مسلح افراد نے دیکھ لیا اور ان میں سے چار افراد مشین گنیں لئے تیزی سے بھاگ کر اس کی طرف بڑھے۔

''وہیں رک جاؤ ورنہ گولی مار دیں گے''...... ان میں سے ایک نے کڑک کر کہا لیکن عمران رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔

''رک جاؤ۔ فوراً رک جاؤ''...... عمران کو آگے بڑھتے دیکھ کر

مسلح شخص نے اور زیادہ تیز آواز میں چیختے ہوئے کہا لیکن عمران بھلا کہاں رکنے والا تھا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر مسلح افراد فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور پھر ان میں سے ایک نے اچانک عمران کی طرف فائرنگ کر دی۔ گولیاں عمران کے سر کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔ مسلح آدمی نے عمران کو وارننگ دینے کے لئے فائرنگ کی تھی لیکن عمران بھلا کہاں خوفزدہ ہونے والا تھا۔

''میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں۔ وہیں رک جاؤ اور اپنے ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لو ورنہ اس بار گولیاں تمہارا سینہ چھلنی کر دیں گی''...... اس شخص نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جب عمران نے رکا اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''فائر''...... اس شخص نے چیخ کر کہا اور ماحول یکلخت تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

کنٹرول روم میں سرچر آئی نے جزیرے پر مسلح افراد کی آمد کا کاشن دیا تھا جس سے وہاں تیز سائرن کی آواز گونج اٹھی تھی بلکہ کنٹرول روم میں لگی ہوئی ایک مشین کی سکرین بھی خود بخود آن ہو گئی تھی اور اس مشین پر جزیرے کا ایک منظر ابھر آیا جہاں جھیل کے کنارے پر چند افراد دکھائی دے رہے تھے اور ان سب نے تیراکی کے مخصوص لباس پہن رکھے تھے۔ ان کی تعداد چھ تھی۔ ان پر نظر پڑتے ہی نہ صرف جیمز بلکہ جیرالڈ بھی آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہیں''...... جیمز نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ان سب نے میک اپ کر رکھے ہیں لیکن سرچر آئی کی وجہ سے ہمیں ان کے اصلی چہرے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ جھیل سے باہر آئے ہیں۔ لگتا ہے انہوں نے دراڑ میں آنے کا ہمیں ڈاج دیا تھا اور ہم آسانی سے ان کے ڈاج میں آ گئے تھے''۔

جیرالڈ نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے کرنل فریدی کو انتہائی پھرتی سے جیب سے ایک لمبے نال والی گن نکالتے دیکھا۔ گن سے ایک شعلہ سا نکلا اور سکرین یکلخت تاریک ہوتی چلی گئی۔ کرنل فریدی نے سرچر آئی کو تباہ کر دیا تھا جس سے وہ انہیں دیکھ سکتے تھے۔

''اس نے سرچر آئی تباہ کر دی ہے باس''...... جیمز نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے اور وہ سب اب جزیرے پر ہیں۔ تم فوراً فورس کو الرٹ کرو اور انہیں جھیل کی طرف بھیج دو۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں کو بھی جھیل کی طرف جانے کا حکم دو۔ وہ سب پوری قوت سے جھیل کی طرف حملہ کریں گے تاکہ ان میں سے کسی ایک کو بھی بچ نکلنے کا موقع نہ ملے''...... جیرالڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... جیمز نے کہا اور اس نے مشین کی سائیڈ پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور جزیرے پر موجود فورس کے انچارج کو کال کر کے اسے ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔ جیرالڈ چند لمحے وہیں رکا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا وہ واپس پہاڑی کی چوٹی پر موجود کنٹینر میں بنے ہوئے اپنے آفس میں آ گیا اور کنٹینر کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ دروازہ لاک کر کے وہ اپنی میز کے پاس آیا اور اس نے میز کی نچلی دراز کھول کر اس میں موجود ایک دوربین

نکالی اور اسے لے کر کنٹینر کی سائیڈ کی کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کھڑکی کے پاس آ کر اس نے آنکھوں سے دوربین لگائی اور پھر وہ دوربین ایڈجسٹ کر کے جھیل کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا لیکن جھیل کے پاس اس کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی جھیل کے پاس ہی موجود تھے لیکن وہ شاید چٹانوں کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ کہاں رہ گئے ہیں یہ سب کے سب"...... جیرالڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ جھیل کے ساتھ اردگرد کے علاقے کو بھی دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسے اپنی فورس کے مسلح افراد تیزی سے جھیل کی طرف دوڑتے دکھائی دیئے۔ دو گن شپ ہیلی کاپٹر بھی پرواز کرتے ہوئے جھیل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ فورس اور ہیلی کاپٹروں کو جھیل کی طرف جاتے دیکھ کر جیرالڈ کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

"کرنل فریدی اور اس کے ساتھی واقعی بے حد چالاک ہیں۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر وہ مجھے اس طرح ڈاج کیسے دے سکتے ہیں۔ سرچر مشین سے تو وہ دراڑ کی طرف ہی جاتے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔ جہاں میں نے دراڑ میں بم برسائے تھے اور ساری دراڑ تباہ کر دی تھی۔ اگر یہ دراڑ کی طرف سفر نہیں کر رہے تھے تو دراڑ کی طرف کون آ رہا تھا اور اگر یہ کسی دوسری ٹنل سے جھیل کی طرف جا رہے تھے تو پھر سرچر مشین نے انہیں چیک کیوں نہیں کیا

ا"...... جیرالڈ نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ مسلسل اسی ت پر سوچتا چلا جا رہا تھا لیکن اسے اس کی کسی بات کا کوئی جواب ہیں مل رہا تھا۔ وہ بار بار دوربین آنکھوں سے لگا کر فورس اور ہیلی کاپٹروں کو آگے بڑھتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں فورس جھیل کے قریب پہنچ گئی اور پھر جزیرہ اچانک تیز دھماکوں اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو علم ہو گیا ہے کہ انہیں چاروں اطراف سے گھیرا جا رہا ہے اس لئے انہوں نے مزاحمت کرنا شروع کر دی ہے لیکن ان کی یہ مزاحمت کسی کام نہیں آئے گی۔ میری فورس انہیں جلد ہی گردن سے دبوچ لے گی اور کچھ ہی دیر میں ان کی لاشیں میرے قدموں میں پڑی ہوں گی"...... جیرالڈ نے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنتے ہوئے کہا۔ دوربین میں اسے اس کے ساتھی فائرنگ کرتے ہوئے ادھر ادھر بھاگتے دکھائی دے رہے تھے۔

جیرالڈ نے ہیلی کاپٹروں کو دیکھا جو چکر لگاتے ہوئے جھیل کے گرد ہی منڈلا رہے تھے پھر اچانک یہ دیکھ کر جیرالڈ بری طرح سے اچھل پڑا کہ پہاڑی چٹانوں کی طرف سے ایک شعلہ سا اُڑتا ہوا آیا اور ایک گن شپ ہیلی کاپٹر سے ٹکرا گیا اور ہیلی کاپٹر زوردار دھماکے سے تباہ ہو کر فضا میں بکھرتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ اپنے ساتھ بھاری اسلحہ بھی لائے ہیں"...... جیرالڈ

نے غرا کر کہا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ دوسرا ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو گیا۔ دوسرے ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر جیرالڈ کا چہرہ غیظ وغضب سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور جیب میں ہاتھ ڈال کر فوراً سیل فون نکالا اور کنٹرول روم میں موجود جیمز کو کال کرنا شروع ہو گیا۔

''یس باس۔ جیمز بول رہا ہوں''...... جیمز نے اس کی کال رسیو کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم دیکھ رہے ہو کہ انہوں نے ہمارے دونوں ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے ہیں''...... جیرالڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی مسلح ہیں انہوں نے ہماری فورس پر بھی شدت سے حملے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ بھاری اسلحہ لائے ہیں۔ ان کے پاس مشین گنیں، میزائل گنیں اور بم بھی موجود ہیں۔ فورس نے انہیں جھیل پر گھیرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے کہ فورس ان کا گھیراؤ کرتی وہ بکھر کر فورس پر حملہ آور ہو گئے اور انہوں نے مشین گنوں کے ساتھ میزائل گنوں اور بموں کا بھی بے دریغ استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان کا حملہ اس قدر شدید اور خوفناک تھا کہ ہماری فورس کے قدم اکھڑنا شروع ہو گئے تھے لیکن اب انہوں نے خود کو سنبھال لیا ہے اور اب وہ بھی پوری طاقت کے ساتھ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں''...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جزیرے پر اور کتنے گن شپ ہیلی کاپٹر موجود ہیں''۔ جیرالڈ نے غرا کر پوچھا۔

''دو اور ہیں باس اور ہمارے پاس دو جنگی طیارے بھی موجود ہیں لیکن چونکہ ہمارے دو ہیلی کاپٹروں کو جس طرح سے ٹارگٹ کر کے تباہ کیا گیا ہے اس لئے ہم فوری طور پر مزید گن شپ ہیلی کاپٹر روانہ نہیں کر سکتے اور جنگی طیارے اُڑائے تو وہ ہر طرف اندھا دھند بمباری کر دیں گے جس کے نتیجے میں دشمنوں کے ساتھ ہمارا بھی بھاری نقصان ہو گا''...... جیمز نے کہا۔

''کچھ بھی ہو تم وہ کرو جو میں کہتا ہوں۔ دشمن طاقتور ہوں تو ان کے ساتھ زیادہ طاقت سے ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تم گن شپ ہیلی کاپٹروں کے ساتھ جنگی طیاروں کو بھی اُڑان بھرنے کے احکامات دو تا کہ وہ ان جگہوں کو نشانہ بنائیں جہاں دشمن چھپے ہوئے ہیں۔ ہم نقصان اٹھا کر دشمنوں پر فتح حاصل کر لیں تو اس سے ہمارا نقصان کم اور فائدہ زیادہ ہو گا''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس۔ جیسا آپ کا حکم۔ میں ابھی ایئر کمانڈر سے بات کرتا ہوں''...... جیمز نے کہا تو جیرالڈ نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

جیمز سے بات کرنے کے بعد جیرالڈ نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگائی اور جھیل کی طرف اپنی فورس اور کرنل فریدی کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تیز جنگ دیکھنے میں مصروف ہو

گیا۔ اپنی فورس کے افراد کو بموں سے اُڑتے اور گولیوں کا نشانہ بن کر اچھل اچھل کر گرتے دیکھ کر اس کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں کبھی کنٹینر کی سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتا اور کبھی اٹھ کر پھر کھڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا۔ جزیرے پر ہونے والی لڑائی شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ دشمن کی طاقت کسی طرح سے کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اور نہ ہی ان کے حوصلے پست ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جیرالڈ کو ابھی تک کسی طرف سے بھی ایسی کوئی اطلاع نہیں آئی تھی جس سے اسے معلوم ہوتا کہ اس کے ساتھیوں نے کرنل فریدی یا اس کے کسی ساتھی کو زندہ پکڑ لیا ہو یا اسے ہلاک کر دیا ہو۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا جیرالڈ کی پریشانی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں دوربین گردن سے لٹکا کر ادھر ادھر ٹہلنا شروع ہو گیا۔ چند لمحے وہ ٹہلتا رہا پھر وہ ایک بار پھر کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے آنکھوں پر دوربین لگائی اور لڑائی کے مناظر دیکھنے لگا ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک اس کے عقب میں زور دار دھماکہ ہوا اور کنٹینر کی ایک کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ کر کنٹینر میں بکھرتا چلا گیا۔ دھماکے اور شیشہ ٹوٹنے کے چھناکے کی آواز سن کر جیرالڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے مڑا ہی تھا کہ اس نے ایک انسان کو چھلانگ لگا کر اُڑنے

والے انداز میں کھڑکی میں داخل ہوتے دیکھا۔ دوسرے لمحے اس شخص نے قلابازی کھائی اور وہ کنٹینر کے فرش پر قدموں کے بل کھڑا ہو گیا۔ اس شخص پر نظر پڑتے ہی جیرالڈ کا رنگ فق ہو گیا اور وہ خوف بھرے انداز میں کئی قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس نے کرنل فریدی کو پہچان لیا تھا۔

''تت۔ تت۔ تم''...... جیرالڈ نے کھڑکی سے کود کر اندر آنے والے شخص کی جانب دیکھ کر ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں۔ مجھے دیکھ کر ڈر گئے''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے یہ شیشہ کیسے توڑ دیا۔ یہ شیشہ تو بم اور بلٹ پروف تھا''...... جیرالڈ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''اس کے لئے میں نے ہارڈ بلٹ کا استعمال کیا تھا۔ ابھی تک ایسا کوئی بلٹ پروف شیشہ نہیں بنا ہے جو ہارڈ بلٹ کی طاقت کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو''...... کرنل فریدی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ مگر تم یہاں کیوں آئے ہو''...... جیرالڈ نے خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مزاج پوچھنے''...... کرنل فریدی نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''میرا مزاج۔ کیا مطلب''...... جیرالڈ نے چونک کر کہا۔

"اب تم اتنے بھی احمق نہیں کہ مزاج پوچھنے کا مطلب پوچھنا شروع کر دو"...... کرنل فریدی نے منہ بنا کر کہا۔ اس کی تیز نظریں کنٹینر میں موجود سامان کو چیک کر رہی تھیں۔ وہاں سوائے جیرالڈ کی ضرورت کے سامان کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"کیا چاہتے ہو"...... جیرالڈ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ تم نے عقلمندی کی بات کی ہے۔ مسلسل چل چل کر اور پہاڑیاں چڑھ چڑھ کر میں بے حد تھک گیا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں بیٹھ جاؤں۔ تم بھی بیٹھ جاؤ۔ ہم آمنے سامنے بیٹھ کر بھی بات کر سکتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور سائیڈ میں پڑے ہوئے صوفوں کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ ایک صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی پتلون کی پیٹی میں اڑسی ہوئیں لمبی نال والی گن اور منی میزائل گن نکال کر سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ دی تھیں۔ جیرالڈ چند لمحے اس کی طرف غصیلی اور پریشان نظروں سے دیکھتا رہا پھر وہ سر جھٹک کر آگے بڑھا اور کرنل فریدی کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں میز پر پڑی منی میزائل اور لمبی نال والی گن پر جمی ہوئی تھیں۔

"اب بولو"...... جیرالڈ نے کرنل فریدی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بولوں"...... کرنل فریدی نے اس کی طرف مضحکہ خیز کہا۔

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں آئے ہو یہاں"...... جیرالڈ نے پوچھا۔

"تمہیں نہیں معلوم"...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں"...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر تم اس ویران اور چٹیل جزیرے پر کیا کر رہے ہو اور اتنی بڑی فورس کا یہاں ہونے کا کیا مطلب ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یہاں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے ریڈ کوبرا کی طرف سے موت کے جال بچھائے گئے تھے تاکہ تم آؤ اور ان جالوں میں پھنس کر موت کی نیند سو جاؤ لیکن تم ضرورت سے زیادہ چالاک ہو۔ ہم نے اس جزیرے کی حفاظت کا فول پروف انتظام کیا تھا لیکن تم نجانے کیسے جزیرے پر پہنچ گئے"...... جیرالڈ نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"ہارڈ سٹون موت کے راستوں پر چل کر موت کے دروازے پر پہنچ سکتا ہے اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا ہے اس لئے یہ مت پوچھو کہ میں یہاں کیسے پہنچا ہوں۔ یہ بتاؤ کہ ریڈ کوبرا نے جو گیم کھیلی تھی وہ کیا تھی اور مجھے اس جزیرے کی طرف آنے کے لئے مجبور کیوں کیا گیا تھا"...... کرنل فریدی نے

"گیم۔ اوہ تو تم سمجھ گئے تھے کہ تمہارے ساتھ گیم کھیلی گئی ہے تاکہ تم اس جزیرے تک آ سکو"...... جیرالڈ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں ساری بات سمجھ گیا تھا لیکن ایک بات نے مجھے اس جزیرے پر آنے کے لئے مجبور کیا ہے اور وہ یہ کہ میں ابھی تک ہاف فیس کا اصل راز سمجھ نہیں سکا ہوں۔ ریڈ کوبرا دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کا جو ہولناک منصوبہ بنا رہا ہے اس کے پیچھے اصل ہاتھ کس کا ہے اور کیا واقعی ایسا کوئی منصوبہ زیر تکمیل ہے جس سے پوری دنیا میں موجود صرف مسلم افراد کو ہی نشانہ بنایا جا سکے اور انہیں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ہلاک کیا جا سکے"...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسلم قوموں کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ہلاک کرنے کا منصوبہ۔ میں سمجھا نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... جیرالڈ نے حیران ہو کر کہا اور کرنل فریدی جو اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ سمجھ گیا کہ جیرالڈ کی حیرانی مصنوعی نہیں تھی وہ واقعی ہاف فیس کے پلان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اسے بتایا گیا تھا۔

"مطلب یہ کہ تمہارے چیف نے تمہیں ہاف فیس پلان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے"...... کرنل فریدی نے اسی انداز میں پوچھا۔

"چیف نے ہاف فیس کا ذکر ضرور کیا تھا مگر اس کا مطلب

نہیں تھا کہ دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جا سکے۔ اس نے ہاف فیس کی گیم تمام اور پاکیشیا کے علی عمران کو ہلاک کرنے کے لئے کھیلی تھی جس کے لئے تم دونوں کو تمہارے ملکوں سے نکال کر یہاں لانے کا پروگرام بنایا گیا تھا"...... جیرالڈ نے کہا۔

"تو میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ہمیں صرف بھٹکانے کے لئے ہاف فیس کا اصل چہرہ نہیں دکھایا گیا تھا بلکہ صرف اس مقصد کے لئے یہ ساری گیم کھیلی گئی تھی کہ میں اور عمران ان جزائر پر پہنچ جائیں اور ریڈ کوبرا کے بچھائے ہوئے موت کے جالوں میں پھنس جائیں اور ادھر تمہارا چیف اور ریڈ کوبرا کا گرانڈ ماسٹر ہاف فیس کے اصل پلان پر عمل کر سکے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہونہہ۔ ہاف فیس کا اور کوئی پلان نہیں ہے۔ اس کا مقصد صرف تمہیں تمہاری ٹیم اور عمران اور اس کی ٹیم کو ہلاک کرنا ہے۔ بس"...... جیرالڈ نے کہا۔

"یہاں تمہاری زبان نے کچھ غوطہ کھایا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ تمہیں کچھ نہ کچھ اندازہ ضرور ہے کہ ریڈ کوبرا کسی پلان پر عمل کر رہی ہے۔ گو کہ تمہیں اس پلان کی تفصیل کا علم نہیں ہے لیکن تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ ریڈ کوبرا کے چیف یا گرانڈ ماسٹر نے تمہیں اپنے کسی پلان کے حوالے سے ضرور کچھ نہ کچھ بتایا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں۔ میں کچھ نہیں جانتا اور اگر جانتا بھی ہوتا تو میں تمہیں

کچھ نہ بتاتا''...... جیرالڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تم سے نرم لہجے میں بات کر رہا ہوں۔ اگر میں ہارڈ سٹون کے روپ میں آ گیا تو پھر تم دوبارہ ایسی بات نہیں کر سکو گے''...... کرنل فریدی نے کہا تو جیرالڈ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''تم ہارڈ سٹون ہو تو پھر میں بھی تم سے کم نہیں ہوں۔ میں فولاد کا بنا ہوا ہوں اور فولاد سے بڑے سے بڑے اور کسی بھی ہارڈ سٹون کو پیسا جا سکتا ہے''...... جیرالڈ نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی میز کی طرف جھپٹا جہاں کرنل فریدی نے منی میزائل گن اور ہارڈ بلٹ والی گن رکھی ہوئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ میز سے گنیں اٹھاتا کرنل فریدی اس سے بھی زیادہ تیزی اور پھرتی سے حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے دونوں گنیں کرنل فریدی کے ہاتھ میں تھیں۔

گنوں کو کرنل فریدی کے ہاتھ میں دیکھ کر جیرالڈ وہیں ساکت ہو گیا۔

''تمہاری یہ حرکت تم پر بھاری پڑ سکتی ہے برخوردار۔ تم ان گنوں کو چلانا تو دور کی بات ہے ان کا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتے ہو''۔ کرنل فریدی نے کہا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے اچھلا اور پھر الٹی قلابازی کھا کر پیروں کے بل اپنے صوفے کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ اس کی بات سن کر جیرالڈ نے غراتے ہوئے اچانک اس کے ہاتھوں میں موجود گنوں کی پرواہ کئے بغیر اس پر چھلانگ لگا دی تھی لیکن

کرنل فریدی نے پھرتی سے اپنا جسم اچھال لیا تھا اور صوفے کے پیچھے پہنچ گیا تھا اور جیرالڈ اچھل کر خالی صوفے پر آ گرا تھا۔ صوفے پر گرتے ہی وہ اچھلا اور اس نے پوری قوت سے کرنل فریدی پر چھلانگ لگا دی لیکن کرنل فریدی فوراً ایڑی کے بل گھوم کر سائیڈ میں چلا گیا اور جیرالڈ منہ کے بل کنٹینر کے ہارڈ فرش پر گرا۔ اس نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر لئے تھے ورنہ اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹا اور پھر جمناسٹک کا ماہرانہ مظاہرہ کرتے ہوئے یکلخت اچھل کر کرنل فریدی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ کرنل فریدی نے دونوں گنیں ایک بار پھر اپنی پتلون کی پیٹی میں اڑس لی تھیں۔

''چیف نے تمہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک مجھے چیلنج کے طور پر دیا تھا کرنل فریدی اور میں اس ٹاسک کو پورا کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تم نے میرے سامنے آ کر غلطی کی ہے۔ اب تم مجھ سے نہیں بچ سکو گے''...... جیرالڈ نے کہا اور اس نے اچھل کر اپنا جسم گھمایا اور رول ہوتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے کرنل فریدی کی طرف بڑھا۔ کرنل فریدی کی طرف آتے ہی اس نے اپنا جسم پلٹا اور انتہائی پھرتی سے اپنی ٹانگیں جوڑ کر کرنل فریدی کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی۔ کرنل فریدی اس کے فائٹ کا اسٹائل دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا لیکن جیسے ہی جیرالڈ نے پلٹا کھاتے ہوئے

اسے فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی کرنل فریدی ایک قدم پیچھے ہٹا اور جیسے ہی جیرالڈ کا جسم نیچے آیا۔ کرنل فریدی نے اچانک جھپٹا مار کر اسے پہلو سے پکڑ لیا اور پھر اس سے پہلے کہ جیرالڈ کچھ سمجھتا کرنل فریدی کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے جیرالڈ کے جسم کو تیزی سے گردش دیتے ہوئے گھمایا اور اسے ایک جھٹکے سے اپنے سامنے اس کے قدموں پر کھڑا کر دیا۔ قدم زمین پر لگتے ہی جیرالڈ ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا مگر اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا اور پھر اس نے حیرت سے کرنل فریدی کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اسی لمحے کرنل فریدی کی ٹانگ چلی اور جیرالڈ حلق کے بل چیختا ہوا کرنل فریدی کے سامنے سے ہوا میں اٹھتا ہوا پیچھے کی طرف اڑتا چلا گیا اور جا کر سیدھا اپنی میز پر گرا اور میز پر پڑے ہوئے سامان کو گراتا ہوا خود بھی میز کے پیچھے جا گرا۔

میز کے پیچھے گرتے ہی وہ فوراً اٹھا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور میز پر چڑھ گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ میز پر آتے ہی اس نے ایک بار پھر کرنل فریدی کی طرف چھلانگ لگا دی۔ کرنل فریدی کے قریب آتے ہی اس نے مخصوص انداز میں جسم کو گھمایا اور ٹانگ کرنل فریدی کے سر پر مارنے کی کوشش کی لیکن کرنل فریدی نے فوراً اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے زور دار جھٹکا دیا تو جیرالڈ نے جس انداز میں جسم گھما کر کرنل فریدی پر وار کیا تھا اسی انداز میں الٹ کر دوسری طرف گرتا چلا

گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا کرنل فریدی بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے اٹھتے ہوئے جیرالڈ کی گردن ایک ہاتھ سے پکڑی اور اسے ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔ کرنل فریدی کی گرفت اتنی سخت تھی کہ جیرالڈ کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنا شروع ہو گئی تھیں اور وہ کرنل فریدی کے ہاتھ میں ہوا میں لٹکا بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ کرنل فریدی کے اس ہاتھ پر جم گئے تھے جس سے کرنل فریدی نے اس کی گردن پکڑ رکھی تھی۔ کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے سر سے بلند کرتے ہوئے تیزی سے نیچے پٹخ دیا۔

ٹھوس فرش پر گرتے ہی جیرالڈ کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی اور وہ بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ اس نے تڑپتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے کرنل فریدی کی ٹانگ چلی اور جیرالڈ کے سر پر پڑی۔ جیرالڈ کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ اٹھتے اٹھتے پھر گرا اور ماہی بے آب کی مانند تڑپنے لگا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ اسی لمحے اس کے سر پر ایک بار پھر ضرب لگی اور پھر جیرالڈ کو اپنے دماغ میں اندھیرا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے سر جھٹک جھٹک کر دماغ میں چھانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کے تمام احساسات ختم ہوتے چلے گئے۔ کچھ دیر بعد جب اسے ہوش آیا تو اس نے فوراً اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ مضبوط

رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور ٹانگیں بھی موڑ کر باندھ دی گئی تھیں تاکہ وہ اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکے۔

ایک لمحے کے لئے جیرالڈ کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا کہ وہ اپنے کنٹینر میں ہی تھا۔ سامنے صوفے پر کرنل فریدی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی دکھائی دے رہے تھے۔

''ہوش آ گیا تمہیں برخوردار''...... کرنل فریدی نے اسے ہوش میں آتے دیکھ کر بڑے نرم لہجے میں پوچھا۔

''تت۔ تت۔ تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھا ہے''۔ جیرالڈ نے غرا کر کہا۔

''تمہاری مزاج پرسی کے لئے''...... کرنل فریدی نے پہلے جیسے انداز میں کہا تو جیرالڈ غرا کر رہ گیا۔

''یہ تمہارے ساتھی یہاں کیسے پہنچ گئے''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''جس طرح میں یہاں آیا تھا اسی طرح یہ سب بھی یہاں آ گئے ہیں اور میں تمہیں ایک بات اور بتا دوں۔ میرے ساتھیوں نے جزیرے پر موجود ریڈ کوبرا کی تمام فورس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جزیرے کا کنٹرول روم بھی اب ہمارے قبضے میں ہے۔ اس جزیرے پر اب اگر کوئی زندہ ہے تو وہ تم ہو یا پھر ہم اور کوئی

نہیں''...... کرنل فریدی نے کہا تو جیرالڈ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم چند افراد میری اتنی بڑی فورس کو ختم نہیں کر سکتے اور نہ ہی کنٹرول روم پر قبضہ کر سکتے ہو''...... جیرالڈ نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ میرے ساتھیوں نے عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے تمہارے ایئر بیس پر حملہ کیا تھا اور وہاں سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر حاصل کر کے اس جزیرے پر بلاسٹنگ شروع کر دی تھی جس کے نتیجے میں تمہاری ساری فورس کا خاتمہ ہو گیا تھا اور رہی کنٹرول روم کی بات تو وہاں تمہارا نمبر ٹو جیمز موجود تھا۔ میرے ساتھی جب کنٹرول روم میں داخل ہوئے تو جیمز اور اس کے ساتھیوں نے خود ہی ان کے سامنے سرنڈر کر دیا تھا لیکن چونکہ وہ ہمارے لئے غیر اہم تھے اس لئے ان کا بھی خاتمہ کر دیا گیا اور جزیرے کا کنٹرول سنبھال لیا گیا''...... کرنل فریدی نے کہا اور کرنل فریدی کے منہ سے جیمز کا نام سن کر جیرالڈ سمجھ گیا کہ واقعی کنٹرول روم پر کرنل فریدی کے ساتھیوں کا قبضہ ہو چکا ہے کیونکہ اس نے جیمز کو سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ کنٹرول روم سے ایک لمحے کے لئے بھی باہر نہیں آئے گا اور کنٹرول روم کو سیلڈ کر دے گا۔

''اب میں کیا کہوں''...... جیرالڈ نے شکست خوردہ انداز میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب تمہیں کچھ کہنے کی نہیں صرف اپنی جان بچانے کی فکر کرنی چاہئے''...... کرنل فریدی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''جب سب کچھ ختم ہو چکا ہے تو پھر میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔ ریڈ کوبرا کے ایجنٹ کے لئے اس سے بڑی شکست کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا سارا سیٹ اپ ختم کر دیا گیا ہو اور وہ بے بس جانور کی طرح دشمن کے سامنے بندھا پڑا ہو''...... جیرالڈ نے انتہائی مایوسی کے عالم میں کہا۔ جزیرے پر قبضے اور خود کو کرنل فریدی کے سامنے بندھا ہوا پا کر وہ واقعی اپنا حوصلہ چھوڑ چکا تھا اور اس کے چہرے پر شکست خوردگی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

''مطلب تم موت قبول کرنے کے لئے تیار ہو''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ذلت کی زندگی برداشت نہیں کر سکوں گا اس لئے میرا ہلاک ہو جانا ہی اچھا ہو گا۔ اگر میں تمہارے ہاتھوں بچ بھی گیا تو میں ریڈ کوبرا کے چیف اور گرانڈ ماسٹر کے عتاب سے نہیں بچ سکوں گا۔ چیف نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹاسک دیتے ہوئے سخت الفاظ میں کہا تھا کہ یا تو تم نہیں یا پھر میں نہیں''...... جیرالڈ نے تھکے تھکے انداز میں کہا ساتھ ہی اس نے منہ چلایا لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

''تمہارا کیا خیال ہے برخوردار کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے

ہلاک ہونے کا موقع دے سکتا ہوں۔ میں نے تمہارے دانتوں میں چھپا ہوا سائنائیڈ کیپسول پہلے ہی نکال لیا تھا تاکہ تم اسے چبا کر بزدلی کی موت نہ مر سکو''...... کرنل فریدی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور جیرالڈ نے غصے اور بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

''ہلاکت تو میرا نصیب ہے کرنل فریدی۔ میں تمہارے ہاتھوں مروں یا ریڈ کوبرا کے ہاتھوں۔ اب میری ہلاکت کیسی ہو گی اس کا تو میں شاید اندازہ بھی نہیں کر سکتا لیکن یہ سچ ہے کہ میں ہاف فیس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ ریڈ کوبرا ایک ایسے کام میں مصروف ہے جس سے یہودیوں کو بہت بڑا فائدہ پہنچنے والا ہے جس سے پوری دنیا میں یہودی راج قائم ہو جائے گا۔ یہ سب کیسے ہو گا اور کب ہو گا اس کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں ہے''...... جیرالڈ نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم سب کچھ جانتے ہو جیرالڈ۔ تم ہمیں ڈاج نہیں دے سکتے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنی زبان کھول دو ورنہ میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی''...... کیپٹن حمید نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں حمید۔ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ ہاف فیس کے اصل پلان کے بارے میں یہ کچھ بھی نہیں جانتا۔ اسے صرف اتنا ہی معلوم ہے جو اس نے بتایا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید چونک کر

اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کچھ بھی نہیں جانتا۔ یہ ریڈ کوبرا کا ایجنٹ ہے۔ یہ ریڈ کوبرا کا پلان نہیں جانتا تو اور کون جانتا ہو گا''...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھ میں سچ اور جھوٹ سمجھنے کی تمیز ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کون جھوٹ بولتا ہے اور کون سچ۔ اس کا شکست خوردہ لہجہ اور اس کا انداز اس کی سچائی کا ثبوت ہے کہ یہ واقعی کچھ نہیں جانتا''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ اگر یہ کچھ نہیں جانتا تو پھر کیا ہم جھک مارنے کے لئے یہاں پہنچے تھے''...... کیپٹن حمید نے جھلاتے ہوئے کہا۔

''شاید''...... کرنل فریدی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیپٹن حمید ٹھیک کہہ رہا ہے فریدی۔ اگر یہ کچھ نہیں جانتا تو پھر ہمارا اس قدر مشکلوں سے گزر کر یہاں تک آنے کا کیا فائدہ ہوا ہے۔ جب ہمیں ہاف فیس کے اصل پلان کا علم ہی نہیں ہوا ہے تو پھر یہ ہماری جیت نہ ہوئی''...... طارق نے کہا۔

''مجھے اس کا پہلے سے اندازہ تھا کہ ہمارا یہاں آنا بے کار ہی ثابت ہو گا لیکن مجھے یہ امید تھی کہ ہو سکتا ہے کہ جیرالڈ کو ہاف فیس کے پلان کے بارے میں کچھ تو شد بد ہو گی لیکن اب جب یہ کچھ جانتا ہی نہیں تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو پھر کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود ہم ناکام رہے ہیں اور ریڈ کوبرا نے یہ سیٹ اپ ہمیں صرف ڈاج دینے کے لئے ہی بنایا تھا''...... انسپکٹر ریکھا نے کہا۔

''اس جزیرے پر ہم نے ریڈ کوبرا کا سب کچھ تباہ کر دیا ہے اور ریڈ کوبرا کا نمبر فور ایجنٹ جیرالڈ ہمارے سامنے بے بسی سے بندھا پڑا ہے۔ اسے تم ناکامی سے کیسے منسوب کر سکتی ہو''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ہمارا مقصد ہاف فیس کے اصل پلان جاننے سے تھا۔ جب جیرالڈ ہی ہاف فیس کے پلان کے بارے میں نہیں جانتا تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا''...... انسپکٹر ریکھا نے کہا۔

''چل جائے گا پتہ''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ اس کا کوئی ذریعہ تو ہو۔ اوہ۔ کہیں آپ اس مسخرے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے جو جزیرہ ہوان میں ریڈ کوبرا کی نمبر تھری لیڈی ایجنٹ جیکولین کا سامنا کرنے گیا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کیا عمران، جیکولین سے یہ اگلوا لے گا کہ ہاف فیس کا اصل راز کیا ہے''...... کیپٹن حمید نے بات کرتے کرتے اچانک چونک کر کہا۔

''اگر جیرالڈ سے ہمیں کچھ پتہ نہیں چلا ہے تو مجھے یقین ہے کہ اس بارے میں عمران کو بھی جیکولین سے کچھ معلوم نہیں ہو سکے گا اور وہ بھی ہماری طرح ایک جگہ رک جائے گا''...... کرنل فریدی نے

کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے۔ جیکولین اور میری تعیناتی جزیروں پر ایک ساتھ کی گئی تھی۔ جیکولین کو بھی یہی بات معلوم ہے جو میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ وہ بھی ہاف فیس کے کسی راز کے بارے میں کچھ نہیں جانتی''...... جیرالڈ نے کہا تو کرنل فریدی کے سوا سب نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''پھر اب کیا ہو گا۔ اب ہمیں ہاف فیس کے راز کا کیسے علم ہو گا اور اس کے لئے ہمیں کہاں جانا ہو گا''...... ہریش نے کہا جو اتنی دیر سے خاموش کھڑا تھا۔

''اس کے لئے ہمیں واپس ایکریمیا جا کر ریڈ کوبرا کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا پڑے گا۔ اب یہ راز ریڈ کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کے سوا کہیں سے معلوم نہیں ہو سکے گا''...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''شاید اس کی نوبت نہ آئے''...... کرنل فریدی نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک کر کرنل فریدی کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''مجھے ایک بار عمران سے بات کر لینی چاہئے۔ اور کچھ نہیں تو یہ تو پتہ چل جائے گا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے پھر ہم اپنی پلاننگ بنائیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''یہ مناسب رہے گا۔ عمران بھی تمہاری طرح ذہین ہے۔ ہو سکتا

ہے کہ اس نے کسی اور ذرائع سے ہاف فیس کے بارے میں کچھ معلوم کر لیا ہو اگر ایسا ہوا تو وہ تم سے کچھ نہیں چھپائے گا''۔ طارق نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

''تم کرنل براؤن سے کس طرح رابطہ کرتے ہو''...... کرنل فریدی نے جیرالڈ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جب سے میں یہاں آیا ہوں اس نے مجھ سے رابطہ نہیں کیا ہے''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یہ جھوٹ بول رہا ہے''...... طارق نے جیرالڈ کے لہجے سے اندازہ لگاتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہریش''...... کرنل فریدی نے ہریش سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ہریش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے اس کی تلاشی لی تھی۔ اس کا سیل فون مجھے مل گیا ہے۔ میں نے سیل فون کا ڈیٹا چیک کیا ہے۔ اس پر آؤٹ گوانگ اور ان کمنگ کالز میں کرنل براؤن کا نام موجود نہیں ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ کرنل براؤن نے اس کے جزیرے پر آنے کے بعد اس سے سیل فون پر بات نہیں کی ہے۔ وہ یقیناً اس سے کسی ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہو گا۔ دیکھو۔ وہ ٹرانسمیٹر یہیں کہیں ہو گا''۔ کرنل فریدی نے کہا تو ہریش نے اثبات میں سر ہلایا اور کنٹینر میں بنے ہوئے آفس کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں

ہریش کو جیرالڈ کی میز کی ایک دراز سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر لا کر کرنل فریدی کو دے دیا۔ کرنل فریدی نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر اس پر دو فریکوئنسیاں دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"اس ٹرانسمیٹر پر دو جگہوں پر بات کی گئی ہے۔ ایک شارٹ رینج پر اور دوسری لانگ رینج پر۔ شارٹ رینج پر اس نے اپنی ساتھی جیکولین سے بات کی ہو گی اور لانگ رینج پر یقیناً اس نے کرنل براؤن سے ہی بات کی ہو گی۔ کیوں میں نے غلط تو نہیں کہا ہے نا"...... کرنل فریدی نے جیرالڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن جیرالڈ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کال کر کے خود ہی چیک کر لوں گا کہ تم نے لانگ رینج پر کس سے بات کی ہے اور اب چونکہ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے اس لئے اب تم چھٹی کرو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"چھٹی۔ کیا مطلب"...... جیرالڈ نے چونک کر کہا۔

"کیپٹن حمید۔ اسے چھٹی کرنے کا مطلب سمجھاؤ"...... کرنل فریدی نے سنجیدگی سے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں۔ میں تو اسی انتظار میں تھا کہ آپ کب کہیں اور میں اس کی مکمل چھٹی کر سکوں"...... کیپٹن حمید نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس نے پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈالا او
جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہی اس نے جیرالڈ پر فائرنگ کر د

اور جیرالڈ کا جسم چھلنی ہو کر الٹتا چلا گیا۔

جیرالڈ کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ گر کر بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا اور پھر اس کا نہ صرف جسم ساکت ہوتا چلا گیا بلکہ اس کے تمام احساسات فنا ہوتے چلے گئے۔

جولیا اور اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری اور بے جگری کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ چونکہ دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے وہ ان پر مشین پسٹلز سے فائر کرنے کے ساتھ ساتھ منی میزائل گنوں اور راڈز بموں کا بھی استعمال کر رہے تھے۔ ہر طرف سے ہونے والے دھماکوں نے دشمنوں کے پیر اکھاڑ دیئے تھے وہ جوابی حملے کرنے کی بجائے الٹا ان سے بچ نکلنے کے راستے تلاش کر رہے تھے اور ان کا جہاں سینگ سما رہا تھا وہیں بھاگتے چلے جا رہے تھے لیکن جولیا اور اس کے ساتھی ان کے پیچھے لگ گئے تھے اور انہیں بھاگ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دے رہے تھے۔

مسلح افراد کا گھیرا توڑ کر وہ سب مختلف جگہوں پر پھیل گئے تھے اور پوری طاقت سے مسلح افراد کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جولیا نے اپنے ساتھیوں کو مسلح افراد پر بھاری پڑتے دیکھا تو وہ فوراً سائیڈ سے ہوتی ہوئی اس طرف بڑھتی چلی گئی جس طرف وہ پہاڑی موجود

تھی جہاں کنٹینر تھا اور عمران کے کہنے کے مطابق جیکولین اس کنٹینر میں ہی موجود ہو سکتی تھی۔

پہاڑیوں کے چکر کاٹتی اور چٹانوں کی آڑ لیتی ہوئی وہ تیزی سے اس پہاڑی پر چڑھ رہی تھی۔ پہاڑی پر چٹانیں بڑی بھی تھیں اور ان کی اکثریت ایسی تھی جو سائبان کی طرح جھکی ہوئی تھیں اس لئے جولیا سائیڈوں پر موجود مسلح افراد کی نظروں سے بھی بچ گئی تھی اور اگر جیکولین کنٹینر کی کھڑکیوں سے باہر دیکھ بھی رہی ہوتی تو وہ جولیا کو پہاڑی پر چڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ جولیا احتیاط کے ہر تقاضے پورے کر رہی تھی اور اس کی یہ احتیاط ہی تھی جو اسے پہاڑی کی چوٹی تک لے آئی تھی اور اس پر کسی طرف سے ایک فائر بھی نہیں کیا گیا تھا۔

چٹان کے مسطح حصے پر رکھا ہوا بڑا سا کنٹینر جس کے چاروں اطراف بلٹ پروف شیشے لگے ہوئے تھے کے گرد بھی چٹانیں رکھی ہوئی تھیں تاکہ کنٹینر اپنی جگہ پر برقرار رہے اور اس پر حملہ ہونے کی صورت میں اسے چوٹی سے ہلایا نہ جا سکے۔

جولیا نے چٹانوں کی آڑ لیتے ہوئے چاروں اطراف سے کنٹینر کا جائزہ لیا اور ایک چٹان کے پیچھے آ کر چھپ گئی۔ اس کے سامنے کنٹینر کا دروازہ تھا جو بند تھا۔ جولیا سوچ رہی تھی کہ اس کے پاس ایسا تو کوئی اسلحہ نہیں ہے کہ وہ بلٹ پروف شیشے کو اُڑا سکے البتہ اس کے پاس ایک ایسی گن ضرور موجود ہے جس سے ایسی ریز

فائر کی جا سکتی ہے جو تیز کٹر کے طور پر کام کرتی ہے اور اس ریز کٹر سے کسی بھی فولادی چیز کو آسانی سے کاٹا جا سکتا تھا۔ کنٹینر فولاد کا تھا اور اس کا دروازہ اور اس پر لگا ہوا لاک بھی فولادی تھا اور جولیا اب اسی ریز کٹر سے ہی کنٹینر کے دروازے کو کاٹ کر اندر جانے کا سوچ رہی تھی۔ اس نے اپنے کاندھے سے بیگ اتار کر اس میں سے ریز کٹر گن نکال لی تھی اور وہ ابھی کنٹینر کے دروازے کی طرف جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے اسے کنٹینر کا دروازہ کھلتا دکھائی دیا۔

کنٹینر کا دروازہ کھلتے دیکھ کر جولیا وہیں دبک گئی۔ اس نے چٹان میں موجود ایک رخنے سے آنکھ لگائی اور کنٹینر کی طرف دیکھنے لگی جہاں سے ایک عورت نکل رہی تھی۔ اس عورت پر نظر پڑتے ہی جولیا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ عورت جیکولین تھی جس کا تعلق ریڈ کوبرا سے تھا اور وہ ریڈ کوبرا کی نمبر تھری ایجنٹ تھی۔ جولیا اور جیکولین کا پہلے بھی ٹکراؤ ہو چکا تھا اس لئے جولیا نے اسے ایک ہی نظر میں پہچان لیا تھا۔

جیکولین دروازے سے باہر نکلی اور پھر وہ پلٹ کر کنٹینر کا دروازہ بند کر کے اسے لاک لگانے لگی۔ اسے دروازے کو لاک لگاتے دیکھ کر جولیا تیزی سے اٹھی اور چٹان کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز چلتی ہوئی جیکولین کے پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی۔ جیکولین کی چھٹی حس شاید ضرورت سے زیادہ تیز تھی۔ جیسے ہی جولیا اس کے پیچھے آ کر

کھڑی ہوئی اسی لمحے جیکولین اس کی طرف پلٹی اور پھر اپنے پیچھے جولیا کو کھڑی دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم"...... جیکولین نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں۔ کیوں۔ مجھے یہاں دیکھ کر حیران کیوں ہو رہی ہو"...... جولیا نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے کوئی حیرت نہیں ہے۔ اگر تم سب اس جزیرے پر پہنچ سکتے ہو تو پھر تمہارا اس طرح یہاں میرے سامنے آنا بھی کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے"...... جیکولین نے کہا۔

"گڈ شو۔ تو پھر چلو۔ کھولو اس کنٹینر کا دروازہ۔ اندر چل کر بات کرتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ جو بات کرنی ہے یہاں کرو اور یہ کھلونا میری نظروں سے ہٹا دو۔ تم جانتی ہو کہ جیکولین ان کھلونوں سے ڈرنے والی نہیں ہے"...... جیکولین نے جولیا کے ہاتھ میں ریز کٹر گن دیکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ اسے میں تم پر استعمال نہیں کروں گی۔ یہ تو میں نے تمہارے کنٹینر میں داخل ہونے کے لئے نکالی تھی۔ اس سے میں کنٹینر کا لاک کاٹ کر اندر جانا چاہتی تھی۔ اب جبکہ تم خود ہی باہر آ گئی ہو تو مجھے بھی اس کی ضرورت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا اور اس نے گن اپنے لباس میں چھپا لی۔

"عمران کہاں ہے"...... جیکولین نے جولیا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اور باقی ساتھی تمہارے جزیرے کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارے لئے اس جزیرے کو تباہ کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ یہاں ریڈ کوبرا کی بہت بڑی فورس ہے۔ ایک بار عمران اور تمہارے باقی ساتھی ہمارے قابو آ گئے تو انہیں دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں ملے گا"...... جیکولین نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت تو تم اپنی سوچو مادام جیکولین۔ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے اور تم ایسی باتیں بنا رہی ہو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"موت اور میرے سر پر۔ ہونہہ۔ یوں کہو موت تمہارے سامنے کھڑی ہے جولیانا فٹز واٹر۔ تم نے یہاں آ کر اپنی موت کو خود دعوت دی ہے۔ میرے مقابلے میں تم کچھ بھی نہیں ہو"۔ جیکولین نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور انتہائی جارحانہ انداز میں جولیا کی طرف بڑھی۔ آگے بڑھتے ہی اس نے پوری قوت سے جولیا کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جولیا اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔

ہوا میں اچھلتے ہی جیکولین نے قلابازی کھائی اور پھر اس نے پوری قوت سے جولیا کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی لیکن جولیا

فوراً ایک طرف ہٹ گئی اور جیکولین اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ جولیا کا خیال تھا کہ جیکولین اس کے ہٹنے کی وجہ سے پیچھے جا گرے گی لیکن جیکولین اس کے خیال سے زیادہ ہوشیار تھی۔ اس نے جولیا کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو اس نے فوراً اپنا جسم سمیٹا اور ہوا میں ہی اپنا جسم رول کرتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ سمجھتی، جیکولین کی گھومتی ہوئی ٹانگ جولیا کے پہلو میں پڑی اور جولیا اچھل کر سائیڈ کے بل زمین پر گرتی چلی گئی۔

جولیا کو ٹانگ مارتے ہی جیکولین نے ایک بار پھر اپنا جسم گھمایا اور قلابازی کھاتی ہوئی اپنے پیروں پر آ کھڑی ہوئی۔ جولیا کو گرتے دیکھ کر اس نے جولیا کی طرف چھلانگ لگائی اور اسے زور دار ٹھوکر مارنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے فوراً اپنا جسم سمیٹ لیا۔ جیکولین کے پیر جیسے ہی زمین سے لگے اور وہ گھومی، جولیا کی لات نیم دائرے میں گھومتی ہوئی اس کی کمر پر پڑی اور جیکولین اچھل کر سائیڈ پر موجود ایک چٹان سے ٹکرائی۔ اس نے اپنے چہرے کو چٹان سے ٹکرانے سے بچا لیا۔ اس دوران جولیا فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس نے جیکولین پر چھلانگ لگا دی۔ جیکولین پھرتی سے دائیں طرف ہٹی لیکن جولیا فضا میں گھوم گئی اور پھر اتنے زور سے جیکولین سے ٹکرائی کہ دھماکہ سا ہوا اور جیکولین کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ جولیا نے پوری قوت سے اچھل کر اپنے سر کی ٹکر جیکولین کی ناک پر مار دی تھی۔ جیکولین نے ٹکر کھاتے ہی دونوں ہاتھ اٹھا

کر جولیا کی پسلیوں پر پوری قوت سے مارے اور جولیا کے حلق سے غراہٹ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے نیچے کو جھکا جیسے وہ ضرب کھا کر گر رہی ہو اور جیکولین، جولیا کے اس ماہرانہ داؤ سے مار کھا گئی۔ اسے نیچے گرتے دیکھ کر وہ اس کے سر پر دوہتھڑ مارنے کے لئے ذرا سی جھکی ہی تھی کہ جولیا نے یک لخت اسے اپنے پیچھے پلٹ دیا اور پھر جیسے ہی جیکولین کا جسم زمین سے لگا جولیا پوری قوت سے اچھلی اور جیکولین کی دونوں ٹانگیں جو نیچے گرنے کی وجہ سے اوپر اٹھ گئی تھیں جولیا کے دونوں ہاتھوں میں آ گئیں اور جولیا اس کی دونوں ٹانگوں پر اپنے جسم کا پورا بوجھ ڈالتی ہوئی سیدھی ہو گئی۔ جیکولین نے تڑپ کر جولیا کے نیچے سے نکلنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے اس کی مڑی ہوئی ٹانگوں پر مزید دباؤ ڈال دیا۔ اب پوزیشن یہ تھی کہ جیکولین کا چہرہ زمین سے لگا ہوا تھا اور اس کا اوپر والا حصہ کمان کی طرح مڑا ہوا تھا جس پر جولیا سوار تھی اور وہ اس کی ٹانگوں پر اپنا بوجھ ڈالتی جا رہی تھی۔ اب اگر جولیا ایک زور دار جھٹکا دیتی تو زمین سے لگی جیکولین کی مڑی ہوئی گردن کی یا تو ہڈی ٹوٹ جاتی یا پھر اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ٹوٹ سکتے تھے۔ جیکولین، جولیا کے اس خوفناک داؤ سے نکلنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ اس نے آخری داؤ کے طور پر زور سے ٹانگیں جھٹک کر جولیا کو گرانے کی کوشش کی لیکن ایسا کرنے سے اس کا جسم قدرے سخت

ہو گیا اور جولیا کو اس پر مزید دباؤ بڑھانے کا موقع مل گیا۔ جولیا نے ایک زور دار جھٹکا مارا تو کڑاک کڑاک کی زور دار آوازوں کے ساتھ جیکولین کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے ٹوٹتے چلے گئے اور جیکولین پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ انتہائی بھیانک تھی۔ کڑاک کی آوازیں سنتے ہی جولیا تیزی سے اچھلی اور اس نے جیکولین کی دونوں ٹانگیں چھوڑ کر اس کی کمر کے اوپر دونوں گھٹنے جوڑ کر مار دیئے۔ گھٹنوں کی زور دار ضرب نے جیکولین کا سارا دم خم نکال دیا۔ اس کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور پھر اس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔

جیکولین کو ساکت ہوتے دیکھ کر جولیا ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور نفرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''بس اتنی ہی جان تھی تم میں۔ تم تو مجھے اپنے پیروں تلے کچلنا چاہتی تھی۔ اب کیا ہوا۔ اٹھو اور کچلو مجھے''...... جولیا نے بے ہوش پڑی جیکولین کی طرف دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ بزدل کہیں کی۔ لڑنے کا سلیقہ تک نہیں جانتی اور چلی تھی مجھے کچلنے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا اور مڑ کر کنٹینر کی طرف دیکھنے لگی۔ اس نے جیب سے ایک بار پھر ریز کٹر گن نکالی اور کنٹینر کے دروازے کی طرف بڑھ گئی تا کہ دروازے کا لاک کاٹ کر وہ کنٹینر کے اندر جا سکے۔ جیسے ہی جولیا کنٹینر کی طرف بڑھی

اسی لمحے بے ہوش پڑی جیکولین کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ بے ہوش نہیں ہوئی تھی۔ جولیا کے خوفناک داؤ سے بچنے کے لئے اس نے جان بوجھ کر بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کیا تھا۔ اس نے گردن گھما کر جولیا کو کنٹینر کی طرف بڑھتے دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر انتہائی زہرانگیز مسکراہٹ آ گئی۔ جولیا کی سر کی ٹکر کی وجہ سے اس کی ناک کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی جس کی وجہ سے اس کی ناک سے خون نکل کر اس کے چہرے پر پھیل گیا تھا جس سے جیکولین کا چہرہ اور زیادہ وحشتناک اور خوفناک ہو گیا تھا۔

جیکولین نے اپنی ٹانگ گھمائی اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹانگ کا پائنچہ ہٹایا تو اس کی ٹانگ پر چمڑے کی ایک بیلٹ بندھی نظر آئی۔ بیلٹ میں ایک باریک اور پتلی دھار والا خنجر اڑسا ہوا تھا۔ جیکولین نے انتہائی خاموشی سے بیلٹ سے خنجر نکالا اور پھر اس نے خنجر کو نوک سے پکڑ کر ہاتھ اٹھا لیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر گولی کی سی رفتار سے کنٹینر کے دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جیسے ہی مسلح افراد نے عمران پر فائر کھولنے کی کوشش کی عمران نے تیزی سے اپنی پیٹی میں اڑسے ہوئے مشین پسٹل نکالے اور دونوں پسٹلز سے یکلخت مسلح افراد پر فائرنگ کر دی اور چاروں مسلح افراد اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔ اپنے ساتھیوں کو اس طرح ایک نوجوان کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر ایئر بیس پر موجود مسلح افراد میں جیسے کھلبلی سی مچ گئی۔ وہ چیختے ہوئے اور فائرنگ کرتے ہوئے عمران کی طرف دوڑے۔

عمران نے چاروں مسلح افراد کو ہلاک کرتے ہی مشین پسٹل دوبارہ اپنی پیٹی میں اڑسے اور پھر اس نے کسی اور طرف جانے کی بجائے تیزی سے ایئر بیس کی طرف بھاگنا شروع کر دیا جس طرف سے مسلح افراد فائرنگ کرتے ہوئے اس کی جانب بھاگے چلے آ رہے تھے۔ ان کی چلائی ہوئی گولیاں عمران کے اردگرد سے گزر رہی تھیں۔ عمران کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ زگ زیگ انداز

میں بھاگ رہا تھا۔ اپنی رفتار تیز کرتے ہی عمران نے ایک اونچی
چھلانگ لگائی اور وہ ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ ہوا میں اس نے دو
تین قلابازیاں کھائیں اور پھر وہ جیسے ہی زمین کی طرف آیا اس
نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر دیئے۔ اس کے ہاتھ زمین سے لگے
تو وہ رکنے کی بجائے انتہائی ماہرانہ انداز میں ہاتھوں اور پیروں کے
بل قلابازیاں کھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

مسلح افراد اس پر مسلسل فائرنگ کرنے کی کوشش کر رہے تھے
لیکن عمران چونکہ ہاتھوں اور پیروں کے بل مسلسل قلابازیاں کھا رہا
تھا اس لئے ان کی چلائی ہوئی ایک بھی گولی اسے چھو نہیں سکی تھی۔
عمران کے ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں کھانے کی رفتار اتنی
تیز تھی کہ وہ آن کی آن میں مسلح افراد کے نزدیک پہنچ گیا۔ مسلح
افراد اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر تیزی سے اسے پکڑنے کے
لئے جھپٹے لیکن عمران کہاں ان کے ہاتھ آنے والا تھا۔ وہ کسی
چھلاوے کی طرف ان کے قریب سے نکلتا چلا گیا اور پھر آگے
جاتے ہی اس نے قلابازی کھاتے ہوئے پیٹی سے منی میزائل گن
نکال لی۔ منی میزائل گن ہاتھ میں لیتے ہی عمران ہوا میں اچھلا اور
اس کا جسم تیزی سے رول ہوتا ہوا دائیں طرف نکلتا چلا گیا۔

وہ دائیں طرف پہلو کے بل آیا تھا۔ پہلو کے بل گرتے ہوئے
اس کا جسم تیزی سے گھوم رہا تھا۔ گھومتے ہوئے عمران جیسے ہی پہلو
کے بل زمین پر گرا۔ وہ تیزی سے لڑھکتا چلا گیا۔ وہ ایئر بیس کے

عین سنٹر میں آ گیا تھا۔ اس وقت تک سامنے جانے والے دونوں
جنگی طیارے مڑ چکے تھے اور اب بجلی کی سی تیزی سے اسی طرف
بڑھے آ رہے تھے جہاں عمران موجود تھا۔ صرف چند لمحوں کی بات
تھی۔ تیز رفتار جنگی جہاز عمران کو کچلتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔
عمران نے کروٹیں بدلتے ہوئے اپنا رخ طیاروں کی طرف کیا اور
ہاتھ میں پکڑی ہوئی منی میزائل گن کا بٹن دو بار پریس کر دیا۔ منی
میزائل گن سے یکے بعد دیگرے دو میزائل نکلے اور بجلی کی سی تیزی
سے رن وے پر دوڑتے ہوئے طیاروں سے ٹکرائے۔ فضا یکلخت دو
ہولناک اور انتہائی تیز دھماکوں سے گونج اٹھی۔ دونوں طیاروں کے
فضا میں اٹھنے سے پہلے ہی پرخچے اڑ گئے تھے۔ عمران طیاروں پر
منی میزائل فائر کرنے کے باوجود مسلسل کروٹوں پر کروٹیں بدلتا جا
رہا تھا۔ جیسے ہی دونوں طیارے تباہ ہوئے اس نے اپنا کروٹیں بدلتا
ہوا جسم روکا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے اچانک اپنا
رخ پلٹا اور منی میزائل گن لے کر اس طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا
جہاں گن شپ ہیلی کاپٹر اوپر اٹھتے ہوئے نیچے لگی ہوئی مشین گن کا
رخ عمران کی طرف کر رہا تھا۔ عمران نے فوراً بٹن پریس کیا تو اس
کی گن سے ایک اور میزائل نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے گن شپ
ہیلی کاپٹر سے جا ٹکرایا۔ زوردار دھماکہ ہوا اور گن شپ ہیلی کاپٹر بھی
ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرتا چلا گیا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کے نیچے بے
شمار مسلح افراد کھڑے تھے۔ ہیلی کاپٹر تباہ ہوتے دیکھ کر انہوں نے

ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اور ملبہ ان پر گرتا چلا گیا اور ماحول تیز اور دل ہلا دینے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

دونوں جنگی طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹر کو عمران نے انتہائی تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تباہ کیا تھا۔ اگر وہ ایک لمحے کی بھی اور دیر کر دیتا تو جنگی طیارے رن وے سے نکل کر فضا میں بلند ہو جاتے اور پھر وہ یقینی طور پر ان جگہوں کو نشانہ بناتے جہاں عمران کے ساتھی ریڈ کوبرا کی فورس سے نبرد آزما تھے۔

جنگی طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر عمران کے چہرے پر سکون آ گیا۔ اسی لمحے اس کی طرف گولیوں کی بوچھاڑ آئی تو عمران فوراً جھک گیا۔ رن وے پر موجود مسلح افراد جو طیاروں اور ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر ان کے ملبوں سے بچنے کے لئے زمین پر گر گئے تھے اب اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے ایک بار پھر عمران کی طرف دوڑتے ہوئے اس پر فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔

نیچے جھکتے ہی عمران نے پلٹ کر دیکھا تو اسے مسلح افراد غصے سے چیختے چلاتے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان کی تعداد دس تھی۔ انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران نے منی میزائل سے ان کی طرف فائر کیا تو وہ سب بوکھلا گئے اور فوراً دائیں بائیں کودے لیکن ان کے کودنے کی رفتار سے میزائل کی رفتار کہیں تیز تھی وہ

آن کی آن میں ان کے قریب زمین سے ٹکرا کر پھٹا اور دس کے دس افراد یوں چیختے ہوئے فضا میں بلند ہو گئے جیسے کسی دیو نے پکڑ کر انہیں پوری قوت سے ہوا میں اچھال دیا ہو۔ وہ زمین پر گرے اور تڑپ تڑپ کر ساکت ہوتے چلے گئے۔

وہاں مسلح افراد کی کمی نہیں تھی۔ وہ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کی پرواہ کئے بغیر اٹھ اٹھ کر بھاگتے ہوئے عمران کی طرف آ رہے تھے اور اس پر گولیاں برسا رہے تھے۔ عمران نے گولیوں سے بچنے کے لئے نہ صرف سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا تھا بلکہ اچھل کود کرتے ہوئے وہ مسلح افراد کے گروپ کو دیکھ کر ان پر منی میزائل بھی فائر کرتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے ایک ساتھ کئی افراد کے ٹکڑے اُڑتے جا رہے تھے۔ پھر جب وہاں مسلح افراد کی تعداد کم رہ گئی اور انہوں دیکھا کہ عمران جیسا چھلاوے نما انسان ان کے قابو میں آنے والا نہیں ہے تو انہوں نے وہاں سے بھاگنا شروع کر دیا۔ انہیں بھاگتے دیکھ کر عمران نے ہوا میں قلابازی کھائی اور پیروں کے بل زمین پر آ کھڑا ہوا۔

”ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہو۔ مجھے کافی عرصے بعد مشین گنوں کے جھرمٹ میں اور ہر طرف سے برستی ہوئی گولیوں میں سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملا تھا اور تم میری پریکٹس ادھوری چھوڑ کر بھاگ رہے ہو“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن مسلح افراد بھلا اس کی کہاں سن رہے تھے انہیں تو عمران کی شکل

میں اپنی موت دکھائی دینا شروع ہو گئی تھی اس لئے انہوں نے بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

''میرا خیال ہے۔ میرا لئے اتنا ہی ایکشن کافی ہے۔ باقی میرے ساتھی سنبھال لیں گے اور اب مجھے جا کر مادام جیکولین کو دیکھنا چاہئے۔ نجانے جولیا اس تک پہنچی بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا اور اس نے منی میزائل گن اپنی جیب میں ڈالی اور تیز تیز چلتا ہوا اس پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کی چوٹی پر فولادی کنٹینر رکھا ہوا تھا اور جہاں عمران کے خیال کے مطابق جزیرے کو کنٹرول کرنے کا سامان اور مادام جیکولین موجود ہو سکتی تھی۔

پہاڑی راستوں اور چٹانوں کے درمیان سے گزرتا ہوا عمران اس پہاڑی کے پاس آیا اور سر اٹھا کر چوٹی پر رکھے کنٹینر کی طرف دیکھنے لگا پھر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گیا۔ پہاڑی کی چٹانوں سے ہوتا ہوا وہ جیسے ہی چوٹی پر آیا اسے جولیا کنٹینر کی طرف بڑھتی دکھائی دی۔ عمران نے جیسے ہی نظریں گھمائیں اسے سائیڈ میں ایک چٹان کے پاس جیکولین پڑی دکھائی دی جس کے ہاتھ میں ایک باریک دھار والا خنجر تھا۔ وہ کسی بھی لمحے جولیا پر خنجر پھینک سکتی تھی اور جولیا اس سے بے خبر کنٹینر کے دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جیکولین کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر عمران نے فوراً پیٹی میں اڑسا ہوا مشین پسٹل نکال لیا۔ اِدھر

اس نے مشین پسٹل نکالا اُدھر جیکولین کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر بجلی کی سی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور عمران کے مشین پسٹل سے نکلی ہوئی گولیاں جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے خنجر پر پڑیں اور خنجر اڑتا ہوا دور جا گرا۔ عمران نے انتہائی مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے خنجر کو نشانہ بنایا تھا ورنہ خنجر جولیا کی کمر میں دھنس جاتا۔

گولیوں کی آواز سن کر جولیا بھڑک کر پلٹی اور پھر چٹان کے پاس عمران کو کھڑے دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔ جیکولین نے بھی عمران کو دیکھ لیا تھا اور عمران کی فائرنگ سے اپنے خنجر کو نشانہ بنتے دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی تھی اور اس نے عمران کو دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے منہ چلایا اور دوسرے لمحے اس کا سر زمین سے لگتا چلا گیا۔ منہ چلاتے ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا تھا۔ عمران نے اسے منہ چلاتے دیکھ لیا تھا۔

''گولیاں مجھے ڈرانے کے لئے چلائی تھیں تم نے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے تمہاری موت کو نشانہ بنایا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''موت کو نشانہ۔ میں سمجھی نہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہاری غفلت کا فائدہ اٹھا کر جیکولین نے تم پر خنجر پھینکا تھا جو اگر تمہاری کمر میں دھنس جاتا تو تمہاری موت یقینی تھی اور اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا میں تو رہ گیا تھا نا کنوارے کا کنوارا''...... عمران نے کہا تو جولیا چونک کر جیکولین کی طرف دیکھنے لگی جو اب بالکل ساکت پڑی ہوئی تھی۔

''ہونہہ۔ تو یہ بے ہوش ہونے کی اداکاری کر رہی تھی اور اس نے مجھے غافل دیکھ کر موقع کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی''۔ جولیا نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ لیکن اپنا نشانہ ناکام ہوتے دیکھ کر یہ دل چھوڑ چکی ہے اور اب یہ حقیقت میں بے ہوش ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم یہاں کیوں آئے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''مجھے خدشہ تھا کہ جیکولین آسانی سے تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی اس لئے میں یہاں چلا آیا کہ اگر تمہیں کوئی مشکل ہو تو میں اسے قابو کر سکوں کیونکہ اس کا زندہ ہاتھ آنا بہت ضروری تھا''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''بے فکر رہو۔ یہ ابھی زندہ ہے۔ میں نے اسے صرف بے ہوش کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کاش کہ یہ زندہ ہوتی''...... عمران نے جیکولین کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب کہ کاش یہ زندہ ہوتی۔ میں نے کہا ہے نا کہ یہ زندہ ہے۔ میں نے اس کی صرف ریڑھ کی ہڈی کے مہرے توڑے ہیں اور ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ٹوٹنے سے یہ اتنی جلدی مر نہیں سکتی''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تم نے اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑی ہے لیکن اس نے تم پر جو وار کیا تھا اسے ناکام ہوتے دیکھ کر اس نے منہ چلایا تھا جس کا مطلب ہے کہ اس نے دانتوں میں زہریلا کیپسول چھپا رکھا تھا اور کیپسول کے چباتے ہی اس کا سر زمین سے لگ گیا تھا اور دیکھ لو اس کا رنگ تیزی سے نیلا پڑتا جا رہا ہے جو اس کی زہر سے ہلاکت کی واضح نشانی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے چونک کر جیکولین کے چہرے کی طرف دیکھا جو واقعی تیزی سے نیلا ہوتا جا رہا تھا۔

''اوہ۔ مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کے دانتوں میں زہریلا کیپسول چھپا ہو گا اور یہ اسے چبا کر ہلاک ہو جائے گی''۔ جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''اس بات کا مجھے پہلے سے ہی اندازہ تھا کہ جیکولین بھی ہاف فیس کے اصل راز سے ناواقف ہو گی لیکن میں اس کے ذریعے ریڈ کوبرا کے چیف اور گرانڈ ماسٹر تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اس کا ریڈ کوبرا کے چیف اور گرانڈ ماسٹر سے رابطہ ضرور ہو گا۔ میں چاہتا تھا کہ ایک بار یہ اپنے چیف سے بات کر لیتی اور باقی سب میں سنبھال لیتا

لیکن اس نے اپنی شکست سے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر لی ہے اس لئے اب ہم وہیں آ کر کھڑے ہو گئے ہیں جہاں سے چلے تھے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی اس بات کا احساس ہو رہا ہے۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو اسے زندہ رکھنے کی کوشش کی تھی اب یہ خود ہی موت کو گلے لگا لے گی اس کا مجھے اندازہ بھی نہیں تھا۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ اس نے دانتوں میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا ہے تو میں اسے بے ہوش کر کے سب سے پہلے وہی نکالتی''...... جولیا نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''بہرحال اب سانپ مر گیا ہے تو لکیر پیٹنے کا کیا فائدہ۔ تم اس کے آفس کا دروازہ کاٹنے جا رہی تھی۔ کاٹو جا کر۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس کے آفس سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ہمیں کوئی لائن آف ایکشن مل جائے اور ہمیں آگے بڑھنے کا موقع مل جائے''...... عمران نے جولیا کے ہاتھ میں ریز کٹر گن دیکھ کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور کنٹینر کے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ اس نے گن کا رخ لاک کی طرف کیا اور بٹن دبا دیا۔ گن کی نال سے سرخ روشنی کی باریک سی دھار نکل کر دروازے کے لاک پر پڑی تو لاک کٹنا شروع ہو گیا۔ اسی لمحے عمران کے بیگ میں موجود ٹرانسمیٹر کی سیٹی ابھری تو عمران نے فوراً کمر سے بیگ اتارا اور اسے کھول کر اس میں موجود ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

''ہیلو۔ ہارڈ سٹون کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... بٹن آن کرتے ہی دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ہیلو پیر و مرشد۔ لگتا ہے آپ بھی اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے ہیں اور ٹھکانے پر پہنچنے کے باوجود آپ میری طرح سے وہیں کے وہیں ہیں جہاں سے ہم کنوارے چلے تھے۔ اوور''...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے جیکولین کو قابو کر لیا ہے اور تمہیں اس سے ہاف فیس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ اوور''...... کرنل فریدی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جب ہم جانتے تھے کہ ان دونوں کو کچھ معلوم نہیں ہو گا تو پھر ہمارا یہ سفر بے کار ہی ثابت ہونا تھا۔ سوائے ریفریشر کورس کے اور کچھ ہاتھ نہیں آیا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہم نے ایک کوشش کی تھی اور کوشش کبھی کامیاب ہوتی ہے اور کبھی ناکام۔ اوور''...... کرنل فریدی نے مدبرانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن میری تو ساری ہی کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ نہ سلیمان اپنی سابقہ تنخواہیں بھولتا ہے اور نہ ہی تنویر اپنے حق سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ ویسے جس مرید کا پیر و مرشد ہی کنوارا ہو تو پھر اس کا مرید سہرا باندھ کر گھوڑی کیسے چڑھ سکتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہم سب کچھ بھول کر واپس چلتے ہیں اور آپ جاتے ہی اپنی سہرہ بندی کی رسم شروع کر دیں۔ آپ کی

شادی ہو جائے گی تو پھر شاید آپ کی کوئی مریدنی میرے لئے ہاں بھی کر دے۔ اوور''...... عمران کی زبان چل پڑی اور جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں ہے عمران کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود ہم ناکام واپس جائیں۔ یہ طے ہے کہ ہاف فیس کے طور پر ہمارے ساتھ ایک گیم کھیلی گئی تھی لیکن اس کے باوجود میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہاف فیس کا اصل کھیل کچھ اور ہے۔ جب تک مجھے اس راز کا پتہ نہیں چل جاتا میں پیچھے ہٹنے والا نہیں ہوں۔ اوور''...... کرنل فریدی نے عمران کی مزاحیہ باتوں پر کان نہ دھرتے ہوئے کہا۔

''پیچھے نہیں ہٹیں گے تو اور کیا کریں گے۔ آگے جانے کے تمام راستے بند ہیں اور ہر طرف سمندر ہی سمندر ہے۔ اگر ہم نے آنکھیں بند کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ہمیں ڈوبنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے اپنی ناکامی قبول کر لی ہے۔ کیا تم اس مشن کو یہیں ختم کرنے کا سوچ رہے ہو۔ اوور''...... کرنل فریدی نے غرا کر کہا۔

''سوچ تو نہیں رہا لیکن مجھے تو آگے جانے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی راستہ ہے تو بتا دیں میں آپ کی انگلی پکڑ کر چل پڑوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''راستہ تو میرے پاس بھی کوئی نہیں ہے۔ جیرالڈ سے کام کی کسی بات کا علم نہیں ہوا ہے۔ البتہ جیرالڈ کے آفس سے مجھے لانگ رینج ٹرانسمیٹر ملا ہے۔ اس پر لانگ رینج فریکوئنسی ایڈجسٹ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ فریکوئنسی ریڈ کوبرا کے چیف کرنل براؤن کی ہے۔ اگر اس سے بات کی جائے تو میرے پاس ایک ایسا سائنسی آلہ ہے جس سے اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ کرنل براؤن اس وقت کہاں موجود ہے لیکن اس کی لوکیشن ٹریس کرنے کے لئے کال کا دو منٹ تک جاری رہنا ضروری ہے۔ میں نے اگر کرنل براؤن کو کال کی تو جیرالڈ کی جگہ کسی اور کی آواز سن کر وہ دو سیکنڈ بات نہیں کرے گا اور فوراً کال ڈسکنکٹ کر دے گا۔ اس لئے میں اس کی لوکیشن ٹریس نہیں کر سکوں گا۔ اوور''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''گڈ شو۔ آپ کا یہ مسئلہ میں حل کر سکتا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کی ہے۔ اگر تم جیکولین یا جیرالڈ کی آواز میں بات کرو گے تو کرنل براؤن تمہارے جھانسے میں آ جائے گا اور مجھے اتنا وقت مل جائے گا کہ میں اس کی لوکیشن ٹریس کر سکوں۔ اوور''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں بھی مادام جیکولین تک پہنچ گیا ہوں۔ اس کے آفس میں بھی ضرور کوئی ٹرانسمیٹر موجود ہو گا جس پر کرنل براؤن

کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی ایڈجسٹ ہو گی۔ میں اس ٹرانسمیٹر پر جیکولین کے لہجے میں بات کروں گا۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''اس کے لئے تمہیں میرے پاس یا پھر مجھے تمہارے پاس آنا پڑے گا تا کہ میں اس سائنسی آلے کا استعمال کر سکوں جس سے کرنل براؤن کی لوکیشن چیک کی جا سکتی ہے۔ اوور''......کرنل فریدی نے سنجیدگی سے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ ہم اپنا قلعہ فتح کر چکے ہیں اور یہاں ہمارے مطلب کا کچھ نہیں ہے۔ ہم تھوڑی دیر میں جزیرہ گرانڈ پہنچ جائیں گے اور پھر آپ سے وہیں ملاقات ہو گی۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا۔ اوور''......کرنل فریدی نے کہا۔

''میں آپ کے پاس زیادہ سے زیادہ چار گھنٹوں تک پہنچ جاؤں گا۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل''......کرنل فریدی نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا جو کنٹینر کے دروازے کا لاک کاٹ کر اور دروازہ کھول کر اندر چلی گئی تھی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور وہ بھی جولیا کے پیچھے کنٹینر میں داخل ہو گیا۔

کرنل براؤن سی سٹی میں موجود تھا۔ وہ اس وقت اپنے سپیشل کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شادیٔ مرگ کے سے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور وہ بے حد بے چین دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور لیڈی سنیک نے دروازے سے سر اندر کر کے میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کرنل براؤن کی طرف دیکھا۔

''چیف۔ کیا میں اندر آ سکتی ہوں''......لیڈی سنیک نے کرنل براؤن سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''......لیڈی سنیک کو دیکھ کر کرنل براؤن نے کہا تو لیڈی سنیک اندر آ گئی۔

''بیٹھو''......کرنل براؤن نے سنجیدگی سے کہا تو لیڈی سنیک اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

''کیا بات ہے چیف۔ آپ کے چہرے پر انوکھے سے تاثرات

ہیں آپ خوش ہیں یا غمگین"...... لیڈی سنیک نے کرنل براؤن کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی ابھی ایک خبر ملی ہے لیڈی سنیک۔ جو بری بھی ہے اور اچھی بھی"...... کرنل براؤن نے کہا تو لیڈی سنیک بری طرح سے چونک پڑی۔

"بری خبر بھی ہے اور اچھی بھی۔ کیا مطلب ہوا اس کا"۔ لیڈی سنیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم جانتی ہو کہ ریڈ کوبرا کا گرانڈ ماسٹر کون ہے"...... کرنل براؤن نے اسے جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے ہمیشہ گرانڈ ماسٹر کی ٹرانسمیٹر یا پھر سیل فون پر آواز ہی سنی ہے لیکن وہ آج تک کسی کے سامنے نہیں آیا ہے اور نہ ہی کوئی یہ جانتا ہے کہ ریڈ کوبرا کا گرانڈ ماسٹر کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"اگر میں یہ کہوں کہ میں جانتا ہوں کہ ریڈ کوبرا کا گرانڈ ماسٹر یا اصل ریڈ کوبرا کون ہے تو"...... کرنل براؤن نے کہا تو لیڈی سنیک بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ حیرت ہے۔ میں نے آپ سے پہلے متعدد بار پوچھا تھا لیکن آپ نے کہا تھا کہ وہ آج تک آپ کے بھی سامنے نہیں آئے ہیں اور نہ ہی آپ کو اس بات کا علم ہے کہ وہ کون ہیں"۔

لیڈی سنیک نے کہا۔

"یہ ریڈ کوبرا کا بہت بڑا راز تھا لیڈی سنیک جسے میں کسی کے سامنے آشکار نہیں کر سکتا تھا۔ ریڈ کوبرا نے مجھے خصوصی طور پر اپنے بارے میں بتایا تھا کہ اگر انہیں کبھی کچھ ہو جائے تو مجھے اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ ریڈ کوبرا کون تھا اور وہ کس طریقے سے ریڈ کوبرا ایجنسی چلاتا تھا تاکہ اس کے بعد میں اس کی جگہ لے لوں اور ریڈ کوبرا ایجنسی اسی طرح سے چلتی رہے"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو ریڈ کوبرا کی حقیقت معلوم ہے اور آپ ہیں بھی اس قابل کہ ریڈ کوبرا کے بعد آپ ریڈ کوبرا کے گرانڈ ماسٹر کی کرسی سنبھال سکیں۔ لیکن......" لیڈی سنیک کہتے کہتے رک گئی۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ تم یہی جاننا چاہتی ہو کہ میں نے پہلے تمہیں ریڈ کوبرا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تو اب کیوں بتا رہا ہوں"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"یس چیف۔ میری حیرت بجا ہے۔ جو راز آپ نے میرے اس قدر اصرار پر بھی کبھی نہیں بتایا تھا وہ آج آپ خود بتا رہے ہیں"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"اس کی ایک خاص وجہ ہے"...... کرنل براؤن نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی سنیک حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگی کہ کہاں کرنل براؤن کا چہرہ لٹکا ہوا تھا اور وہ انتہائی پریشان دکھائی

دے رہا تھا اور کہاں اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی جس نے اس کے چہرے کی ساری پریشانی اور گھبراہٹ ختم کر دی تھی۔

"کیسی وجہ"...... لیڈی سنیک نے پوچھا۔

"کیونکہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تمہیں اس راز سے آگاہ کر دیا جائے"...... کرنل براؤن نے اسی انداز میں کہا۔ لیڈی سنیک چند لمحے غور سے کرنل براؤن کی طرف دیکھتی رہی پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا۔

"اوہ اوہ۔ کہیں گرانڈ ماسٹر......" لیڈی سنیک ایک بار پھر کہتے کہتے رک گئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور تجسس کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ تم ٹھیک سمجھی ہو۔ گرانڈ ماسٹر اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ ابھی ابھی مجھے خبر ملی ہے کہ گرانڈ ماسٹر اپنی رہائش گاہ میں مردہ حالت میں پایا گیا ہے۔ وہ اپنی رہائش گاہ کے ٹاپ فلور پر شراب نوشی کر رہا تھا اور وہ اسی مدہوشی کی حالت میں ٹاپ فلور کی بالکنی میں آ گیا اور پھر وہاں سے لڑکھڑا کر نیچے گر گیا۔ وہ چونکہ سر کے بل گرا تھا اس لئے نیچے گرتے ہی اس کا سر پھٹ گیا تھا اور وہ ہلاک ہو گیا تھا"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو واقعی برا ہوا ہے۔ ایکریمیا اور اسرائیل کی اتنی بڑی اور فعال ایجنسی کا ریڈ کوبرا اس طرح ہلاک ہو جائے گا یہ تو

واقعی انتہائی حیرت انگیز اور انوکھی بات ہے"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"ہاں۔ ساری غلطی اس کی اپنی تھی۔ اسے آج ہی اطلاع دی گئی تھی کہ ایم کے مشین میں پاکیشیا اور کافرستانی مسلمانوں کے ڈیٹا فیڈنگ کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ مشین نے تمام پاکیشیائی اور کافرستانیوں میں سے ان افراد کا مکمل ڈیٹا اپنی میموری میں محفوظ کر لیا ہے جو صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ اس کے علاوہ آسمان پر موجود اپنے سیٹلائٹس میں بھی پاور گنز ایکٹیو کر دی گئی ہیں جن سے ہم پاکیشیا اور کافرستان میں ہاٹ ریز پھیلا سکتے ہیں۔ اس ریز کے پھیلتے ہی وہ تمام مسلمان ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ہلاک ہو جائیں گے جن کا ڈیٹا ایم کے مشین میں محفوظ ہے۔ اس طرح چند ہی منٹوں میں پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے چاہے وہ عورت ہو یا مرد، جوان ہو یا بوڑھا، ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا اور سب کے سب پراسرار انداز میں ہلاک جائیں گے اور پاکیشیا کی اکثریت چونکہ مسلمان ہے اس لئے اس کے بارے میں تو نہیں کہا جا سکتا لیکن کافرستان میں موجود مسلمانوں کی آبادی کم ہے اس لئے وہاں پر موجود مسلمان جو ہماری ایم کے مشین کا شکار ہوں گے تو کافرستان سے مسلمانوں کا چہرہ ختم ہو جائے گا وہاں صرف وہی زندہ رہیں گے جو مسلمان نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد ہم اپنے مشن کا دائرہ کار بڑھا کر دنیا میں آدھی

آبادی جو مسلمانوں کی ہے سب کو ایک ساتھ ختم کر دیں گے۔ اس طرح ہمارا ہاف فیس مشن پورا ہو جائے گا۔ ہاف فیس جس میں دنیا کی آدھی آبادی مسلمانوں کی ہے اور آدھی دوسری قوموں کی۔ گرانڈ ماسٹر یہ سن کر بے حد خوش ہوا تھا کہ آج شام ہم اپنا فرسٹ مشن مکمل کرنے جا رہے ہیں۔ اس نے یہاں آ کر ایم کے مشین کا بٹن خود پریس کرنا تھا جس سے پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان ایک ساتھ ہلاک ہونے والے تھے۔ اسی خوشی میں وہ ضرورت سے زیادہ شراب پی گیا اور شراب کے نشے میں وہ ٹاپ فلور کی بالکنی سے نیچے گر گیا اور ہلاک ہو گیا''...... کرنل براؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گرانڈ ماسٹر کی ہلاکت اپنی جگہ افسوسناک ہے لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ریڈ کوبرا کے گرانڈ ماسٹر اب آپ بن گئے ہیں اور ریڈ کوبرا کا تمام انتظامی اور اموری سیٹ آپ کے اختیار میں آ گیا ہے''...... لیڈی سنیک نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی اس بات کی خوشی ہے اور تمہارے لئے دوسری خوشخبری یہ ہے کہ اب چونکہ میں ریڈ کوبرا کا گرانڈ ماسٹر بن گیا ہوں تو ریڈ کوبرا کے چیف کی سیٹ تمہیں ملنے والی ہے''...... کرنل براؤن نے کہا تو اس کی بات سن کر لیڈی سنیک بے اختیار اچھل پڑی۔ مسرت سے اس کا رنگ پکے ہوئے انار کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ کیا میں واقعی ریڈ

کوبرا کی چیف بن جاؤں گی''...... لیڈی سنیک نے مسرت سے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بن جاؤں گی نہیں۔ تم ریڈ کوبرا کی چیف بن چکی ہو۔ لیڈی چیف''...... کرنل براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی سنیک کا چہرہ فرطِ جذبات سے کھل اٹھا۔

''اوہ اوہ۔ آج کا دن میری زندگی کا سب سے بڑا دن ہے۔ میں اب ریڈ کوبرا کی لیڈی چیف ہوں۔ میں نے یہ بات کبھی خواب میں بھی نہیں سوچی تھی۔ یہ سب آپ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے چیف۔ اوہ سوری گرانڈ ماسٹر۔ ورنہ میں کیا اور میری اوقات کیا''...... لیڈی سنیک نے اسی انداز میں کہا۔ فرطِ جذبات سے بولتے ہوئے اس کے لب کپکپا رہے تھے۔

''آج ہم دوہری بلکہ تہری خوشی منائیں گے لیڈی سنیک۔ ایک خوشی ریڈ کوبرا کے گرانڈ ماسٹر بننے کی میری ہو گی۔ ایک تمہاری کہ تم ریڈ کوبرا کی لیڈی چیف بن گئی ہو اور ہماری تیسری سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ آج ہم اپنا فرسٹ مشن پورا کرنے جا رہے ہیں اور شام ہوتے ہی ہم ایم کے مشین سے کافرستان اور پاکیشیا سے مسلمانوں پر ہاف فیس کا اٹیک کریں گے اور ان دونوں ممالک سے مسلمانوں کا نام و نشان ہمیشہ کے لئے مٹا دیں گے۔ اب پوری دنیا پر صرف ہمارا راج ہو گا۔ صرف ہمارا''...... کرنل براؤن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس گرانڈ ماسٹر۔ پھر آج کی رات تو جشن منانے کی رات ہے۔ یہ جشن ہم سی ٹی میں منائیں گے اور سی ٹی کا ہر فرد ہمارے جشن میں شریک ہو گا"...... لیڈی سنیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل۔ کاش کہ میں یہاں جیکولین اور جیرالڈ کو بھی بلا سکتا۔ وہ دونوں بھی ریڈ کوبرا کے ٹاپ ایجنٹ ہیں۔ اتنی بڑی خوشی میں ان کا شریک ہونا ضروری تھا لیکن میں نہیں چاہتا کہ وہ دونوں یہاں آئیں کیونکہ ان کے پیچھے عمران اور کرنل فریدی یہاں پہنچ جائیں گے"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"نہیں ہم بعد میں اپنی خوشی میں شریک کر لیں گے"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ ریڈ کوبرا میرا مطلب ہے کہ ریڈ کوبرا ایجنسی کا گرانڈ ماسٹر تھا کون"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"چیف مارشل جونز ایرک کا نام سنا ہے تم نے"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"چیف مارشل جونز ایرک۔ کہیں آپ ایکریمیا کے سابق چیف مارشل جونز ایرک کی بات تو نہیں کر رہے"...... لیڈی سنیک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہی ہمارا گرانڈ ماسٹر اور ریڈ کوبرا تھا"...... کرنل براؤن

نے کہا۔

"لیکن اس کے بارے میں تو سنا گیا تھا کہ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے"...... لیڈی سنیک نے اور زیادہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ہلاکت فیک تھی۔ جونز ایرک زندہ تھا۔ ریڈ کوبرا کے طور پر وہ چونکہ خود کو ہمیشہ کے لئے چھپائے رکھنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اپنی ہلاکت کی جھوٹی خبر پھیلائی تھی اور اپنے ہمشکل بھائی کو ہلاک کر کے اسے جونز ایرک کی لاش ثابت کیا تھا اور خود اپنے بھائی کے نام سے اپنی ہی رہائش گاہ میں رہ رہا تھا"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"انتہائی تعجب انگیز بات ہے۔ میں نے کبھی گمان بھی نہیں کیا تھا کہ ایک سابق چیف مارشل اتنی بڑی اور فعال ایجنسی کا گرانڈ ماسٹر ہو سکتا ہے"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"تمہیں تو اس بات کا بھی گمان نہیں تھا کہ ایرک جونز کے بعد میں ریڈ کوبرا کا گرانڈ ماسٹر بن جاؤں گا اور تم میری جگہ ریڈ کوبرا کی لیڈی چیف"...... کرنل براؤن نے ہنستے ہوئے کہا تو لیڈی سنیک بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلی تو کرنل براؤن چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ آر سی فور جیرالڈ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے جیرالڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ جیرالڈ تم۔ گڈ شو۔ بہت لمبی عمر ہے تمہاری۔ ابھی میری آر سی ٹو سے تمہارے اور جیکولین کے بارے میں ہی باتیں ہو رہی تھیں کہ تمہاری کال آ گئی۔ گڈ شو۔ اوور''...... کرنل براؤن نے جیرالڈ کی آواز سن کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک چیف۔ میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ میں نے اور جیکولین نے اپنا اپنا ٹاسک پورا کر لیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے جیرالڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف کرنل براؤن بلکہ لیڈی سنیک بھی اچھل پڑی۔

''تم دونوں نے اپنا ٹاسک پورا کر لیا ہے۔ مطلب کہ عمران اور اس کے ساتھی اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور''...... کرنل براؤن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ عمران، کرنل فریدی اور ان کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں ہمارے سامنے ہی پڑی ہوئی ہیں۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''تم دونوں کے سامنے۔ کیا مطلب۔ کیا جیکولین بھی تمہارے ساتھ ہے۔ اوور''...... کرنل براؤن نے چونک کر کہا۔

''یس چیف۔ جب میں نے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں

کا شکار کیا تو میں نے یہ خوشخبری سب سے پہلے جیکولین کو دینے کے لئے اسے کال کی تھی۔ اس سے پہلے کہ میں اسے خوشخبری سناتا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے بھی عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی جزیرہ کرانڈ کی طرف آئے تھے اور عمران اور اس کے ساتھی جزیرہ ہوان کی طرف گئے تھے۔ ان کے پاس کچھ سائنسی آلات تھے جن کی وجہ سے انہوں نے جزیرے کی تمام رکاوٹیں عبور کر لی تھیں اور جزیرے تک آن پہنچے تھے۔ میں نے اور جیکولین نے دانش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں جزیرے پر ہی گھیر لیا تھا اور وہ جزیرے میں جہاں جہاں چھپے ہوئے تھے وہاں ہم نے زبردست کارروائی کی تھی جس کے نتیجے میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھی جزیرہ کرانڈ پر میرے ہاتھوں اور عمران اور اس کے ساتھی جزیرہ ہوان پر جیکولین کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے۔ ان دونوں پارٹیوں نے ہماری فورس اور جزیروں کو بہت نقصان پہنچایا تھا لیکن آخر کار جیت ہماری ہی ہوئی تھی اور اب ان سب کی گولیوں سے چھلنی لاشیں ہمارے سامنے پڑی ہیں۔ میں نے جیکولین سے کہہ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں جزیرہ کرانڈ پر منگوا لی تھیں تا کہ جب آپ کو اطلاع دی جائے اور آپ ان کی لاشیں دیکھنا چاہیں تو سب کی لاشیں ایک ہی جگہ پر ہوں۔ اوور''...... جیرالڈ نے گول مول انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میری جیکولین سے بات کراؤ۔ اوور''...... کرنل براؤن نے جیسے یقین نہ کرنے والے انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... جیرالڈ کی آواز سنائی دی اور پھر ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو چیف۔ آر سی تھری جیکولین بول رہی ہوں۔ اوور''۔ چند لمحوں کے بعد جیکولین کی آواز سنائی دی تو کرنل براؤن کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔

''جیکولین۔ جیرالڈ جو کہہ رہا ہے کیا وہ سچ ہے۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہاتھوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھی اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور''...... کرنل براؤن نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

''یس چیف۔ جیرالڈ سچ کہہ رہا ہے۔ ہم دونوں نے ہی اپنے ٹاسکس پورے کر لئے ہیں۔ اوور''...... جیکولین کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

''گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ مجھے یقین تھا کہ تم دونوں منجھے ہوئے اور انتہائی زیرک ایجنٹس ہو جو کرنل فریدی اور عمران جیسے انسانوں کے مقابلے میں کامیابیاں حاصل کر سکتے ہو اور میں نے جزیروں پر جو سیٹ اپ بنائے تھے ان سے بچ نکلنا واقعی ان دونوں سورماؤں کے لئے ناممکن تھا لیکن یہ سن کر مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ کرنل فریدی تمام حفاظتی انتظامات توڑ کر جزیرہ گرانڈ پہنچ گیا تھا اور عمران

بھی اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ ہوان آ گیا تھا۔ آخر یہ سب کیسے ہوا۔ کیسے انہوں نے حفاظتی حصار پار کئے تھے۔ آخر کیسے۔ اوور''۔ کرنل براؤن نے کہا۔

''وہ سمندر کے نیچے سے آئے تھے چیف۔ انہوں نے سمندر کے نیچے بنی ہوئی خفیہ ٹنلز اور ان دراڑوں کا استعمال کیا تھا جن کے بارے میں ہمارے پاس زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ کناروں پر موجود برقی رو سے بچنے کے لئے انہوں نے انسولیٹڈ لباس پہن لئے تھے اور پھر دراڑوں اور ٹنلز سے ہوتے ہوئے وہ جزیروں تک پہنچ گئے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمارے پاس سرچر آئیز تھیں جن سے ہمیں ان کی جزیروں پر آمد کا علم ہو گیا تھا اور ہم نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے انہیں ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور پھر ان سے سخت مقابلے کے بعد آخر کار ہم انہیں زیر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''گڈ شو۔ آج کا دن تو شاید ہم پر زیادہ ہی مہربان ہے۔ آج خوشخبریوں پر خوشخبریاں مل رہی ہیں۔ آج کی رات واقعی جشن منانے کی رات ہے۔ بہت بڑا جشن۔ اوور''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''او کے۔ تم انتظار کرو۔ میں تمہیں بعد میں خود کال کروں گا۔ اوور''...... کرنل براؤن نے کہا۔

"یس چیف۔ جیسے آپ کی مرضی۔ اوور"...... جیکولین نے کہا اور کرنل براؤن نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"واقعی آج کا دن ہمارے لئے بے حد لکی ثابت ہو رہا ہے۔ جیرالڈ اور جیکولین بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں اور انہوں نے عمران اور کرنل فریدی جیسے گریٹ ایجنٹس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ ریڈ کوبرا کی سب سے بڑی جیت ہے"...... کرنل براؤن کو ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھ کر لیڈی سنیک نے کہا۔

"پہلے مجھے تصدیق کرنے دو کہ واقعی جیرالڈ اور جیکولین نے سچ کہا ہے یا نہیں"...... کرنل براؤن نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ سمجھ رہے ہیں کہ جیکولین اور جیرالڈ آپ سے جھوٹ بول رہے ہیں"...... لیڈی سنیک نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میرے سامنے جھوٹ بولنے کی ان میں جرأت کہاں لیکن یہ مت بھولو کہ انہوں نے عمران اور کرنل فریدی جیسے طاقتور ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے دعوے کئے ہیں اور کرنل فریدی اور عمران ایسے ایجنٹ ہیں جو مرنے کے بعد بھی حیرت انگیز طور پر زندہ ہو کر سارا پانسہ پلٹ دیتے ہیں۔ اس لئے میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ واقعی جزیرہ کرانڈ پر کرنل فریدی، عمران اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہیں یا نہیں اور مجھ سے جیکولین اور جیرالڈ نے ہی بات کی ہے یا ان کی آواز میں بات کرنے والا عمران تھا۔ اس

بات کا تمہیں علم ہو گا کہ آوازیں بدلنے میں عمران کا اس دنیا میں کوئی ثانی نہیں ہے اور پھر سب سے اہم بات یہ کہ کرنل فریدی اور عمران میرے حفاظتی انتظامات کو توڑ سکتے ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ جزیروں پر پہنچ کر جیرالڈ اور جیکولین کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ واقعی عمران اور کرنل فریدی کا اس طرح آسانی سے ہلاک ہو جانا مشکوک ہے"...... لیڈی سنیک نے کہا تو کرنل براؤن نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس۔ ڈیسوزا سپیکنگ فرام سی سٹی کنٹرول روم"...... دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"کرنل براؤن بول رہا ہوں"...... کرنل براؤن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ حکم"...... کرنل براؤن کی آواز سن کر ڈیسوزا نامی شخص نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فوراً سٹار مشین آن کرو اور جزیرہ کرانڈ اور جزیرہ ہوان کو چیک کرو اور دیکھو وہاں کیا صورتحال ہے۔ خاص طور پر جیرالڈ اور جیکولین کو دیکھو کہ وہ کیا کر رہے ہیں"...... کرنل براؤن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... ڈیسوزا نے کہا اور

کرنل براؤن نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل براؤن نے فوراً ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"یس کرنل براؤن سپیکنگ"...... کرنل براؤن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"غضب ہو گیا چیف۔ غضب ہو گیا"...... دوسری طرف سے ڈیسوزا کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل براؤن کے چہرے پر سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔ اس نے رسیور اٹھاتے ہوئے فون کا لاؤڈر آن کر دیا تھا۔ ڈیسوزا کی آواز لیڈی سنیک نے بھی سن لی تھی۔ وہ بھی ڈیسوزا کی بات سن کر چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"کیا ہوا"...... کرنل براؤن نے پوچھا۔

"دونوں جزیرے تباہ ہو چکے ہیں چیف۔ وہاں موجود فورس کا ایک آدمی بھی زندہ نہیں بچا ہے اور میں نے سپیشل آئی سے جیرالڈ اور جیکولین کو بھی چیک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان کے جسموں میں آپ نے جو لائیو چپ لگائی تھی وہ کاشن دے رہی ہے کہ وہ دونوں بھی زندہ نہیں ہیں جزیرہ ہوان تو بالکل خالی ہے لیکن جزیرہ گرانڈ پر صرف بارہ افراد کے زندہ ہونے کا کاشن مل رہا ہے لیکن ان کا تعلق ریڈ فورس سے نہیں ہے۔ سرچ مشین سے ان کا مجھے کوئی ڈیٹا نہیں ملا ہے کہ وہ کون ہیں"...... ڈیسوزا نے کہا اور اس کی بات سن کر کرنل براؤن کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ کیا تم ان بارہ افراد پر نظر رکھ سکتے ہو کہ وہ جزیرے پر کیا کر رہے ہیں"...... کرنل براؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے ان کے مسلسل کاشن مل رہے ہیں۔ میں انہیں لائیو تو نہیں چیک کر سکتا لیکن یہ ضرور دیکھ سکتا ہوں کہ وہ جزیرے پر کیا کر رہے ہیں"...... ڈیسوزا نے کہا۔

"اوکے۔ بس تم نظر رکھو ان پر اور ہاں تم سی سٹی کے ایئر کمانڈر گیمنڈ سے کہو کہ وہ فوری طور پر چار جنگی طیارے جزیرے گرانڈ پر لے جائے اور وہاں اس قدر بمباری کرے کہ پورے کا پورا جزیرہ تباہ ہو جائے"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی آپ کا حکم ایئر کمانڈر تک پہنچا دیتا ہوں"...... ڈیسوزا نے کہا اور کرنل براؤن نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو جو کال کی گئی تھی وہ جیکولین اور جیرالڈ کی نہیں بلکہ عمران کی تھی"...... لیڈی سنیک نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ عمران نے مجھے جیکولین اور جیرالڈ کی آواز میں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی۔ ان کا شکار کرنے میں جیکولین اور جیرالڈ ناکام ہو گئے تھے اور وہ الٹا عمران اور کرنل فریدی کا شکار بن گئے تھے۔ عمران نے شاید مجھے اس لئے کال کی تھی کہ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے پتہ لگا سکے کہ میں اس کی کال کہاں رسیو کرتا ہوں

تاکہ وہ مجھ تک پہنچ سکے''...... کرنل براؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ کہاں ہیں''۔ لیڈی سنیک نے کہا۔

''ہاں۔ وہ بہت چالاک اور دنیا کا خطرناک انسان ہے۔ اس کے پاس ضرور ایسا کوئی سائنسی آلہ ہو گا جس سے اسے علم ہو گیا ہو گا کہ میں بحری بیڑے میں موجود سی سٹی میں ہوں اور یہ بحری بیڑہ بحرالکاہل کے کس حصے اور جزیرہ کرانڈ سے کتنی دوری پر ہے لیکن فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم ان سے ایک ہزار بحری میل دور ہیں۔ انہیں ہم تک پہنچنے میں بہت وقت لگے گا۔ میں نے ڈیسوزا سے کہہ دیا ہے کہ وہ جلد سے جلد جنگی طیارے جزیرہ کرانڈ پر بھجوا دے۔ سی سٹی پر موجود جنگی طیاروں میں ریڈ بلاسٹ میزائل لانچ ہیں۔ یہ ایسے میزائل ہیں جن سے شہر کے شہر تباہ کئے جا سکتے ہیں پھر جزیرہ کرانڈ کیا چیز ہے۔ جنگی طیارے آواز سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے سفر کرتے ہیں۔ اگلے ایک گھنٹے تک وہ جزیرہ کرانڈ تک پہنچ جائیں گے اور ایک گھنٹے میں عمران اور کرنل فریدی اگر جزیرے پر رہے تو پھر وہ جزیرے کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لئے غرقاب ہو جائیں گے''...... کرنل براؤن نے کہا تو لیڈی سنیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کچھ پتہ چلا''...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو ایک چھوٹی سی پورٹیبل مشین گود میں لئے بیٹھا ہوا تھا اور اس کے مختلف بٹن پریس کرتے ہوئے مشین پر لگی ایک ناب کو مسلسل گھما رہا تھا۔

مشین پر ایک چھوٹی سی سکرین لگی ہوئی تھی جو راڈار سکرین جیسی تھی اور اس پر ایک دائرہ سا گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں۔ کام ہو گیا ہے۔ پتہ چل گیا ہے کہ کرنل براؤن کہاں موجود ہے''...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ آخر میری صلاحیتیں کام کر ہی گئی ہیں اور میں نے جیرالڈ اور جیکولین کی آواز میں کرنل براؤن کو مجبور کر ہی دیا تھا کہ وہ دو منٹ سے زیادہ وقت تک مجھ سے بات کرے''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم واقعی باصلاحیت ہو اس کے علاوہ مجھے یہ بھی برملا کہنا

پڑے گا کہ مردوں کی بہ نسبت تم عورتوں کی آواز کی اچھی نقل کر
لیتے ہو جس سے پتہ چلتا ہے کہ تم میں عورتوں والی خوبیاں زیادہ
ہیں''......کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خوبیاں تو تم میں بھی ہیں برادر۔ اگر تم اپنی یہ موچھیں صاف
کرا دو تو شاید ہی تمہیں کوئی مرد سمجھے بلکہ تمہارا حسین چہرہ دیکھ کر
جوان مرد تو کیا بوڑھے بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرنا
شروع کر دیں گے''......عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے
کہا اور وہ سب ہنس پڑے جبکہ کیپٹن حمید عمران کی بات سن کر
برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا تھا۔

جزیرہ ہوان پر کامیابی حاصل کر لینے کے بعد عمران نے
ٹرانسمیٹر پر سمندر میں موجود ٹالمر سے رابطہ کیا تھا اور اسے آبدوز
لانچ بنا کر کنارے پر لانے کا حکم دیا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے
چونکہ جزیرے کا تمام کنٹرول سنبھال لیا تھا اور جزیرے کے کنٹرول
روم میں بھی داخل ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے جزیرے کے
کنارے پر موجود تمام حفاظتی انتظامات ختم کر دیئے تھے جس کی وجہ
سے ٹالمر کو لانچ کنارے پر لانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔ پھر وہ
سب لانچ میں سوار ہوئے اور عمران نے ٹالمر سے لانچ جزیرہ کرانڈ
لے جانے کا کہا۔ ٹالمر لانچ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتا ہوا جزیرہ
کرانڈ پر پہنچ گیا تھا۔ جزیرہ کرانڈ پر چونکہ کرنل فریدی کا قبضہ تھا اور
اس نے بھی تمام حفاظتی انتظامات ختم کر دیئے تھے اس لئے وہ سب

بغیر کسی رکاوٹ وہاں پہنچ گئے۔ دونوں ٹیمیں ایک دوسرے سے مل
کر بے حد خوش ہوئی تھیں۔ عمران نے کرنل فریدی کو ساری
صورتحال سے آگاہ کیا تھا اور جزیرہ ہوان تک پہنچنے اور وہاں
کامیابی حاصل کرنے کی روئیداد بھی سنا دی تھی۔

دونوں نے ہاف فیس کا راز جاننے کے لئے مختلف پہلوؤں پر
غور کیا لیکن انہیں سوائے کرنل براؤن سے رابطہ کرنے اور اسے
ڈاج دینے اور اس کے بارے میں یہ جاننے کے لئے کہ وہ کہاں
موجود ہے کوئی دوسرا راستہ سجھائی نہیں دے رہا تھا اس لئے کرنل
فریدی کے مشورے پر عمران نے جیرالڈ کے ٹرانسمیٹر سے کرنل
براؤن کو کال کی تھی۔ کرنل براؤن سے بات کرنے کا مقصد صرف
اتنا تھا کہ عمران دو منٹ سے زیادہ کرنل براؤن سے بات کرتا رہے
اور کرنل فریدی ایک راڈار مشین سے یہ چیک کر سکے کہ کرنل براؤن
کہاں موجود ہے۔ اب ان کے پاس یہی ایک راستہ تھا کہ وہ کسی
طریقے سے کرنل براؤن تک پہنچ جاتے اور پھر اس سے ہاف فیس
کا راز معلوم کرتے۔

''کیا مجھے نہیں بتائیں گے کہ کرنل براؤن صاحب کہاں گوشہ
نشین ہیں''......عمران نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ بحرالکاہل کے مشرق میں یہاں سے تقریباً ایک ہزار بحری
میل کے فاصلے پر ہے اور اس مشین سے پتہ چلتا ہے کہ کسی عام
جہاز یا لانچ میں نہیں بلکہ کسی بہت بڑے بحری بیڑے پر موجود

ہے''...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''بحری بیڑہ۔ یہ کرنل براؤن بحری بیڑے پر کیا کر رہا ہے''۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ بحری بیڑہ جس رفتار سے سفر کر رہا ہے اگلے چار سے پانچ گھنٹوں بعد یہ بحرالہند میں داخل ہو جائے گا۔ اس کا روٹ میپ بتا رہا ہے کہ اس بحری بیڑے کی اصل منزل بحرالہند ہی ہے''...... کرنل فریدی نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہونہہ۔ کہیں یہ اپنا بحرہ بیڑہ پاکیشیا اور کافرستان کے خلاف استعمال کرنے کے لئے تو نہیں لے جا رہے''...... عمران نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

''اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے''...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

''لیکن ایک بحری بیڑے سے وہ کافرستان اور پاکیشیا کو کیسے تسخیر کر سکتے ہیں جبکہ ان کا مقصد جو اب تک ہمارے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ کافرستان اور پاکیشیا کے صرف مسلمانوں کو ہی ہلاک کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''میں بھی اتنا ہی جانتا ہوں جتنا تم جانتے ہو برخوردار۔ ان کے اصل عزائم کیا ہیں یہی جاننے کے لئے تو ہم یہاں آئے تھے لیکن یہاں آ کر مایوسی ہی ہوئی ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اگر بحری بیڑہ یہاں سے ایک ہزار بحری میل کے فاصلے پر ہے تو پھر ہم وہاں پہنچیں گے کیسے اور بحری بیڑے میں تو حد سے زیادہ حفاظتی انتظامات ہوتے ہیں۔ جنگی بحری بیڑے کی طرف نہ تو کوئی طیارہ پرواز کر سکتا ہے اور نہ کوئی آبدوز جا سکتی ہے۔ ہم اگر کسی جنگی طیارے یا بحری آبدوز میں بھی بیڑے کی طرف گئے تو وہ ہمیں آسانی سے نشانہ بنا سکتے ہیں''...... طارق نے کہا۔

''نشانہ تو خیر وہ ہمیں یہاں بھی بنا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... ہریش نے چونک کر پوچھا۔

''کرنل براؤن بے حد شکی مزاج ہے۔ یہ بات شاید ہی اس کے حلق سے نیچے جا سکے کہ عمران اور کرنل فریدی جیسے ایجنٹ، جیکولین اور جیراللہ کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتے ہیں۔ اگر اس نے کسی سیٹلائٹ سے ان جزائر کی چیکنگ کر لی تو اس پر ہماری ساری حقیقت کھل جائے گی اور پھر بحری بیڑے پر موجود جنگی جہازوں کو پرواز کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔ وہ اڑان بھریں گے اور پھر اگلے ایک یا ڈیڑھ گھنٹے میں یہاں پہنچ جائیں گے اگر ان جہازوں پر ریڈ بلاسٹ میزائل ہوئے تو وہ اس جزیرے کو ہی تباہ کر دیں گے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ یعنی ہم ختم اور قصہ تمام''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر ہمیں یہاں سے جلد سے جلد نکل جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو

کہ تمہاری بات سچ ہو جائے اور کرنل براؤن واقعی ریڈ بلاسٹ میزائل والے طیارے یہاں بھیج دے“...... جولیا نے کہا۔

”انہیں آنے میں وقت لگے گا۔ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم بحری بیڑے پر کیسے پہنچیں گے۔ کرنل براؤن اس بیڑے پر موجود ہے اور جب تک وہ ہاتھ نہیں آ جاتا اس وقت تک ہمیں ہاف فیس کا راز معلوم نہیں ہو سکے گا“...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران کے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر اپنے بیگ سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”کہاں جا رہے ہو“...... کرنل فریدی نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

”چیف کی کال ہو سکتی ہے اور چیف یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں اس سے کسی کے سامنے بات کروں“...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ٹرانسمیٹر لے کر ایک طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے کرنل فریدی کے پاس موجود ٹرانسمیٹر کی بھی سیٹی بج اٹھی تو کرنل فریدی بھی چونک پڑا۔

”ایک منٹ۔ میں بھی آتا ہوں“...... کرنل فریدی نے کہا اور ٹرانسمیٹر لے کر اٹھا اور تیزی سے دوسری طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران نے کافی فاصلے پر آ کر ایک چٹان کے پیچھے رک کر ٹرانسمیٹر آن کیا۔

”ہیلو ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایکریمیا میں موجود سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ مائیکل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”یس پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ پرنس۔ تھینک گاڈ کہ آپ سے رابطہ ہو گیا۔ میں کب سے آپ کو کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اوور“...... مائیکل نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں ایسی کیا ضرورت پیش آ گئی تھی جو تم مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اوور“...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے ہاف فیس کا راز معلوم ہو گیا ہے۔ اوور“...... مائیکل نے کہا اور عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کیا کہا۔ ہاف فیس کا راز معلوم ہو گیا ہے۔ اوور“......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس پرنس اور مجھے اس بات کا بھی پتہ چل گیا ہے کہ ریڈ کوبرا کا پراسرار گرانڈ ماسٹر یعنی اصل ریڈ کوبرا کون ہے۔ اوور“۔ مائیکل نے جواب دیا اور عمران کے چہرے پر سچ مچ حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”بتاؤ کیا ہے ہاف فیس کا راز اور کون ہے ریڈ کوبرا۔ اوور“۔

عمران نے کہا۔

''ریڈ کوبرا ایکریمین سابق چیف مارشل جونز ایرک ہے پرنس۔ وہ ہلاک نہیں ہوا تھا۔ وہ زندہ ہے۔ اس کا ایک بھائی تھا جو اس کا ہمشکل تھا۔ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا اور جونز ایرک نے ریڈ کوبرا کا راز چھپانے کے لئے اپنے ہلاک ہونے والے بھائی کو اپنا نام دے کر اس کا نام اختیار کر لیا تھا۔ اس کے بھائی کی شکل چونکہ جونز ایرک سے ملتی تھی اس لئے اسے جونز ایرک ہی سمجھ لیا گیا تھا اور پھر جونز ایرک نے اپنے بھائی جس کا نام رونز ایرک ہے اپنا کر اپنی ہی رہائش گاہ میں رہنا شروع کر دیا تھا اور وہ یہیں سے ریڈ کوبرا ایجنسی کو کنٹرول کرتا تھا۔ اس نے اپنی رہائش گاہ کے نیچے ایک بڑا کنٹرول روم بنایا ہوا ہے۔ اوور''...... مائیکل نے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے اس کا پہلے سے ہی اندازہ تھا۔ بہرحال تم ہاف فیس کا راز بتا رہے تھے۔ اوور''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاف فیس کا یہی راز ہے پرنس کہ پوری دنیا میں موجود مسلمانوں کو ہلاک کر دیا جائے۔ دنیا کا چہرہ مسلمانوں کی بڑی آبادیوں اور غیر مسلم آبادیوں کا ہے اگر دنیا سے مسلمانوں کو ختم کر دیا جائے تو دنیا میں صرف دوسری قومیں ہی رہ جائیں گی اور دنیا کا مسلم چہرہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے جونز ایرک جس کا تعلق ایکریمیا سے ہے لیکن وہ یہودی ہونے کی وجہ

سے اسرائیل سے گہری وابستگی رکھتا ہے، نے ہاف فیس کا ایک بھیانک منصوبہ بنایا۔ اس نے اسرائیل اور ایکریمیا کے بڑے بڑے سائنس دانوں کو اپنے ساتھ ملایا اور ایک ایسی مشین بنانا شروع ہو گیا جس سے صرف مسلمانوں کو ہی ہلاک کیا جا سکے۔ اس منصوبے کا نام ہاف فیس رکھا گیا تھا۔ ہاف فیس پر آج سے نہیں پچھلے کئی برس سے کام ہو رہا ہے اور اس کے لئے جونز ایرک نے پوری دنیا میں اپنے ایجنٹس پھیلا رکھے تھے جو دنیا کے ہر ملک کے دریاؤں، کنوؤں اور پانی کے ان ذرائع میں ایسے مائیکرو بالز ڈال رہے تھے جو پانی میں ڈوبتے نہیں تھے۔ چونکہ پوری دنیا میں ہر انسان مختلف ذرائع سے پانی پیتا ہے اس لئے پانی پینے والے ہر انسان کے جسم میں وہ مائیکرو بالز پہنچ گئے تھے جو ان کے جسموں میں خون کی رگوں میں داخل ہو جاتے تھے اور ہر شریان سے گزر کر دماغی شریانوں تک بھی پہنچ جاتے تھے اور پھر وہ انسانوں کے دماغوں میں رک کر ان کے دماغوں کی میموری حاصل کرتے رہتے تھے۔ مائیکرو بالز جن کا کوڈ نیم ایم پی ہے کو کروڑوں اربوں کی تعداد میں بنایا گیا تھا تاکہ پانی کے ذریعے وہ دنیا کے ہر انسان کے جسم میں داخل ہو کر ان کے دماغوں تک پہنچ جائیں ہر انسان کی میموری ان میں فیڈ ہوتی چلی جائے۔ اس کام میں ظاہر ہے انہیں برسوں لگے تھے لیکن بہرحال وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ایم پی میں موجود مائنڈ میموری حاصل کرنے کے لئے انہوں نے سیٹلائٹس کا استعمال

کیا تھا اور سیٹلائٹ کے ذریعے انسانی دماغوں میں موجود میموری کو ایک خاص مشین میں فیڈ کر دیا جاتا تھا جہاں مشین خودکار طور پر ان افراد کا ڈیٹا فیڈ کرتی تھی جو مسلم ہوتے تھے اور غیر مسلم افراد کا ڈیٹا مشین خود ہی ڈیلیٹ کر دیتی تھی۔ اس کام میں بھی انہیں برسوں لگے تھے پھر انہوں نے مخصوص سیٹلائٹس کو ایک خصوصی سیٹلائٹ اور ایم کے مشین سے منسلک کیا اور دنیا کے تمام سیٹلائٹ میں ایسی پاور پیدا کر دی کہ وہ ایک خاص قسم کی ریز زمین کے ہر حصے میں پھیلا سکیں۔ چونکہ دنیا کے تمام افراد کے دماغوں میں ایم بی پہنچ چکے تھے اور ان کا ڈیٹا ایم کے مشین سے لنکڈ تھا اس لئے ایم کے مشین سیٹلائٹس کے ذریعے مسلمانوں کے دماغوں میں موجود ایم بیز کو چارجڈ کر دیتی اور پھر جب سیٹلائٹ سے ریز فائر کی جاتی تو جن انسانوں کے دماغ میں مائیکرو بالز چارجد ہوتے وہ بلاسٹ ہو جاتے جس سے انسان ایک لمحے میں ہلاک ہو جاتے۔ اس طریقے پر عمل کر کے وہ واقعی ایک ہی وقت میں لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو ہلاک کر سکتے تھے اور پرنس آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ ہاف فیس اپنی اس پلاننگ میں کامیاب ہو چکی ہے اور ایم کے مشین آن کر دی گئی ہے۔ ایم کے مشین نے فی الحال کافرستان اور پاکیشیا کے مسلمانوں کے دماغوں میں موجود ایم بیز کو چارجڈ کیا ہے۔ مشین مخصوص پاور ریز پھیلانے کے لئے تیار ہے۔ آج شام تک مشین تمام خصوصی سیاروں میں پاور ریز فل چارجڈ کر دے گی اور پھر جیسے ہی ریز فائر

ہو گی پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمان دماغوں میں پھٹنے والے ایم بیز کے بلاسٹ ہونے سے ہلاک ہو جائیں گے۔ اوور“...... مائیکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ایکریمیا اور اسرائیل کا مسلمانوں کے خاتمے کا اس قدر بڑا اور خوفناک منصوبہ سن کر عمران دہل کر رہ گیا۔

”اوہ میرے خدا۔ یہ ریڈ کوبرا اس اس قدر بے حس اور درندہ صفت ہے کہ یہودیت کے لئے وہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو بھیانک موت سے ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔ اوور“...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ویس پرنس۔ ان جیسے ظالم درندوں کا خاتمہ بے حد ضروری ہے اور کافرستان اور پاکیشیا تو اس وقت شدید خطرے میں ہے۔ آج شام کسی بھی وقت ایم کے مشین سے ریز چارجڈ کر کے دونوں ممالک میں فائر کی جا سکتی ہے جس کے نتیجے میں وہی ہو گا جو میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ اوور“...... مائیکل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”یہودیوں کے منصوبے پہلے بھی ناکام ہوئے ہیں اب بھی ان کے حصے میں سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں آئے گا۔ میں انہیں ایسا موقع ہی نہیں دوں گا کہ وہ پاکیشیا اور کافرستان کو نشانہ بنا سکیں۔ اوور“...... عمران نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

”ایم کے مشین اس وقت بحرالکاہل میں موجود سی ٹی نامی ایک

بحری بیڑے میں موجود ہے اور وہ بیڑہ بحرالکاہل سے ہوتا ہوا بحر الہند کی طرف جا رہا ہے۔ ریڈ کوبرا مشین بحرالہند میں جا کر آن کرنا چاہتا ہے تاکہ سیٹلائٹس سے پاور ریز تیزی سے فائر کی جا سکے۔ اوور''...... مائیکل نے کہا تو عمران بحری بیڑے کا سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

''اوہ۔ میں جانتا ہوں کہ وہ بحری بیڑہ کہاں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ سب معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ کی ہی ہدایات تھیں کہ میں اس خط کے بارے میں تحقیق کروں کہ ایکریمیا کا سابق چیف مارشل جونز ایرک اگر ہلاک ہو چکا ہے تو پھر اس کے ایڈریس پر ہاف فیس کا خط کیوں بھیجا جا رہا ہے۔ میں نے فوری طور پر جونز ایرک کی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی تیاری کرنی شروع کر دی تھی اور پھر میں نے موقع ملتے ہی جونز ایرک کے ایک چیف سیکورٹی آفیسر کو دھر لیا اور اس سے جب میں نے مخصوص انداز میں معلومات حاصل کیں تو اس نے انکشاف کیا کہ جونز ایرک زندہ ہے تو میرا ماتھا ٹھنکا، جونز ایرک کا زندہ ہونا اور اس کے نام ہاف فیس کا لیٹر جانا میرے لئے شدید الجھن کا باعث بن گیا تھا۔ میں نے اس چیف سیکورٹی آفیسر کو ہلاک کیا اور اس کا میک اپ کر کے جونز ایرک کی رہائش گاہ میں داخل ہو گیا اور پھر میں نے جونز ایرک کے بھائی پر نظر رکھنی شروع

کر دی۔ وہ چونکہ سخت سیکورٹی حصار میں رہتا تھا اس لئے میرا سیکورٹی آفیسر ہونے کے باوجود اس تک پہنچنا اور اس پر ہاتھ ڈالنا مشکل ہو رہا تھا۔ آج اس نے اتفاق سے مجھے خود ہی اپنی رہائش گاہ کے ٹاپ فلور پر بلا لیا جہاں وہ بیٹھا انتہائی خوش نظر آ رہا تھا اور مسلسل شراب پیتا جا رہا تھا۔ اس نے مجھ سے مزید شراب منگوائی تھی جو میں نے اس کی رہائش گاہ کے بار سے لا کر اسے دے دی تھی۔ میں نے موقع دیکھ کر اس کی شراب میں تیز نشے والی ایک گولی ڈال دی تھی جو شراب کے نشے کو سینکڑوں گنا تیز کر دیتی تھی اور انسانی حواس منتشر ہو جاتے تھے۔ جلد ہی جونز ایرک پر نشیلی گولی کا اثر ہو گیا۔ میں جونز ایرک کے ساتھ ٹاپ فلور پر اکیلا تھا اس لئے میں نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کا دماغ اپنی ٹرانس میں لیا اور پھر جب میں نے اس سے ہاف فیس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کیں تو وہ انکشافات کرتا چلا گیا۔ اس نے اس بات کا بھی اقرار کر لیا تھا کہ وہی ریڈ کوبرا کا گرانڈ ماسٹر ہے۔ اوور''...... مائیکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تم نے اس کا کیا کیا ہے۔ کیا وہ ابھی زندہ ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نو پرنس۔ وہ نشے میں ضرور تھا لیکن میں جانتا تھا کہ جیسے ہی اس کا نشہ اترے گا اسے فوراً علم ہو جائے گا کہ میں نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا اور اس سے کیسے معلومات حاصل کی تھیں اس لئے

میں نے اسے ٹاپ فلور کی کارنس سے نیچے گرا دیا تھا۔ وہ سر کے بل نیچے گرا تھا اور ہلاک ہو گیا تھا۔ اوور''...... مائیکل نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم نے اس درندہ صفت انسان کو ہلاک کر کے بہت اچھا کیا ہے۔ اب کرنل براؤن اور ریڈ کوبرا کے باقی ممبران کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا اس طرح ان کا مسلم کش منصوبہ ہاف فیس بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ اور پرنس مجھے آپ کو ایک بات اور بتانی تھی اوور''...... مائیکل نے جواب دیا۔

''کون سی بات''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''جب میں جونز ایرک سے معلومات حاصل کر رہا تھا تو مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میرے اور جونز ایرک کے علاوہ بھی وہاں کوئی اور موجود ہے اور اس نے بھی ہماری ساری باتیں سن لی تھیں۔ میں نے ہر طرف چیک کیا تھا لیکن مجھے وہاں کوئی نہیں ملا تھا لیکن میری چھٹی حس مجھے مسلسل خطرے سے آگاہ کر رہی تھی اس لئے میں نے جیسے ہی جونز ایرک کو ہلاک کیا میں وہاں سے فوراً نکل آیا تھا۔ اب معلوم نہیں وہاں کوئی تھا یا نہیں اس کے بارے میں میرے لئے کچھ کہنا مشکل ہے۔ اوور''...... مائیکل نے کہا۔

''تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔ تم وہاں سے نکل آئے ہو۔ اگر کسی نے تمہاری اور جونز ایرک کی باتیں سن

بھی لی ہوں گی تو وہ تمہارے خلاف کیا کر لے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ اسی لئے تو میں مطمئن ہوں لیکن چونکہ آپ کا حکم ہے کہ میں جو بھی ٹاسک پورا کروں اس کی ہر بات سے آپ کو آگاہ کروں اسی لئے میں نے آپ کو یہ بات بھی بتا دی ہے۔ اوور''...... مائیکل نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم آرام کرو۔ تم نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والے انتہائی بھیانک اور خوفناک سازش کا پتہ لگایا ہے اور تمہارا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میں واپس جا کر چیف سے تمہاری سفارش کروں گا اور تمہیں زیادہ سے زیادہ مراعات دلانے کی کوشش کروں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں پرنس۔ مجھے کسی انعام اور مراعات کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اپنی ڈیوٹی پوری کی ہے جسے پورا کرنا میرے فرائض میں شامل ہے۔ آپ بس جلد سے جلد اس بحری بیڑے کو تباہ کرنے کی کوشش کریں جس میں ایم کے مشین ہے۔ اگر وہ مشین بحرالہند پہنچ گئی تو پھر پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان زندہ نہیں بچ سکیں گے۔ اوور''...... مائیکل نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ وہ کہیں بھی پہنچ جائیں مگر وہ اپنا مقصد پورا نہیں کر سکیں گے جس طرح تم نے اپنا فرض نبھایا ہے اسی طرح میں بھی اپنا فرض نبھاؤں گا اور مسلم دشمنوں کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ

دوبارہ مسلمانوں کی طرف میلی آنکھ سے کبھی نہیں دیکھ سکیں گے۔ اوور“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مائیکل سے چند مزید باتیں کیں اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ اس کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہو رہا تھا اسے ریڈ کوبرا کے ساتھ ساتھ ایکریمیا اور اسرائیل پر شدید غصہ آ رہا تھا جو مسلمانوں کے ازلی دشمن تھے اور ہر وقت دنیا سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دینے کے در پے رہتے تھے اور اس بار تو انہوں نے ظلم کی حد کر دی تھی کہ وہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کر دینا چاہتے تھے تاکہ دنیا کی تصویر سے مسلمانوں کا چہرہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے اور پوری دنیا میں یہودی اور دوسرے مذاہب کی قومیں زندہ رہ سکیں۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کافی لمبی بات کرنے گئے تھے۔ کس کی کال تھی“...... اسے واپس آتے دیکھ کر جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کرنل فریدی کہاں ہے“...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارے جاتے ہی فریدی کو بھی ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی تھی وہ بھی الگ چلا گیا تھا“...... طارق نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”بات کیا ہے۔ تمہارے چہرے پر شدید غصہ اور بے چینی

دکھائی دے رہی ہے“...... جولیا نے عمران کے چہرے پر غصے اور بے چینی کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

”کرنل فریدی کو آ لینے دو پھر بتاتا ہوں“...... عمران نے کہا تو جولیا اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ کچھ دیر بعد بائیں جانب سے ایک چٹان کے پیچھے سے کرنل فریدی نکل کر تیز تیز چلتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید غصہ اور پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”مجھے ہاف فیس کا راز معلوم ہو گیا ہے“...... عمران نے کرنل فریدی کے قریب آنے پر کہا تو کرنل فریدی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”مجھے بھی پتہ چل گیا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا تو نہ صرف عمران بلکہ وہاں موجود تمام افراد چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔ آپ کو کیسے پتہ چلا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم بتاؤ۔ تمہیں کیسے پتہ چلا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے سنجیدگی سے مائیکل کی کال کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اس کی باتیں سن کر ان سب کے چہرے غم و غصے سے سرخ ہو گئے۔

”تمہارے ساتھی مائیکل کا اندازہ غلط نہیں تھا“...... کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کون سا اندازہ''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی کہ اس کے اور جونز ایرک کے علاوہ بھی وہاں کوئی موجود تھا''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران بھی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تو وہ جو کوئی بھی تھا آپ کا آدمی تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہاں آنے سے پہلے تم سے ملی ہوئی معلومات کے مطابق میں نے بھی اپنے ایک فارن ایجنٹ کو ایکٹیو کر دیا تھا کہ وہ جونز ایرک کی رہائش گاہ میں جانے کی کوشش کرے اور جونز ایرک کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ میرا آدمی بھی جونز ایرک کی رہائش گاہ میں پہنچ گیا تھا اور آج جب تمہارا آدمی جونز ایرک سے راز اگلوا رہا تھا تو میرا آدمی بھی وہاں پہنچ گیا تھا وہ ایک ڈرین پائپ کے ساتھ چپکا ہوا تھا جو چھت پر موجود پانی کی ایک خالی ٹینکی سے ملا ہوا تھا۔ میرا آدمی جونز ایرک تک پہنچ کر اس سے معلومات حاصل کرنے گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جونز ایرک تک پہنچتا تمہارا آدمی جونز ایرک کا منہ کھلوانے کا انتظام کر چکا تھا اس لئے میرے آدمی نے وہیں چھپ کر ان کی ساری باتیں سن لی تھیں اور اب جو مجھے کال آئی تھی اسی کی تھی اور اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''چلیں۔ دونوں کو ایک ساتھ ہی ہاف فیس کا راز معلوم ہوا ہے۔ اب بتائیں اس بحری بیڑے کا کیا کرنا ہے۔ آپ نے ہی بتایا تھا کہ اگلے چار سے پانچ گھنٹوں میں وہ بحرالکاہل سے نکل کر بحرالہند پہنچ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اب ہمیں فاسٹ ایکشن کرنا ہو گا اور جلد سے جلد اس بیڑے تک پہنچنا ہو گا تاکہ اسے فوراً تباہ کیا جا سکے۔ لیکن وہ یہاں سے ایک ہزار بحری میل دور ہے۔ جلد سے جلد پہنچنے کے لئے ہمیں تیز رفتار ہیلی کاپٹر یا جنگی طیارے کی ضرورت ہے اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جنگی جہاز یہاں موجود تھے لیکن میرے ساتھیوں نے سب تباہ کر دیئے ہیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اور یہ کام میں نے جزیرہ ہوان پر اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہمارے پاس وقت کم ہے اور فاصلہ زیادہ۔ اگر ہم نے بحری بیڑے کو بحر الہند جانے سے نہ روکا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ سب کچھ''...... کیپٹن حمید نے غصے اور پریشانی سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''کچھ ختم نہیں ہو گا۔ حوصلہ رکھو۔ ہم مسلمانوں کے محافظ ہیں اور محافظوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے جو غیب سے امداد کرتا ہے۔ اگر اس کی غیب سے امداد مل جائے تو بڑے سے بڑے شیطان تک پہنچا جا سکتا ہے اور اسے نیست و نابود بھی کیا جا سکتا ہے''...... صفدر

نے کہا۔

''لیکن یہاں غیبی امداد آئے گی کہاں سے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''گراہم''...... عمران نے اچانک گراہم سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک طرف خاموش بیٹھا تھا۔

''لیس باس''...... گراہم نے اٹھ کر فوراً عمران کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''ہماری لانچ میں اتنا ایندھن ہے کہ ہم ایک ہزار بحری میل کا سفر کر سکیں''...... عمران نے پوچھا تو کرنل فریدی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا

''لیس باس۔ لانچ میں ایٹمی بیٹریاں لگی ہوئی ہیں۔ ہم ایک ہزار تو کیا چار ہزار بحری میل کا بھی آسانی سے سفر کر سکتے ہیں''...... گراہم نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ یہ بتاؤ کہ اس لانچ کی رفتار کتنی ہے''...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

''لانچ کی رفتار دو سو بحری میل فی گھنٹہ ہے اور اگر ہم اسے آبدوز بنا کر سمندر کے نیچے لے جائیں تو یہ رفتار دگنی ہو جاتی ہے''...... گراہم نے کہا تو عمران اور کرنل فریدی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم بحری بیڑے کو بحرالہند گھسنے سے

پہلے جا لیں گے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''جی ہاں لیکن یہ سوچ لیں کہ ہم بحری بیڑے کو تباہ کیسے کریں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''اسے تباہ کرنے سے زیادہ فکر مجھے اس بات کی ہے کہ ہم آبدوز کو بیڑے کی نظروں سے چھپائیں گے کیسے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اس بات کی ذمہ داری آپ مجھ پر چھوڑ دیں پیرومرشد۔ بحری بیڑے والے ہمیں کسی راڈار اور سیٹلائٹ آئی سے چیک نہیں کر سکیں گے۔ یہاں تک کہ ہم بیڑے کے چند فٹ کے فاصلے پر بھی چلے جائیں گے تب بھی انہیں ہماری آمد کا علم نہیں ہو سکے گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تب پھر بیڑے کی تباہی کی ذمہ داری میری ہے۔ میرے پاس بیس پاور میگنٹ بم ہیں جو ایک بڑے شہر کو تباہ کر سکتے ہیں اگر ہم یہ بم بیڑے کے نیچے لگا دیں تو اس سے بیڑہ آسانی سے تباہ ہو جائے گا''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''تو پھر چلیں''...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان سب نے اپنا اپنا سامان اٹھایا اور جزیرے کے کنارے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ٹالمر آبدوز نما لانچ لئے موجود تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب لانچ میں پہنچ چکے تھے اور عمران کے
کہنے پر ٹالمر نے لانچ کو آبدوز میں تبدیل کر لیا تھا اور وہ اسے موڑ
کر سمندر کے نیچے لے آیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی آبدوز نما
لانچ انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کا پانی چیرتی ہوئی آگے ہی آگے
بڑھی جا رہی تھی۔

تیز سائرن کی آوازوں سے سی سٹی گونج رہا تھا اور ہر طرف مسلح
افراد دوڑتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ کرنل براؤن اور لیڈی
سنیک بھی ڈیک پر موجود تھے جو مسلح افراد کو بھاری اسلحے سمیت
مختلف پوزیشنوں پر تعینات کر رہے تھے۔ بیڑے پر موجود دس ہیلی
کاپٹر پرواز کر رہے تھے جو اس بیڑے کی حفاظت کرنے کے ساتھ
ساتھ دور دور تک سمندر کا جائزہ لینے میں مصروف تھے اس کے
علاوہ کرنل براؤن نے بیڑے سے چند مشینی شارکس بھی سمندر میں
اتار دی تھیں تاکہ وہ سمندر کے نیچے بھی نظر رکھ سکیں۔

سی سٹی کے کنٹرول روم کے انچارج ڈیسوزا نے کرنل براؤن کو
بتایا تھا کہ بحری بیڑے سے چار جنگی جہاز جزیرہ کرانڈ کی طرف
روانہ کر دیئے گئے ہیں اور وہ جزیرے پر موجود بارہ افراد پر بھی نظر
رکھے ہوا ہے۔ اس نے آخری بار ان افراد کو جزیرے کے کنارے
کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا اس کے بعد سے وہ تمام افراد

یوں غائب ہو گئے ہیں جیسے انہیں سمندر نے نگل لیا ہو یا آسمان نے اٹھا لیا ہو۔ ڈیسوزا نے انہیں سیٹلائٹس اور سمندر میں موجود مختلف سائنسی آلات اور خاص طور پر راڈار سسٹم سے ہر طرف تلاش کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان افراد کو کہیں پتہ نہیں چل رہا تھا۔

جنگی جہاز ان افراد کے غائب ہونے کے بیس منٹ بعد وہاں پہنچے تھے اور انہوں نے جزیرے پر ریڈ بلاسٹ میزائل فائر کر کے سارا جزیرہ غرق کر دیا تھا۔ ڈیسوزا کا خیال تھا کہ جزیرے پر موجود افراد جزیرے پر کسی ایسی پہاڑی غار میں چھپ گئے ہیں جہاں سیٹلائٹ سگنل کام نہیں کر رہے ہیں لیکن اب چونکہ جزیرہ تباہ ہو چکا ہے اس لئے یقینی طور پر وہ سب بھی ہلاک ہو چکے ہوں گے لیکن کرنل براؤن جیسا شکی مزاج انسان اس کی باتوں پر کیسے یقین کر سکتا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے سی سٹی شدید خطرے میں ہو اور عمران اور کرنل فریدی کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچانک غائب ہونا خالی از علت نہیں ہو سکتا تھا۔ ان سے کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ کب اور کس طریقے سے سی سٹی تک پہنچ جائیں اور اسے تباہ کر دیں۔

کرنل براؤن جانتا تھا کہ عمران نے جب اسے جیرالڈ اور جیکولین بن کر کال کی تھی تو اسے سی سٹی کی لوکیشن کا پتہ چل گیا ہو گا اور اب وہ کسی بھی وقت ان کی موت بن کر نازل ہو سکتے تھے اس لئے کرنل براؤن، لیڈی سنیک کو لے کر فوراً عرشے پر آ گیا تھا اور اس نے فوری طور پر سی سٹی کے حفاظتی انتظامات بڑھانے شروع کر

دیئے تھے۔ وہ سی سٹی کا کوئی محاذ خالی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی سمندر کے کسی حصے یا پھر آسمان سے کہیں سے بھی آتے تو وہ انہیں آسانی سے نشانہ بنا سکتے تھے۔

"ہم نے تمام انتظامات کر لئے ہیں۔ اب سمندر کے نیچے اگر کوئی چھوٹی سی مچھلی یا آسمان پر کوئی پرندہ بھی آیا تو وہ ہماری نظروں سے نہیں بچ سکے گا"...... لیڈی سنیک نے کرنل براؤن کی طرف آتے ہوئے کہا جو ریلنگ کے پاس کھڑا دوربین آنکھوں سے لگائے سمندر میں دور دور تک دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہاں۔ تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیوں میرا دل مطمئن نہیں ہو رہا ہے۔ مجھے اپنے اردگرد موت کے کالے سائے ناچتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"۔ کرنل براؤن نے کہا۔

"یہ آپ کا وہم ہے گرانڈ ماسٹر۔ موت ہمارا نہیں ان مسلمانوں کا مقدر ہے جن کا ہم خاتمہ کرنے جا رہے ہیں۔ اب بس ایک گھنٹے کا سفر باقی ہے۔ اگلے گھنٹے ہم بحر الہند میں ہوں گے جہاں جاتے ہی ہم ایم کے مشین آن کر دیں گے اور آن کی آن میں پاکیشیا اور کافرستان میں موجود تمام مسلمانوں کا خاتمہ ہو جائے گا"...... لیڈی سنیک نے سفاک لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ ہم بحرالہند میں داخل ہو سکیں گے"...... کرنل براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایسا مت کہیں گرانڈ ماسٹر۔ آپ کو اب کوئی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ سی سٹی میں ہر قسم کے حفاظتی انتظامات موجود ہیں۔ ہم نے ایئر کرافٹ گنوں کے ساتھ ساتھ میزائل لانچر بھی ریڈی کر دیئے ہیں اگر اس طرف تیز رفتار سے تیز رفتار طیارہ بھی آیا تو وہ ہمارے ٹارگٹ سے نہیں بچ سکے گا''...... لیڈی سنیک نے کہا۔

''بہرحال میرے لئے یہ ایک گھنٹہ صدیوں پر محیط ہو گا۔ کاش کہ ایسا ہو جائے اور میں گرانڈ ماسٹر جونز ایرک کا خواب پورا کر سکوں''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''جونز ایرک کا خواب ضرور پورا ہو گا گرانڈ ماسٹر۔ ہم اب کامیابی سے زیادہ دور نہیں ہیں''...... لیڈی سنیک نے کرنل براؤن کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو کرنل براؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ کو کیا خدشہ ہے اگر وہ لوگ آئے تو کس طریقے سے یہاں آئیں گے''...... لیڈی سنیک نے کہا۔

''وہ کوئی بھی طریقہ استعال کر سکتے ہیں۔ ان کا اچانک جزیرے سے غائب ہونا مجھے کھٹک رہا ہے۔ ڈیسوزا نے بتایا تھا کہ دونوں جزیروں پر موجود گن شپ ہیلی کاپٹر اور جنگی طیارے بھی تباہ ہو چکے ہیں اس لئے ان کا کسی جنگی طیارے یا ہیلی کاپٹر سے اس طرف آنا ناممکن ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ ان کے پاس کوئی تیز رفتار آبدوز ہو اور وہ اس میں بیٹھ کر یہاں آ جائیں۔ اس لئے ہمیں باہر کم اور سمندر کے نیچے زیادہ نظر رکھنی پڑے گی''...... کرنل

براؤن نے کہا۔

''سمندر کے نیچے ہماری مشینی شارکس تیر رہی ہیں۔ ان شارکس سے سمندر کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی اور سی سٹی میں ہمارا طاقتور راڈار سسٹم کام کر رہا ہے جو دور سے آنے والی آبدوز کو بھی مارک کر سکتا ہے اور ایک بار کوئی آبدوز مارک ہو گئی تو ہم اسے یہیں سے نشانہ بنا کر تباہ کر سکتے ہیں''...... لیڈی سنیک نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ پھر بھی ہمیں ہر لمحہ محتاط رہنا پڑے گا۔ ہماری احتیاط ہی اس وقت ہماری جان بچا سکتی ہے''...... کرنل براؤن نے کہا تو لیڈی سنیک ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اسے کرنل براؤن پر بے حد غصہ آ رہا تھا جو اس قدر حفاظتی انتظامات ہونے کے باوجود چند ایجنٹوں سے خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا کہ وہ سمندری راستے سے آ کر ان کا عظیم الشان بحری بیڑہ تباہ کر دیں گے اور ایسا بیڑہ جو بے شمار جنگی جہازوں اور لانچوں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا تھا۔

''تم کنٹرول روم میں جاؤ اور سمندر کے نیچے نظر رکھو۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے میری بے چینی بڑھتی جا رہی ہے مجھے واقعی ہر طرف موت کے سائے ناچتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں''...... چند لمحوں کے بعد کرنل براؤن نے کہا تو لیڈی سنیک نے اثبات میں سر ہلایا اور کرنل براؤن کی جانب ہمدردانہ نظروں سے دیکھتی ہوئی سر جھٹک کر آگے بڑھتی چلی گئی۔

لیڈی سنیک کے جانے کے بعد کرنل براؤن نے آنکھوں سے دوربین لگائی اور ایک بار پھر سمندر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ سمندر دور دور تک خالی دکھائی دے رہا تھا۔ کرنل براؤن کو ابھی جائزہ لیتے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک اس کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل براؤن نے فوراً جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سکرین پر لیڈی سنیک کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ کرنل براؤن نے کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس"...... کرنل براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"گرانڈ ماسٹر کیا آپ کچھ دیر کے لئے کنٹرول روم میں آ سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے لیڈی سنیک کی قدرے پریشان اور بے چین سی آواز سنائی دی۔

"کیوں کیا ہوا"...... کرنل براؤن نے چونک کر پوچھا۔

"آپ آئیں۔ میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتی ہوں"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے آ رہا ہوں"...... کرنل براؤن نے کہا اور اس نے سیل فون آف کر کے جیب میں ڈالا، دوربین گلے میں لٹکائی اور تیز تیز چلتا ہوا بحری بیڑے کے نچلے حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مختلف راستوں سے گزر کر وہ ایک کمپیوٹرائزڈ کنٹرول روم میں داخل ہوا جہاں سینکڑوں مشینیں اور سکرینیں کام کر رہی تھیں۔

"یہاں آئیں گرانڈ ماسٹر"...... دائیں طرف ایک مشین پر بیٹھی

ہوئی لیڈی سنیک نے کرنل براؤن کو دیکھ کر کہا تو کرنل براؤن تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"کیوں بلایا ہے"...... کرنل براؤن نے ناگواری سے کہا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ سی سٹی کے نیچے حفاظتی سی شارکس سے حاصل ہونے والی تصویریں آ رہی ہیں۔ ان تصویروں میں ہر طرف گرے رنگ ہی رنگ بکھرا ہوا ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ہم سمندر میں جہاں جا رہے ہیں اس کے نیچے ہر طرف گرے رنگ کا پانی ہے۔ میں نے سی شارکس سے سمندر کے ہر حصے کی چیکنگ کی ہے لیکن گرے کلر کی وجہ سے سی شارکس سے کوئی بھی تصویر واضح دکھائی نہیں دے رہی ہے"...... لیڈی سنیک نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"لیکن یہ رنگ آیا کہاں سے۔ سمندر میں تو ایسا کوئی رنگ دکھائی نہیں دے رہا ہے"...... کرنل براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی بات کی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے"...... لیڈی سنیک نے کہا۔ وہ مشین پر لگی ایک ناب گھما رہی تھی جس سے سکرین پر منظر بدلتا جا رہا تھا۔ اسی لمحے اچانک وہ بری طرح سے چونک پڑی۔

"یہ کیا ہے"...... لیڈی سنیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اسے سکرین پر ایک مشینی شارک دکھائی دے رہی تھی جس کی گردن کے پاس ایک تکونا سا لوہے کا ٹکڑا لگا ہوا تھا۔

"کلوز کرو اسے"...... کرنل براؤن نے کہا تو لیڈی سنیک نے تیزی سے لیور گھمانا شروع کر دیا اور سی شارک کی گردن پر لگا ہوا تکونا لوہے کا ٹکڑا واضح ہوتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی وہ واضح ہوا تو نہ صرف کرنل براؤن بلکہ لیڈی سنیک کا بھی رنگ اُڑتا چلا گیا۔

"پاور میگنٹ بم"...... لیڈی سنیک نے چیختے ہوئے کہا تو کنٹرول روم میں موجود تمام افراد بری طرح سے اچھل پڑے۔

"لیکن سی شارک پر پاور میگنٹ بم آیا کہاں سے"...... کرنل براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور سکرین پر نظر آنے والی مشینی شارک کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے اور پھر اچانک جیسے سمندر میں زبردست بھونچال سا آ گیا۔ سمندر کے نیچے زور دار اور خوفناک دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔

یہ دھماکے اس قدر شدید اور خوفناک تھے کہ سی سٹی جیسا بڑا اور طویل ترین بحری بیڑہ بری طرح سے لرزنا شروع ہو گیا تھا اور پھر اچانک یکے بعد دیگرے جیسے سی سٹی کے نیچے لگے ہوئے بے شمار بم ایک ساتھ بلاسٹ ہو گئے کرنل براؤن کو یوں محسوس ہوا جیسے کنٹرول روم کے پرخچے اُڑ گئے ہوں اور اس کا جسم بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا ہو۔ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں اس کے تمام احساسات فنا ہو گئے تھے۔

لانچ نما آبدوز برق رفتاری سے سمندر میں بڑھی جا رہی تھی۔ کرنل فریدی، عمران کے ساتھ آبدوز کے کنٹرول روم میں تھا۔ اس کے ہاتھوں میں وہی پورٹیبل مشین تھی جس سے اس نے بحری بیڑے کا سراغ لگایا تھا کہ وہ سمندر کے کس حصے میں اور کتنی دوری پر ہے۔ مشین پر لگا ہوا راڈار سسٹم کام کر رہا تھا اور کرنل فریدی، عمران اور کنٹرول روم میں موجود دوسرے افراد کو طے ہونے اور بحری بیڑے سے باقی رہ جانے والے فاصلے کے بارے میں بتا رہا تھا۔

عمران نے لانچ نما آبدوز پر لگی مشین آن کر رکھی تھی جس کی وجہ سے ان کی آبدوز نما لانچ کو کسی سیٹلائٹ آئی یا راڈار سسٹم سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے ایک اور مشین آن کر دی تھی جو آبدوز کی رفتار اور انجن کے شور کی بھی سکنگ کرتی تھی تا کہ اس کی تیز رفتاری اور آگے بڑھتے رہنے سے سمندر میں پیدا ہونے

والے شور کا بھی بحری بیڑے میں کوئی کاشن نہ جا سکے۔

ان کا یہ سفر چار گھنٹوں سے جاری تھا اور کرنل فریدی نے بتا دیا تھا کہ اب وہ بحری بیڑے سے چند سو میٹر دور تھے۔ اور انہیں اب دور سے ہی بحری بیڑے کا نچلا حصہ تیرتا ہوا دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ بحری بیڑے کے ساتھ عجیب وغریب شارکس تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسے وہ مشینی ہوں اور بیڑے کی حفاظت کر رہی ہوں۔ عمران اور کرنل فریدی ان شارکس پر ہی توجہ مرکوز کئے ہوئے تھے۔

”یہ مشینی شارکس ہیں۔ ان کی آنکھوں میں کیمرے لگے ہوئے ہیں تاکہ یہ سمندر کے نیچے ہر چیز پر نظر رکھ سکیں“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا ان شارکس سے ہماری آبدوز چیک کی جا سکتی ہے“۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے جو مشین لگا رکھی ہے اس مشین کی وجہ سے ہماری آبدوز ہر آنکھ سے چھپی ہوئی ہے چاہے وہ انسانی آنکھ ہو یا مشینی لیکن انسانی آنکھ ایک ہزار میٹر کے دائرے میں ہماری لانچ دیکھ سکتی ہے جبکہ یہ شارکس مشینی ہیں۔ اگر ہم ان کے نزدیک بھی چلے جائیں تو ان کی آنکھوں میں لگے ہوئے کیمرے ہمیں چیک نہیں کر سکیں گے لیکن یہ خطرہ ضرور ہے کہ اگر ان میں سے کوئی شارک ہماری آبدوز سے ٹکرا گئی تو پھر ہمارے لئے مشکل ہو جائے

گی“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر ہم آبدوز ان شارکس سے دور ہی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں“...... طارق نے کہا۔

”تو کیا آپ تیر کر بحری بیڑے کے پاس جانا چاہتے ہیں“۔ عمران نے پوچھا۔

”کیا اس آبدوز سے ایگزٹ کا راستہ ہے کہ ہم تیرنے کے لئے باہر جا سکیں“...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ لیکن اگر آپ باہر نکلے تو پھر آپ ان مشینی شارکس کی نظروں سے نہیں بچ سکیں گے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گی“...... کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا۔

”کیوں۔ کیا آپ سلیمانی ٹوپی اوڑھ کر جائیں گے تاکہ کوئی آپ کو دیکھ نہ سکے“...... عمران نے کہا۔

”میرے پاس سٹارنگ کلر کا سلنڈر ہے اگر ہم اسے پانی میں ملا دیں گے تو ہر طرف گرے کلر پھیل جائے گا اور اس رنگ کے اندر رہنے والے تمام جاندار ہر مشینی آنکھ سے اوجھل ہو جائیں گے یہاں تک کہ جب تک کوئی انسان آنکھوں پر اینٹی سٹارنگ والا چشمہ نہیں لگائے گا اسے بھی سٹارنگ میں چھپا ہوا آدمی دکھائی نہیں دے گا“...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران کے چہرے پر سکون آ گیا۔

”گڈ شو۔ آپ نے تو سارا کام ہی آسان کر دیا ہے۔ اب ہمیں بیڑے کے قریب جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سب یہیں سے سمندر میں اتر جاتے ہیں اور سٹارنگ پھیلاتے ہوئے بحری بیڑے کے نیچے جا کر جگہ جگہ پاور میگنٹ بم لگا دیتے ہیں۔ بیڑہ چونکہ کافی بڑا ہے اس لئے ہم سب کو مل کر کام کرنا ہو گا اور بیڑے کے نیچے ہر جگہ بم لگانے ہوں گے تاکہ بیڑی کو جلد سے جلد سمندر برد کیا جا سکے“...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے کہنے پر ٹالر نے لانچ نما آبدوز اس رفتار سے بحری بیڑے کے آگے دوڑانی شروع کر دی جس رفتار سے بحری بیڑا آگے بڑھ رہا تھا۔ عمران نے ٹالر کو سمجھا دیا تھا کہ پہلے وہ لانچ کو بحری بیڑہ سے آگے رکھے گا تاکہ وہ آسانی سے بحری بیڑے کے نیچے پہنچ جائیں۔ ان کے سمندر میں اتر جانے کے بعد ٹالر لانچ کو بحری بیڑے کی ایک سائیڈ سے گزار کر اس کے عقب میں رہے گا۔

عمران ان سب کو لے کر کیبن میں آ گیا اور پھر ان سب نے وہاں تیراکی کے لباس پہننا شروع کر دیئے۔ تیراکی کے لباس پہن کر انہوں نے اپنی اپنی کمروں پر آکسیجن سلنڈرز باندھے اور پھر کرنل فریدی نے اپنے بیگ سے انہیں چھوٹے مگر انتہائی طاقتور میگا پاور میگنٹ بم نکال نکال کر دینے شروع کر دیئے۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب لانچ کے نیچے ایگزٹ ڈور سے نکل کر

سمندر میں تیرتے جا رہے تھے۔ لانچ سے باہر آتے ہی کرنل فریدی نے سلنڈر سے ہر طرف سٹارنگ پھیلانا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے پانی کا رنگ گرے ہوتا جا رہا تھا اور وہ سب اس گرے رنگ میں بحری بیڑے کے قریب جانا شروع ہو گئے اور پھر بحری بیڑے کے نیچے جاتے ہی وہ بیڑے کے نچلے حصوں پر لگے ہکس اور ہینڈل پکڑتے ہوئے بیڑے کے نیچے پھیلتے چلے گئے اور انہوں نے بیڑے کے پیندے میں میگا پاور میگنٹ بم لگانے شروع کر دیئے۔

عمران نے ایک دو بم وہاں نظر آنے والی مشینی شارکس کو بھی لگا دیئے تھے۔ جب وہ سب اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے بیڑے کے ہکس اور ہینڈل چھوڑ دیئے اور سمندر میں نیچے اترتے چلے گئے اور ان کے اوپر دیو قامت بحری بیڑہ تیزی سے گزرتا چلا گیا۔ جب بحری بیڑہ ان سے دور چلا گیا تو وہ سب واپس لانچ نما آبدوز کی طرف تیرنا شروع ہو گئے جو اب بحری بیڑے کے عقب میں آ رہی تھی۔ اگلے بیس منٹ بعد وہ سب لانچ میں تھے۔

آکسیجن سلنڈرز اور تیراکی کے لباس اتار کر وہ سب ایک بار پھر لانچ نما آبدوز کے کنٹرول روم میں آ گئے۔ کرنل فریدی کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرول تھا جس پر لگا ایک بٹن دبانے کی دیر تھی اور بحری بیڑے کے نیچے لگے ہوئے میگا پاور میگنٹ بم ایک

ساتھ بلاسٹ ہو جاتے اور بیڑے کے پرخچے اُڑ جاتے۔

''ہمیں اپنی لانچ یہاں سے بہت پیچھے لے جانی ہو گی کیونکہ تباہ ہونے والے بحری بیڑے کی وجہ سے سمندر میں بھونچال آ جائے گا اور یہاں اس قدر تیز مدو جزر پیدا ہو گا کہ ہماری لانچ نما آبدوز تنکوں کی طرح اُڑ جائے گی''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹالر کو اشارہ کیا تو ٹالر نے لانچ موڑی اور اسے برق رفتاری سے واپس دوڑاتا چلا گیا۔ عمران کی نظریں اپنی ریسٹ واچ پر جم گئی تھیں۔ دس منٹ میں لانچ بحری بیڑے سے پچاس بحری ناٹ سے زیادہ فاصلے پر آ گئی تو عمران نے کرنل فریدی کو بتا دیا۔

''اوکے۔ اب اس سے زیادہ دوری پر ہم نہیں جا سکتے ورنہ یہ ریموٹ کنٹرول آؤٹ آف رینج ہو جائے گا اور ہم بیڑے کے نیچے لگے ہوئے بم بلاسٹ نہیں کر سکیں گے۔ یہ لو ریموٹ کنٹرول اور یہ نیک کام تم اپنے ہاتھوں سے سر انجام دو''...... کرنل فریدی نے ریموٹ کنٹرول عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں پیر و مرشد نیک کام نیک انسانوں کے ہاتھوں اچھے لگتے ہیں۔ اور نیک انسان کے نیک کام کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آپ ہی اس کام کو سرانجام دیجئے آپ کو ملنے والا ثواب ہم سب آپس میں تقسیم کر لیں گے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں سمیت کرنل فریدی بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''نعرۂ تکبیر''...... طارق نے زور دار انداز میں نعرہ لگاتے ہوئے کہا اور کنٹرول روم نعرے کے جواب میں 'اللہ اکبر' سے گونج اٹھا اور کرنل فریدی نے ریموٹ پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ ریموٹ کنٹرول پر سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا جیسے ہی کرنل فریدی نے بٹن دوبارہ پریس کیا تو ریموٹ کنٹرول کا سبز بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور بجھ گیا۔

''اب یہاں سے جتنی تیزی سے آبدوز دوڑا سکتے ہو دوڑا لے جاؤ کیونکہ تباہ ہونے والے بحری بیڑے سے سمندر میں سونامی جیسی بڑی لہریں پیدا ہوں گی۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان لہروں کی زد میں آ جائیں''...... کرنل فریدی نے کہا تو ٹالر لانچ نما آبدوز کی رفتار میں بتدریج اضافہ کرتا چلا گیا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک ہر طرف سے تیز گونج کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور سمندری لہریں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ یکبارگی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی لانچ کو پیچھے سے زور دار جھٹکا لگا اور وہ سب بری طرح سے لڑکھڑا گئے۔ یوں لگا تھا جیسے کسی طاقتور آبدوز نے ان کی لانچ نما آبدوز کو پیچھے سے زور دار ٹکر مار دی ہو اور لانچ کی رفتار اپنی رفتار سے یکلخت سینکڑوں گنا بڑھ گئی۔ سمندر میں پیدا ہونے والی گونج بدستور سنائی دے رہی تھی اور ٹالر کو لانچ نما آبدوز قابو کرنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر گراہم فوراً اس کی مدد کو پہنچ گیا اور وہ بھی ٹالر کے ساتھ لانچ سنبھالنے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں لانچ

نما آبدوز سنبھل گئی مگر سمندر میں اب بھی تیز شور سنائی دے رہا تھا اور سمندری ماحول بری طرح سے متاثر ہو رہا تھا۔

”یہ سب کچھ میگا پاور میگنٹ بموں کے دھماکوں کے ساتھ بیڑے میں موجود اسلحہ کے ذخیرے کی تباہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ لگتا ہے بیڑے میں ضرورت سے زیادہ تباہ کن اسلحہ موجود تھا۔ وہ سب بلاسٹ ہونے کی وجہ سے سمندر میں زبردست بھونچال آ گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کرم ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ہم نے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی دنیا کی سب سے بڑی اور بھیانک سازش کو سبوتاژ کر دیا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”اس کا کریڈٹ آپ کو جاتا ہے پیر و مرشد۔ اگر آپ اپنے ساتھ میگا پاور میگنٹ بم نہ لائے ہوتے تو ہمارا شاید بیڑے پر جانا اور وہاں جا کر دشمنوں سے مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ہم بیڑے پر جا کر حملہ کرتے تو بیڑے کے اندر اس مشین کو فوراً آن کر دیا جاتا جس سے پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان ایک ساتھ لقمۂ اجل بن جاتے“...... عمران نے کہا۔

”یہ صرف میرا ہی نہیں ہم سب کا کریڈٹ ہے برخوردار۔ ہم سب نے مل کر کام کیا ہے اور دشمنوں کے عزائم خاک میں ملائے ہیں اس لئے سب ہی اس کامیابی پر مبارک باد کے حقدار ہیں اور میں اپنی طرف سے تمہیں اور سب کو اس کی مبارک باد دیتا ہوں“۔

کرنل فریدی نے کہا۔

”دشمن اور ان کی بنائی ہوئی موت کی مشین تو ختم ہو چکی ہے لیکن انہوں نے پانی کے ذریعے دنیا کے تمام انسانوں کے دماغوں تک جو بالز پہنچائے ہیں ان کا کیا ہو گا کیا وہ ہر انسان کے دماغ میں اسی طرح موجود رہیں گے اور ان یہودیوں نے دوبارہ ایم کے جیسی مشین بنانے کی کوشش کی تو ان کا پھر سے ایسا منصوبہ شروع نہیں ہو جائے گا کہ وہ دنیا سے مسلمانوں کی آبادی کا آدھا چہرہ ختم کر دیں“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ اس قسم کی مشینیں بنانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ ایسی مشینیں بنانے کے لئے کثیر سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے کئی سالوں کی محنت درکار ہوتی ہے اور رہی بات ان بالز کی جو ہر انسان بلکہ میرے اور تمہارے دماغ میں بھی ہے ان سے صرف مائنڈ میموری نکالی جا سکتی تھی۔ اگر ان بالز سے نقصان پہنچ سکتا تو شاید ہی اس دنیا میں کوئی انسان زندہ رہتا۔ اور پھر ایم کے مشین اسرائیل اور ایکریمیا کی مشترکہ ایجاد تھی جس کا وہ پہلا تجربہ پاکیشیا اور کافرستان پر کرنے جا رہے تھے۔ پہلے تجربہ کے لئے لامحالہ اس بیڑے میں وہ تمام سائنس دان موجود ہوں گے جنہوں نے مائنڈ بالز، ایم کے مشین اور سیٹلائٹ کو استعمال کرنے کا کام کیا تھا اور اب وہ سب ختم ہو چکے ہیں اس لئے اس مشین کے ساتھ ایکریمیا اور اسرائیل کا یہ سب سے بڑا منصوبہ ہی ختم نہیں ہوا بلکہ

وہ سب بھی ہلاک ہو گئے ہیں جو اس منصوبے کے کرتا دھرتا تھے“...... عمران نے کہا۔

”ایکریمیا اور اسرائیل کو اس بار دی ہوئی ہماری شکست کبھی نہیں بھولے گی اور وہ طویل عرصہ اپنے زخم چاٹتے رہیں گے اور سوچتے رہیں گے کہ انہوں نے پاکیشیا اور کافرستان کو ہی اپنے تجربے کے لئے کیوں چنا تھا جہاں دو بڑے اور طاقتور ایجنٹ ان کے عزائم خاک میں ملانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں“۔ طارق نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب بھی ہنس پڑے۔

”ان بڑے ایجنٹوں میں آپ بھی شامل ہیں اور معاف کیجئے گا طارق صاحب سب سے بڑے آپ ہیں۔ اس کے بعد پیر و مرشد اور پھر باقی سب۔ میں تو ابھی کل کا بچہ ہوں۔ کم از کم آپ مجھے تو بڑوں میں شامل نہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھی بڑوں میں شامل ہو جاؤں اور میرے رقیب رو سفید کو مجھے انکل انکل کہنے کا موقع مل جائے“...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

”بڑے تو تم ہو۔ یقین نہیں تو اپنے ساتھیوں خاص طور پر تنویر سے پوچھ لو۔ کیوں بھائی تنویر“...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں تنویر مسکرا دیا۔

”گڈ شو۔ یہ بات کر کے تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ میں واقعی تنویر سے بڑا ہوں چند گھنٹوں کا فرق ہے لیکن پھر بھی بڑا تو بڑا

ہی ہوتا ہے اور بڑوں کے سامنے چھوٹوں کو انکار نہیں کرنا چاہئے“۔ عمران نے خوش ہو کر کہا۔

”کس بات سے انکار“...... انسپکٹر ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اپنی بہن کے ہاتھ پیلے کرنے سے“...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر بڑے شرمائے ہوئے لہجے میں کہا اور کنٹرول روم ان سب کے تیز اور کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد